پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
مارچ 2022ء / رجب المرجب شعبان المعظم 1443ھ
مرحومین کو فائدہ پہنچایئے 8
حوصلہ شکنی 17
امامِ اعظم اور اکابرینِ اُمّت 28
فوبیا کیا ہے؟ 45
دو کوہان والا اونٹ 55
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
اچھا دوست تنہائی سے بہتر ہے اور بُرے دوست سے تنہائی اچھی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاولیٰ 1441ھ)

بخار سے شفا

جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (مستدرک للحاکم، 5 / 592، حدیث: 8324)

اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے اِن شآءَ اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں۔ (جنتی زیور، ص580 بتغیر)

وُسعتِ رزق

”یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ“

پانچ سو بار، اول و آخر درود شریف 11، 11 بار، بعد نمازِ عشا، قبلہ رُو، باوضو، ننگے سر، ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ (کام کے اوراد، ص3)

ذہن کھولنے کے لئے

ہر روز سبق سے پہلے اکتالیس مرتبہ (یہ دعا) پڑھ کر سبق شروع کریں:

اِلٰہِیْ اَنْتَ اِلٰہٌ عَالِمٌ وَّ اَنَا عَبْدُكَ جَاهِلٌ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ فَہْمًا كَامِلًا وَّ طَبْعًا زَكِيًّا وَّ قَلْبًا صَفِيًّا حَتّٰی اَعْبُدَكَ وَلَا تُهْلِكْنِیْ بِالْجَهَالَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

(کام کے اوراد، ص3)

گمشدہ شے کے ملنے کا عمل

چالیس بار سورۂ یٰسٓ شریف سات دن تک پڑھیں۔ (کام کے اوراد، ص4)

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2022ء | جلد: 6 | شمارہ: 03

بفیضانِ نظر: سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب ایڈیٹر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1200 رنگین: 1800
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے
+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: فرض حج کرو، بے شک اِس کا اجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اِس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، 1/339، حدیث:2484)

مُناجات

اِلٰہی! میں تیری عطا مانگتا ہوں
کرم مغفِرت کی دُعا مانگتا ہوں
اِلٰہی! نہیں مانگتا مال و دولت
فقط تجھ سے تیری رِضا مانگتا ہوں
صحابہ کی اور اولیا کی مَحبّت
کی خیرات تجھ سے خدا مانگتا ہوں
پئے ماہِ رَمَضاں دِکھا سبز گنبد
میں حج کا شرف یا خدا مانگتا ہوں
پَرے ہی رہو اے جہاں کے نظارو!
میں دیدارِ خیرُ الوریٰ مانگتا ہوں
نہ دے ایسی خوشیاں جو غفلت میں ڈالیں
خدایا! غمِ مصطفےٰ مانگتا ہوں
ستاتے ہیں جو کوئی عطّار مجھ کو
میں اُن کے بھی حق میں دعا مانگتا ہوں

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

وسائلِ فردوس، ص2

استغاثہ

نہیں فُرقت تمہاری اب گوارا یارسولَ اللہ
یہ دل بے چین ہے بہرِ نظارا یارسولَ اللہ
خدارا تاج والے! لے خبر خانہ بدوشوں کی
نہیں اب ہند میں اپنا گزارا یارسولَ اللہ
دَرِ اقدس پہ سر رکھتے ہی قصہ پاک ہوجائے
خدارا یارسولَ اللہ، خدارا یارسولَ اللہ
گروہِ قادری کا حشر میں جب ہو گزر پُل سے
تو ہو وِردِ زباں نعرہ تمہارا یارسولَ اللہ
عرب والوں میں ہے چرچا، عجم والوں میں ہے شُہرہ
تمہارا یارسولَ اللہ، تمہارا یارسولَ اللہ
خدا رکھے سلامت مصطفےٰ حامد رضا خاں کو
کہ میری زندگی کا ہیں سہارا یارسولَ اللہ
ہُجومِ عاشقاں ہے تیرے کوچہ میں ہزاروں کا
بُلا ایوبِ رضوی کو خدارا یارسولَ اللہ

از: مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

شمائمِ بخشش، ص55

مشکل الفاظ کے معانی: فُرقت: جدائی۔ **قصہ پاک ہوجائے:** موت آجائے۔ **پُل:** مراد پُل صراط۔ **مصطفےٰ حامد رضا خاں:** شاعر کے پیرو مرشد امامِ اہلِ سنّت کے 2 شہزادے جن سے شاعر کو بہت محبت تھی۔

(دوسری اور آخری قسط)

ریاضت و مجاہدہ کیا ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠(۶۹)﴾ ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی، ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔ (پ21، العنکبوت:69)

تفسیر: مجاہدہ کی دوسری قسم، باطنی عبادات بجالانا اور باطنی اخلاق واحوال پاکیزہ بنانا۔ گویا دوسری قسم کی پھر دو قسمیں ہیں، ایک باطنی عبادات اور دوسری تزکیہ نفس۔

باطنی عبادات سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی محبت، یقین، اِخلاص، معرفت، توکل، قناعت، صبر، شکر، توبہ، انابت، ندامت، محاسبہ، مراقبہ، تفکر، تدبر، شوق، حزن، حیاء، تعظیم اور ہیبت، رحمتِ خداوندی کی امید، عذابِ الٰہی کا خوف، خشیت، تقویٰ، ہر معاملے میں خدا کی طرف رجوع، خدا کے ہر فیصلے کو خوشی سے تسلیم کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا۔ یہ سب اعلیٰ درجے کی عبادات ہیں۔

باطنی اخلاق و احوال کو پاکیزہ بنانا تزکیہ نفس کہلاتا ہے۔ تزکیۂ نفس کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد اللہ تعالیٰ نے یہی تزکیہ نفس بیان فرمایا ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں چار مقامات پر یہ مقصد بیان ہوا جن میں سے ایک آیت یہ ہے: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے **اور انہیں پاک کرتا ہے** اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔ (پ28، الجمعۃ:2) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے تزکیہ فرمانے کا معنی یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم لوگوں کے نفس کو گناہوں کی آلودگیوں، شہوات و خواہشات کی آلائشوں اور ارواح کی کدورتوں سے پاک وصاف کرکے آئینۂ دل کو تجلیات و انوارِ الٰہیہ دیکھنے کے قابل بناتے ہیں تاکہ اسرارِ الٰہی اور انوارِ باری تعالیٰ اس میں جلوہ گر ہوسکیں۔ تمام غوث، قطب، ابدال، اولیاء، اصفیاء، صوفیاء، فقہاء و علماء کا تزکیہ اِسی مقدس بارگاہ سے ہوتا ہے۔ ایک اور مقام پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا یہی مقام و اندازِ تزکیہ یوں بیان فرمایا: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا﴾ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو (پ11، التوبۃ:103) اسی تزکیہ کے لئے افضل البشر بعد الانبیاء، سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی قلبی حالت و عملی کیفیت کی گواہی اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸)﴾ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔ (پ30، اللیل:17، 18)

تزکیۂ نفس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ، مال و دنیا کی محبت اور خواہشات و شہوات میں انہماک ہے اسی لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اس معاملے میں صحابۂ کرام کی بہت مؤثر انداز میں تربیت فرمائی۔ دنیا کے متعلق یوں سمجھایا "(اے ابنِ عمر!) دنیا میں اس طرح ہو جاؤ، جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو۔" حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو۔ (بخاری،4/223، حدیث:6416) اور دنیا کے مال اور نفسانی شہوات کے متعلق نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یوں فرمایا: بے شک دنیا

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

میٹھی ہے، سرسبز ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں نائب بنایا ہے۔ پس وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ تو دنیا اور عورتوں کے فتنے سے بچو۔ بے شک بنی اسرائیل کا جو پہلا فتنہ تھا وہ عورتوں ہی کے بارے میں تھا۔ (مسلم، ص1124، حدیث:6948)

قرآن مجید میں تزکیہ نفس کی عظمت و اہمیت یوں بیان فرمائی: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ(۱۵)﴾ بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (پ30، الاعلیٰ:14، 15) اور فرمایا: ﴿وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَاﭪ(۷) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَاﭪ(۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَاﭪ(۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَاؕ(۱۰)﴾ ”اور (قسم ہے) جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی۔ بے شک مراد کو پہنچا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا۔“ (پ30، الشمس:7تا10)

راہِ طریقت میں اسی تزکیہ نفس اور تطہیرِ قلب پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کیونکہ دل کی اصلاح سے ظاہر کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سن لو جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے اور یاد رکھو وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری، 1/ 33، حدیث:52)

معرفتِ الٰہی اور قربِ خداوندی کے حصول کے لئے اس قسم کا حصول بھی ضروری ہے اور یہ قسم پہلی سے زیادہ مشکل ہے لیکن باہمت لوگ فضلِ خداوندی سے اسے بھی عبور کرلیتے ہیں۔ اس قسم میں مشکل اس لئے پیش آتی ہے کہ نفس کی چالیں بہت پوشیدہ ہیں اور تعداد میں بے شمار ہیں۔ نفس کس پھندے میں انسان کو پھنسا کر رکھتا ہے، اس کا عام حالات میں اندازہ نہیں ہوتا لیکن جب کوئی صورتِ حال پیش آتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں باطنی مرض تو ابھی تک موجود ہے۔ جیسے انسان سمجھتا ہے کہ اس میں صبر کا مادہ موجود ہے اور بے صبری نہیں ہے لیکن جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ دل کی حالت کیا ہے اور وہ اس مصیبت کے وقوع پر کس قدر ناراض ہے اور اس کی زبان سے کیسے شکوہ کے الفاظ ادا ہو رہے ہیں، یہی معاملہ کسی جگہ عزت نہ ملنے پر سامنے آتا ہے کہ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ خود پسندی اور عزت و تعریف کی طلب کا مرض دل میں کس قدر بھرا ہوا ہے۔ امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرَّحمہ نے اس پر ایک بہت خوبصورت واقعہ نقل فرمایا ہے، لکھتے ہیں: ایک شیخ اپنی مسجد کی پہلی صف میں کئی سال تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔ ایک دن کسی وجہ سے مسجد میں جلدی نہ پہنچ سکے تو انہوں نے آخری صف میں نماز پڑھی پھر اس کے بعد ایک مدت تک وہ دکھائی نہ دیئے۔ جب عرصہ دراز کے بعد نظر آئے تو ان سے غائب ہونے کا سبب پوچھا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں ان تمام سالوں کی نمازیں قضا کر رہا تھا جو میں نے مسجد کی پہلی صف میں ادا کیں تھی۔ میرا گمان یہ تھا کہ میری ان نمازوں میں اللہ کے لیے اخلاص ہے لیکن ایک دن مسجد میں تاخیر سے آنے پر لوگوں نے مجھے آخری صف میں نماز پڑھتے دیکھا تو میرے دل میں شرمندگی پیدا ہوئی، تو میں نے جانا کہ پوری عمر میرا مسجد میں جلدی آنا صرف لوگوں کو دکھانے کی وجہ سے تھا، (اس لیے) میں نے اپنی نمازوں کی قضا کی۔ اسی طرح دوسرا واقعہ ہے کہ حضرت ابو محمد المرتعش علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے حج ادا کیے لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ ان سب میں میرے نفس کا حصہ ملا ہوا تھا اور یہ اس لئے کہ ایک دن میری والدہ نے مجھ سے پانی کا گھڑا لانے کا کہا تو یہ بات میرے نفس پر گراں گزری، تو میں نے جان لیا کہ تمام حجوں کی ادائیگی میں نفس کا خوشی خوشی میری بات ماننا، نفس کی آمیزش اور اس کے اپنے حصے کی وجہ سے تھا کیونکہ اگر میرا نفس فنا ہو چکا ہوتا تو شریعت کی ایک حق بات یعنی والدہ کی اطاعت اس پر دشوار نہ ہوتی۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص309) تزکیۂ نفس کی ضرورت و اہمیت بہت واضح ہے اور اس کے حصول کا طریقہ ہے: علمِ دین پڑھنا، بزرگانِ دین کے احوال کا مطالعہ کرنا، کتبِ تصوف نظر میں رکھنا اور کسی ایسے شیخ کامل کی صحبت و تربیت میں رہنا جس کا عمل فکرِ آخرت میں اضافہ کرے، جس کی باتیں اصلاح کا ذریعہ ہوں اور جو ہمارے نفس کی شرارتوں پر ہمیں متنبہ کرتا رہے۔

آیت میں مزید فرمایا: ﴿وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠(۶۹)﴾ اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔ ﴾ کہ دنیا میں ان کی مدد و نصرت فرماتا ہے اور آخرت میں انہیں مغفرت اور ثواب سے سرفراز فرمائے گا۔ (مدارک، العنکبوت، تحت الآیۃ: 69، ص900)

دو رُخا انسان

مولانا سید سر البدی یمنی*

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ترجمہ: تم قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں لوگوں میں بدترین دو منہ والے کو پاؤ گے، جو اِن کے پاس اور منہ سے جائے اور اُن کے پاس اور منہ سے۔[1]

یہاں ذُوالْوَجْهَيْن سے حقیقی دو منہ والا انسان مراد نہیں بلکہ وہ آدمی مراد ہے جو سامنے تعریف کرے پیچھے بُرائی یا سامنے دوستی ظاہر کرے پیچھے دشمنی یا دو لڑے ہوئے آدمیوں کے پاس جائے اِس سے ملے تو اِس کی سی کہے دوسرے سے ملے تو اُس کی سی کہے، ہر ایک کا ظاہری دوست بنے۔[2]

دو منہ والے کی مذمت کیوں؟

شارحینِ حدیث نے دو منہ والے کی مذمت کی یہ وُجوہات بیان فرمائی ہیں:

1. دو منہ والوں کو بد ترین مخلوق اس لئے کہا گیا کہ ان کی اور منافق کی حالت یکساں ہے کیونکہ یہ افراد بھی باطل اور جھوٹی بات کے ذریعے لوگوں کے درمیان شر و فساد، بغض و عداوت پیدا کرنے اور تعلقات ختم کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔[3]
2. دو منہ والا آدمی ہر ایک کے پاس آکر ایسی باتیں کرتا ہے جس سے وہ راضی ہو جائے خواہ بات اچھی ہو یا بُری، ان کے ہر اچھے بُرے کاموں پر رضامندی ظاہر کرتا ہے جو کہ حرام ہے۔[4]

دو منہ والے اپنی حرکتوں سے نہ صرف معاشرے کا توازن بگاڑ دیتے ہیں بلکہ خود اپنی دنیا و آخرت بھی خراب کر بیٹھتے ہیں۔ اس کی چند خرابیاں اور منفی اثرات ملاحظہ کیجئے:

1. یہ کام (یعنی دو منہ والا ہونا) دراصل کئی گناہوں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، بُہتان، دھوکا وغیرہ کا مجموعہ ہے۔
2. اس کا مرتکب اللہ پاک اور اس کے بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ اور قابلِ نفرت ہو جاتا ہے۔
3. اس کی وجہ سے معاشرے میں فساد اور لوگوں کے دِلوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔
4. ایسے شخص کی آخرت برباد ہو جاتی ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس کی دنیا میں دو زبانیں ہوں گی اللہ پاک بروزِ قیامت اس کی آگ کی دو زبانیں بنا دے گا۔[5]
5. یہ عمل کسی کو قتل کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے کہ قتل سے فردِ واحد کی جان جاتی ہے جبکہ اس عمل سے بے شمار زندگیوں کی راحت چھن جاتی ہے۔
6. ایک وقت آتا ہے کہ اس کی منافقت دونوں فریقوں پر ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ دونوں تو مل بیٹھتے ہیں لیکن یہ ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتِ دین کا ایک بہت بڑا حصہ لوگوں کے دلوں میں باہم محبت، خیر خواہی، رشتوں کو جوڑنے اور نفرتیں مٹانے کی کوششوں پر مشتمل ہے۔ رسولُ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تو یہ کر سکتا ہے کہ اس حال میں صبح و شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی (کینہ) نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے، جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[6]

معلوم ہوا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضامندی اس میں ہے کہ امت باہم جُڑی رہے، محبّت و دشمنی کا معیار صرف اللہ و رسول کی ذات ہو، پھر کسی سچے کلمہ گو کے لئے کیوں کر دُرست ہو سکتا ہے کہ وہ امت میں اِنتشار و اِفتراق کا باعث بن کر دنیا و آخرت کی ذلّت کا مستحق ٹھہرے، لیکن افسوس کہ معاشرے میں یہ بُرائی بہت عام ہو چکی ہے، مرد و عورت، بوڑھے، جوانوں کی بڑی تعداد اس قبیح فعل میں مبتلا ہیں، جس کے نتیجے میں معاشرے میں بے سکونی، دلوں میں نفرتیں اور طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کے دلوں کو دوسرے مسلمان بھائی کے بُغض و حسد سے پاک و ستھرا فرمائے اور ہمیں ہر اس کام سے اِجتناب کرنے کی توفیق بخشے جس سے اُمّت میں اِنتشار و اِفتراق کو ہوا ملے۔

یاد رہے! دو منہ والے وہی کہلائیں گے کہ جن کی نیت مسلمانوں میں جدائی پیدا کرنے کی ہو۔ رہا ایسی باتیں کہنا جو مسلمانوں میں دوریاں مٹانے اور محبت کا باعث بنیں تو وہ اس وعید میں داخل نہیں بلکہ شریعت کو محمود و مطلوب ہیں۔

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا یعنی لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا شخص جھوٹا نہیں (کیونکہ) وہ اچھی نیت کے ساتھ بات پہنچاتا ہے یا اچھی بات کہتا ہے۔[7]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فَإِنْ أَتَى كُلَّ طَائِفَةٍ بِالْإِصْلَاحِ وَنَحْوِهِ فَمَحْمُودٌ یعنی اگر ہر گروہ کے پاس صلح کرانے یا اسی کے مثل کسی ارادے سے آئے تو وہ قابلِ تعریف ہے۔[8]

اللہ کریم ہمیں اخلاص کی دولت عطا فرمائے اور مُنافقت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/115، حدیث: 6058 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/468 ملخصاً (3) المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، 6/478 (4) اکمال المعلم بفوائد المسلم، 7/564 (5) مسند ابی یعلٰی، 3/10، حدیث: 2763، 2764 (6) مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث: 175 (7) بخاری، 2/210، حدیث: 2692 (8) شرح النووی علی المسلم، 16/156۔

(قسط:02)

مرحومین کو فائدہ پہنچائیے

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

گزشتہ ماہ کے مضمون میں آپ نے پڑھا کہ مسلمان کی نمازِ جنازہ میں 40یا100 مسلمان شریک ہو جائیں تو اللہ کریم اس کی مغفرت فرمادیتا ہے، نیز مسلمان کی قبر پر ہری شاخیں ڈالنا بھی اس کی راحت کا سبب ہے، اس مضمون میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسی مبارک عمل کے کچھ واقعات، فرامین اور دلائل ملاحظہ کیجئے:

1 **صحابی نے قبر سے آنے والی آواز سنی:** حضرت سیدنا یعلیٰ بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ قبرستان(Graveyard) کے پاس سے گزرے تو میں نے ایک قبر سے بھینچنے کی آواز سُنی تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بتایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یَعلیٰ! کیا واقعی تم نے سنی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: یہ آدمی آسان سی بات کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ فتنہ باز آدمی تھا، لوگوں کی چغلیاں کرتا تھا اور پیشاب سے نہ بچتا تھا۔ پھر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور کی ایک شاخ منگوائی اس کے دو حصے کئے اور فرمایا: اِغْرِسْ اِحْدَاهُمَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَالْاُخْرٰى عِنْدَ رِجْلَیْهِ یعنی ایک کو اس کے سر کی طرف اور دوسری کو اس کے پیروں کی طرف گاڑ دو۔ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی امید ہے کہ اس کا عذاب ہلکا رہے گا۔[1]

2 **عذاب کے اسباب:** مُصَنَّف عبد الرزاق میں ہے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: یہ فلاں کی قبر ہے، یہ فُلاں کی قبر ہے۔ پھر ان کے عذاب کا ذکر فرما کر دونوں پر سبز شاخ لگادی۔ اس روایت میں ایک کے عذاب کا سبب یوں بیان فرمایا: وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ یَهْمِزُ النَّاسَ ترجمہ: البتہ دوسرا تو وہ لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا۔[2]

3 حضرت قتادہ اور حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہما سے روایت ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دو قبروں کے پاس سے یوں گزرے کہ آپ خچر پر سوار تھے۔ وہ خچر راستے سے ہٹنے لگا۔ پھر ہر قبر پر کھجور کی تر شاخ ڈالنے کا ذکر ہے۔[3]

4 **شاخ پہلے کون لایا:** حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ یوں چل رہا تھا کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، ایک آدمی آپ کے بائیں طرف تھا۔ اچانک ہم دو قبروں کے سامنے پہنچ گئے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا: تم میں سے کون میرے پاس ٹہنی لائے گا؟ حضرت ابو بکرہ نے کہا: میں پہلے شاخ لے کر آگیا۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے دو حصے کر کے دونوں قبروں پر ڈال دیئے۔[4]

5 **جب بقیع غرقد سے گزر ہوا:** حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک دن شدید گرمی میں بقیع غرقد کی طرف یوں تشریف لے گئے کہ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے تھے۔ جب آپ بقیع غرقد سے گزرے تو وہاں دو قبروں کو دیکھ کر آپ نے پوچھا: تم نے آج یہاں کس کو دفن کیا؟ لوگوں نے بتایا: فلاں فلاں کو۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ دونوں عذاب میں ہیں۔ (عذاب کی وجہ یہ ہے کہ) ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، پھر آپ نے ایک سبز شاخ کے دو حصے کر کے ان کی قبروں پر رکھ دیئے تو صحابہ نے پوچھا:

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

يَانَبِيَّ اللهِ، وَلِمَ فَعَلْتَ؟ یعنی یارسولَ اللہ آپ نے یہ کیوں کیا؟ تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: لِيُخَفَّفَ عَنْهُمَا یعنی تاکہ ان دونوں پر تخفیف کر دی جائے۔[5]

6 **ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم رُک گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ آپ کا رنگ بدلنے لگا یہاں تک کہ آپ کی آستین کپکپانے لگی۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا: کیا جو میں سن رہا ہوں وہ تم بھی سن رہے ہو؟ ہم نے کہا: وہ کیا یارسولَ اللہ؟ فرمایا: ان دونوں کو قبر میں ایسے گناہ پر سخت عذاب ہو رہا ہے جس سے بچنا آسان تھا۔ ہم نے پوچھا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کس گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے؟ فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو تکلیف دیتا اور چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کھجور کی دو ٹہنیاں منگوائیں اور دونوں کی قبروں پر ایک ایک رکھ دی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس سے انہیں فائدہ ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: نَعَمْ، يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ یعنی ہاں، ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی۔[6]

7 **شاخ پہلے سے ہی پاس تھی:** حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم چند قبروں کے پاس سے گزرے، آپ کے پاس تر شاخ تھی، آپ نے اس کے دو ٹکڑے کئے اور دو قبروں پر ایک ایک رکھ دیا، ہم نے پوچھا: يَارَسُوْلَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ ذَاكَ یارسولَ اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: لَنْ يُعَذَّبَا مَا دَامَتْ هٰذِهٖ رَطْبَةً یعنی ان دونوں کو ہرگز عذاب نہیں ہوگا جب تک یہ تر و تازہ رہیں گی۔[7]

8 **ایک تازہ شاخ منگوائی:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ تھے اتنے میں دو ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے عذاب کا سبب (Reason) ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ایک کو غیبت اور دوسرے کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک تازہ شاخ منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں قبروں پر رکھ دیئے اور فرمایا: مجھے امید ہے کہ ان دونوں کے عذاب میں نرمی رہے گی جب تک یہ خشک نہیں ہو جاتیں۔[8]

9 **سرہانے کی طرف شاخ گاڑ دی:** ایک روایت میں اس بات کی بھی صَراحت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک شاخ کے دو حصے کر کے دونوں قبروں کے سَر کی جانب گاڑ دیئے جیسا کہ ان الفاظ سے ظاہر ہے: ثُمَّ غَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً۔[9]

10 **پڑوسیوں نے عذاب کی خبر دی:** حضرت ابراہیم نَخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ ان کے پڑوسیوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے یہ معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: خُذُوا كَرَبَتَيْنِ وَاجْعَلُوهُمَا فِي قُبُورِهِمَا يُرَفَّهُ عَنْهُمَا الْعَذَابُ مَا لَمْ يَيْبَسَا یعنی کھجور کی شاخ کی دو جڑیں لو اور ان کی قبروں پر رکھ دو، وہ جب تک خشک نہیں ہوں گی عذاب میں کمی رہے گی۔ حضرت ابراہیم نَخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے پوچھا گیا ان دونوں کو عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ فرمایا: چغلی اور پیشاب کی وجہ سے۔[10]

11 **ایک قبر عورت کی تھی:** حضرت امام بَیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک قبر مرد کی تھی جسے پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا جبکہ دوسری قبر ایک عورت کی تھی جسے لوگوں کی چغلیاں کرنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔[11]

کھجور کی ٹہنی ہی کیوں؟ شارحِ بخاری، امام سراجُ الدّین، ابو حَفص عُمر بن علی المعروف ابنِ مُلَقِّن شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے قبر پر گاڑنے کے لئے تمام درختوں میں سے صرف کھجور کے درخت کی شاخ اس لئے منتخب فرمائی: 1 یہ پھل دار درختوں میں سب سے زیادہ عرصہ تک باقی رہنے والا ہے۔ لہٰذا عذاب میں کمی بھی طویل مدت تک رہے گی 2 یہ پاکیزہ درخت ہے، اللہ پاک نے قراٰن کریم میں اسے شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ کا نام دیا ہے 3 یہی وہ درخت ہے جسے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مؤمن کے مشابہ کہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی تخلیق (Creation) سے بچ جانے والی مٹی سے اسے بنایا گیا۔[12]

قبر پر ٹہنی رکھنے کا واقعہ متعدد بار ہوا: قبروں پر ہری شاخیں رکھنے کے بارے میں احادیثِ پاک کے الفاظ، مختلف صحابۂ کرام کا اسے روایت کرنا، اسبابِ عذاب کا جُدا جُدا ذکر فرمانا نیز محدثینِ کرام کی تصریحات صاف بتاتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ عمل کئی بار کیا ہے، جائز اور باعثِ اجر ہونے کیلئے اگرچہ ایک بار عمل کرنے کا ثبوت بھی کافی ہے لیکن متعدّد بار نے اس کی اہمیت (Importance) کو مزید بڑھادیا ہے۔ شارحِ بخاری علامہ قسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔(13)

اللہ ربُّ العزّت ہر مسلمان کو قبر و حشر کے عذاب و عتاب سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) دلائل النبوۃ للبیہقی، 7/42 مختصراً (2) مصنف عبدالرزاق، 3/394، حدیث: 6783 (3) مصنف عبدالرزاق، 3/394، حدیث: 6782 (4) مسند احمد، 34/7، حدیث: 20373 (5) مسند احمد، 36/625، حدیث: 22292 مختصراً (6) صحیح ابن حبان، 2/96، حدیث: 821 (7) معجم اوسط، 3/221، حدیث: 4394 مختصراً (8) مسند ابو یعلیٰ، 2/290، حدیث: 2051 مختصراً (9) المنتخب من مسند عبد بن حمید، ص210، حدیث: 620 (10) اثبات عذاب القبر للبیہقی، ص136، حدیث: 237 (11) اثبات عذاب القبر للبیہقی، ص87، حدیث: 122 (12) التوضیح لابن ملقن، 10/120، تحت الحدیث: 1361 (13) ارشاد الساری، 1/286، تحت الحدیث: 216۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ربیعُ الآخر اور جُمادَی الاُولیٰ 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”عیب چُھپاؤ جنّت پاؤ“ پڑھ یا سُن لے اُسے لوگوں کے عیب چُھپانے والا بنا، دنیا و آخرت میں اُس کی عیب پوشی فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”کھانے کی پانچ سنّتیں“ پڑھ یا سُن لے اُسے کھانے پینے، سونے جاگنے وغیرہ ہر کام سنّت کے مطابق کرنے کی توفیق دے اور اُس کو مرتے وقت اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب فرما کر بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن (3) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما“ پڑھ یا سُن لے اُسے سجدوں کی لذّتیں نصیب فرما اور بے حساب بخشش سے مُشرّف فرما۔ اٰمِیْن (4) جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے آسان شادی کے بارے میں سوال جواب“ پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے آسان شادی کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے نکاح کی سُنّت شریعت کے مطابق ادا کرنے اور غیر شرعی رسم و رواج سے بچا کر اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
عیب چُھپاؤ جنّت پاؤ	19لاکھ77ہزار758	9لاکھ9ہزار462	28لاکھ87ہزار220
کھانے کی پانچ سنّتیں	19لاکھ59ہزار266	9لاکھ9ہزار217	28لاکھ68ہزار483
فیضانِ حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما	18لاکھ46ہزار235	9لاکھ4ہزار118	27لاکھ50ہزار353
امیرِ اہلِ سنّت سے آسان شادی کے بارے میں سوال جواب	18لاکھ35ہزار292	8لاکھ7ہزار764	26لاکھ43ہزار56

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 7 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہیں تو اُس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص غور کرے کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہوں گی 10 بار، 25 بار، اَلْغَرض جتنی بار کا اُسے ظَنِّ غالب (یعنی پکّا خیال) ہو جائے اتنے سجدے کرلے۔ اگر اُس کا ظَنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ 25 بار آیاتِ سجدہ پڑھی ہوں گی تو 25 سجدے کرے۔ (مدنی مذاکرہ، 23 ربیع الاول 1440ھ)

2 کیا طوطے کے سَلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟

سُوال: طوطے کو سَلام کرنا سکھایا گیا ہے، اب وہ بار بار سَلام کرتا ہے تو کیا اس کے سَلام کا جواب دینا بھی واجب ہوگا؟

جواب: طوطے کے سَلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 صفر شریف 1440ھ)

3 مسجد میں لوبان جلانا کیسا؟

سُوال: مسجد کو بدبو سے بچانا چاہئے، اگر لوبان وغیرہ مسجد میں جلائیں گے تو مسجد میں دُھواں اور بُو پھیلے گی تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر دُھواں خُوشبودار ہے تو جلانے میں حَرَج نہیں جیسے اگربتی یا عُود کی لکڑی وغیرہ۔ کعبہ شریف کا طَواف کرتے وقت عُود کی لکڑی جلائی جاتی ہے، بعض شُیُوخ نہایت قیمتی عُود جلا کر مسجدِ حرام شریف میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔ بہرحال اگر دُھواں خوشبودار ہے تو منع نہیں بشرطیکہ اِس کے علاوہ کوئی اور رُکاوٹ نہ ہو مثلاً کسی کو اگربتی جلانے سے کھانسی آتی ہے اور وہ اگربتی بجھانے کے لئے کہہ بھی رہا ہے کہ بھائی اس کو ہٹالو تو مسلمان کو تکلیف سے بچانے کے لئے یہ اگربتی ہٹانی ہوگی۔ اِس کے علاوہ اگر کوئی ایسی چیز ہو جس سے بدبو اُٹھے اس میں چاہے دُھواں ہو یا نہ ہو اسے مسجد میں لانا گناہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 جمادی الاولیٰ 1440ھ)

4 اصل نام کے بجائے پیار والے نام سے پکارنا کیسا؟

سوال: میرا جو اصل نام ہے اس سے پکارنے کے بجائے لوگ مجھے دوسرے نام سے پکارتے ہیں جو پیار سے رکھا ہوا ہے اس میں کوئی ممانعت تو نہیں ہے؟

جواب: اگر لوگ پیار سے ایسا نام بولتے ہیں جو شَرعاً ناجائز نہیں تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے، جیسے میرا نام اِلیاس ہے اور میں اپنے ماں باپ کا سب سے چھوٹا بیٹا ہوں مگر بہت سے اسلامی بھائی مجھے بابا بولتے ہیں۔ اِسی طرح مجھے بچپن میں گھر والے پیار سے کوئی لفظ بولتے تھے جو شَرعاً جائز تھا۔ یُوں ماں باپ بچّوں کو پیار سے بہت کچھ بولتے ہیں اور ایسے بہت سے اَلفاظ مُعاشرے میں رائج ہیں جو کہ جائز ہیں اَلبتہ جو ناجائز لفظ ہو گا تو اُسے بولنا ناجائز ہی رہے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 6 جمادی الاولیٰ 1440ھ)

5 گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟

سوال: عموماً لوگ گلاب کی پتیوں پر نہیں چلتے ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ان پر پاؤں نہیں رکھنا چاہئے، آپ اِس بارے میں کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: دَراصل بعض ایسی رِوایات ہیں جن میں یہ ذِکر ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسینۂ مُبارَکہ کا قطرہ زمین پر تشریف لایا تو اس سے گلاب کا پُھول پیدا ہوا ہے۔ اکثر مُحَدِّثینِ کِرام رحمۃُ اللہ علیہم نے اِن رِوایات کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں مَوضُوع (یعنی مَن گھڑت) قرار دیا ہے۔ چونکہ اِن رِوایات میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارَک پسینے سے گلاب کے پُھول کے پیدا ہونے کا ذِکر ہے، اِس تصَوُّر کی وجہ سے لوگ ان پر پاؤں رکھنا پسند نہیں کرتے۔ بہر حال اگر کسی کے پاؤں میں گلاب کے پھول کی پتیاں آ گئیں یا اُس نے ان پر پاؤں رکھ دیا تو اس میں کوئی حَرَج نہیں۔ اگر کوئی ان پر پاؤں نہیں رکھتا تب بھی اس میں حَرَج نہیں ہے۔ پُھول کی پتّیاں نچھاور کرنے (یعنی اوپر سے بکھیرنے) کا عُرف (یعنی رواج) ہے۔ عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہ السَّلام پر بھی یہ پتّیاں نچھاور کی (یعنی اوپر سے ڈالی) جاتی ہیں، ظاہر ہے جب پتیاں نچھاور کریں گے تو وہ زمین ہی پر آئیں گی، جب زمین پر آئیں گی تو لوگوں کے پاؤں بھی ان پر پڑیں گے لہٰذا ان پر پاؤں رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 23 رجب شریف 1440ھ)

6 شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں مسئلہ

سوال: شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟

جواب: ہر ایک پر شادی کرنا فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ بعضوں کے لئے تو شادی نہ کرنا واجب ہوتا ہے کہ اگر کریں گے تو گناہ گار ہوں گے کیونکہ اُن کی اَندرونی کیفیت بعض اوقات ایسی ہوتی ہے کہ وہ شادی کے قابل نہیں ہوتے۔ بہر حال کسی سے یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ تم شادی کیوں نہیں کر رہے؟ کیونکہ اِس طرح کرنے سے اس کا خُفیہ عیب ظاہر ہو سکتا ہے، نیز ممکن ہے وہ اِس وجہ سے منع کر رہا ہو کہ اس سے حقوق پورے اَدا نہ ہو سکتے ہوں اور وہ شادی اور گناہوں بھری کیفیت کے بغیر بھی رہ سکتا ہو۔ کسی کی اَندرونی کیفیات معلوم کرنے کے لئے ایسے سُوالات نہیں کرنے چاہئیں مگر یہاں اس قرآنی آیت: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔ [پ26، الحجرات:12]) کو نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں گناہ کی ٹوہ میں پڑنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ کسی کا شادی کے لائق نہ ہونا گناہ نہیں ہے۔ بہر حال اگر کوئی شادی کرنے سے منع کرے تو اُسے گناہ گار نہیں کہا جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 16 ربیع الاول 1440ھ)

7 اِشراق وچاشت کی جماعت میں جہری قراءَت کرنا کیسا؟

سوال: کیا اِشراق وچاشت کے نوافل کی جماعت میں جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ قراءَت کرسکتے ہیں؟

جواب: اِشراق وچاشت کی جماعت میں امام صاحب سِرّی (یعنی آہستہ) قِراءَت کریں گے [1] اور مقتدی بھی خاموش رہیں گے کیونکہ مقتدی کو امام کے پیچھے قراءَت کرنا منع ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 4 محرم الحرام 1441ھ)

---

(1) بہارِ شریعت میں ہے: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے، اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/545)

دارُالافتاء اَہلسنّت

مفتی محمد قاسم عطّاری

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ مچھلی میں جو خون ہوتا ہے، وہ پاک ہوتا ہے یا ناپاک؟ دراصل میں مچھلی بیچتا ہوں، میری حتی الامکان کوشش تو ہوتی ہے کہ اپنے کپڑوں کو صاف رکھوں تاکہ نماز پڑھنے میں مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے، لیکن بعض اوقات مچھلی بناتے وقت کپڑوں پر اس کے خون کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں، تو کیا اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مچھلی میں خون کی طرح نظر آنے والی سرخ رطوبت پاک ہے۔ یہ حقیقت میں خون نہیں ہے، لہٰذا اگر کپڑوں پر مچھلی کی خون نُما رطوبت لگی ہو، تو انہیں پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، لیکن یہ نظافت کے ضرور خلاف ہے کہ بندہ ایسی حالت میں کسی دنیادار معزز کے سامنے جانا پسند نہیں کرتا، تو اللہ ربُّ العٰلمین کی بارگاہ میں بھی ایسی حالت میں حاضر نہ ہوا جائے، بلکہ خوب پاک صاف ہو کر حاضر ہونا چاہئے، اس لئے کپڑوں کو صاف رکھنے کے لئے کام کرتے وقت ایپرون (Apron) پہن لیا کریں اور اگر کپڑوں پر رطوبت لگ ہی جائے، تو حتی الامکان اسے دھو کر نماز پڑھا کریں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 گِری پڑی ملنے والی رقم کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بھائی کو تقریباً آٹھ مہینے پہلے کچھ رقم ملی تھی، اُنہوں نے اُسی وقت خوب اعلان کروایا، تشہیر کی، مگر آج تک اُس رقم کا اصل مالک نہیں ملا۔ عرض یہ ہے کہ کیا اُس رقم کو مسجد یا مدرسے میں خرچ کرسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گری پڑی رقم ملی اور اُسے اُس کے مالک تک پہنچانے کے لیے حتی المقدور ذرائع استعمال کیے، مگر مکمل تشہیر اور کوشش کے باوجود مالِک تک رسائی نہیں ہوئی اور اب اُس کا مِلنا ناممکن سا ہے، تو اُس رقم کو مسجد، سُنّی مدرسے یا کسی فقیرِ شرعی کو صدقہ کیا جاسکتا ہے اور اگر اُٹھانے والا خود فقیرِ شرعی ہے تو اپنے استعمال

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

میں بھی لاسکتا ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ صدقہ کرنے کی صورت میں وہ بَرِی تو ہو جائیں گے، لیکن اگر پھر کبھی اصل مالک مل جاتا ہے اور وہ اُس رقم کو صدقہ کر دینے سے راضی نہیں ہوتا تو مالک کو رقم واپس کرنا ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 کیا ضرورت سے زائد قراٰنِ پاک کے نسخے دوسری مسجد میں رکھ سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں لوگ کثرت سے قراٰن پاک رکھ کر چلے جاتے ہیں اب ضرورت سے زیادہ اتنے قراٰن پاک جمع ہو گئے ہیں کہ الماریوں میں رکھنے کی جگہ نہیں ہے تو ان قراٰن پاک کے نسخوں کا کیا کیا جائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر واقعی کسی مسجد میں قراٰنِ پاک ضرورت سے زیادہ ہوں اور پڑھنے والے کم ہوں اور ان کی دیکھ بھال میں مشکل پیش آرہی ہو، تو ضرورت سے زائد قراٰنِ پاک کسی دوسری مسجد و مدرسہ میں دیئے جاسکتے ہیں، لیکن ان کو بیچنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی شخص کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 گاڑیوں کی چابیوں والا چھلا پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ موٹر سائیکل یا دیگر گاڑیوں وغیرہ کی چابیوں کو ایک جگہ جمع رکھنے کے لئے چابیوں کے چھلے (Key Rings) مارکیٹ سے ملتے ہیں، جن میں لوگ حفاظت کی غرض سے مختلف چابیاں پرو لیتے ہیں، یہ چھلے لوہے، پیتل، اسٹیل یا دیگر دھاتوں کے بنے ہوتے ہیں، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ چابیوں کے اس گچھے کو ہاتھ میں پکڑتے ہیں، تو اس کے چھلے کو انگلی میں پہن لیتے ہیں تاکہ یہ گچھا ہاتھ سے گر نہ جائے، شرعی راہنمائی فرما دیں کہ ایسی صورت میں چابیوں کا یہ چھلا انگلی میں ڈالنا کیسا؟ کیا یہ گناہ تو نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سونے چاندی کے علاوہ لوہے، تانبے، اسٹیل اور دیگر دھاتوں میں صرف تحلّی (یعنی زیور کے طور پر پہننا) حرام ہے اور تحلّی زیور کے ساتھ ہوتی ہے اور زیور وہ چیز ہوتی ہے، جس سے خاص قسم کی زینت حاصل کی جاتی ہے اور چابیوں کا چھلا (Key Ring) زیور کے طرز پر نہیں بنا ہوتا اور نہ ہی اس طرح کا ہوتا ہے کہ اسے پہن کر زینت حاصل کی جائے اور اسے انگلی میں زیور یا زینت کے طور پر پہنا بھی نہیں جاتا، بلکہ محض حفاظت کے لئے انگلی میں اٹکا لیا جاتا ہے تاکہ چابیوں کا گچھا ہاتھ سے نہ گرے، لہٰذا یہ زیور شمار نہیں ہوگا اور اسے حفاظت کے لئے انگلی میں اٹکا لینا جائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 جنازہ لے جاتے ہوئے میت کا سر کس طرف ہونا چاہئے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ جنازہ لے جاتے ہوئے میت کا سر کس طرف ہونا چاہئے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب جنازہ اٹھا کر چلیں، تو اُس وقت میت کا سر آگے کی جانب اور پاؤں پیچھے رکھنا، اسلامی طریقہ ہے، کیونکہ سر انسانی اعضاء میں سب سے معزز ہے، لہٰذا اُس کا اگلی طرف ہونا ہی درست ہے، اس کے خلاف کرنا یعنی پاؤں آگے اور سر پیچھے رکھنا خلافِ اولیٰ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فریاد

اپنی امیدوں کا جائزہ لیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

دنیا میں عموماً ہر انسان کے دل میں دوسرے شخص سے کچھ نہ کچھ امیدیں وابستہ ہوتی ہیں، مثلاً والدین کو اولاد سے تو اولاد کو والدین سے، بھائی بہنوں کو ایک دوسرے سے، شوہر کو بیوی سے تو بیوی کو شوہر سے، سیٹھ کو ملازم سے تو ملازم کو سیٹھ سے، استاد کو شاگرد سے تو شاگرد کو استاد سے، پیر کو مرید سے تو مرید کو پیر سے، افسر کو ماتحت سے تو ماتحت کو افسر سے۔ مگر ان سب کی امیدوں کی نوعیتیں اور ان کے دائرے الگ الگ ہوتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ کسی دوسرے سے وابستہ کی جانے والی امید نیچر اور حالات کے مطابق اور شریعت کے دائرے کے اندر ہو، امید بھی آؤٹ آف نیچر اور مقاصدِ شرع کے خلاف نہ ہو۔ ہم میں ایک کمزوری یہ بھی پائی جاتی ہے کہ ہم جب کسی سے کوئی امید لگاتے ہیں تو بسا اوقات ہمارا اپنا کردار ایسا ہوتا ہے کہ جو سامنے والے کے لئے اس امید پر پورا اترنے میں رکاوٹ بن رہا ہوتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ہمارا کردار ہی ہماری اپنی امیدوں کے گلشن پر خزاں کی ہوا چلا دیتا ہے جس سے پتّے مُرجھا جاتے، پھول زمین پر آگرتے اور پاؤں تلے رَوند دیئے جاتے ہیں، مثلاً اولاد کا اپنے والدین کی خدمت نہ کرنا اور ان کی فرماں برداری سے منہ پھیرنا مگر جب اسی اولاد کی اپنی اولاد ہو تو اس سے خدمت اور فرماں برداری کی امید رکھنا، والدین کا اولاد کو رب کی نافرمانی والے راستے پر لگا کر پھر ان سے اپنی فرماں برداری کی امید رکھنا اور انہیں اپنے بڑھاپے کا سہارا سمجھنا، اپنی اولاد کے سامنے ہی گالیاں بکنا، جھوٹ بولنا، غیبتیں کرنا، نمازیں قضا کرنا، بے حیائی اور بے شرمی والے کام کرنا اور پھر اولاد سے ہر طرح کی برائیوں سے پاک رہنے اور نیکی کے راستے پر چلنے کی امید بھی رکھنا، شوہر کا بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا، اس کے معاملے میں شریعتِ مطہرہ کی طرف سے عائد ذمہ داریاں پوری نہ کرنا اور پھر اس سے اپنے حقوق کی ادائیگی کی امید رکھنا، ملازم کا کام کو پورا نہ کرنا یا جیسا مطلوب تھا ویسا نہ کرنا، چھٹیوں پر چھٹیاں کرنا اور دکان پر تاخیر سے پہنچنے کو اپنا طریقہ بنالینا اور پھر سیٹھ سے شفقت و مہربانی اور اس سے سیلری پوری لینے کی امید رکھنا، یوں ہی شاگرد کا محنت نہ کرنا، سبق یاد نہ کرنا، مدرسے میں وقت پر نہ پہنچنا، اپنے استاد اور پڑھنے والی کتابوں کی بے ادبیاں بھی کرنا مگر ساتھ ہی زندگی میں کوئی بہترین مقام و مرتبہ پانے کی امید رکھنا، مرید کا پیر کی طرف سے ملی ہوئی ہدایات پر عمل نہ کرنا، پیر و مرشد کے حقوق کی ادائیگی میں ظاہراً و باطناً کوتاہی کرنا مگر ساتھ ہی پیر کے فیض کے ملنے کی امید رکھنا، لوگوں کی تکلیف و پریشانی اور ان کے غم میں شریک نہ ہونا اور ان سے اپنے غموں میں شریک ہونے اور امداد کی امید رکھنا۔ انسان کا گناہوں میں مبتلا رہنا، اپنے رب کے حکم پر عمل کرنے کے بجائے اپنے نفس کا غلام بن کر زندگی گزارنا مگر ساتھ ہی رب کے کرم اور اس کی رحمت کی امید بھی رکھنا۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سمجھ دار شخص وہ ہے جو (دنیا میں ہی) اپنا محاسبہ کرلے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرلے اور وہ شخص بے وقوف ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ پاک سے آخرت

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

کے انعام کی امید رکھے۔[1] حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: امید کی حقیقت یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے اور اُس (یعنی اللہ پاک) کے فضل کا امیدوار رہے، بدکاری کے ساتھ امید رکھنا دھوکا ہے امید نہیں۔[2]

امیدیں حالات اور نیچر کے مطابق رکھئے! معاشرے میں ایک خرابی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ بسا اوقات امیدیں حالات اور نیچر کے مطابق نہیں رکھی جاتیں، اس کی عموماً دو خرابیاں سامنے آتی ہیں یا تو یہ کہ جس سے امید رکھی ہے وہ اس امید کو پورا کرنے کی وجہ سے تکلیف و پریشانی وغیرہ کا شکار ہو جاتا ہے یا پھر امید کے پورا نہ ہونے کی صورت میں خود امید رکھنے والا دل برداشتہ ہو جاتا اور ٹینشن میں مبتلا ہو جاتا ہے، مثلاً امتحانات میں والدین کا اپنی اولاد سے 100 فیصد نمبر لینے کی امید رکھنا یا پھر پہلی پوزیشن لینے کی امید رکھنا، جو بچہ انجینئر بننا چاہتا تھا اسے میڈیکل کے شعبے میں ڈال کر والدین کا اس سے ڈاکٹر بننے کی امید رکھنا، آدمی کی تنخواہ ماہانہ 20 ہزار ہو، گھر کے راشن، گیس اور بجلی کے بلز اور ٹرانسپورٹیشن کے اخراجات نکالنے کے بعد 2 ہزار روپے بچتے ہوں، ایسی صورتِ حال میں بیوی کا شوہر سے سو طرح کی اس کی طاقت اور حالت سے بڑھ کر امیدیں رکھنا، مثلاً ماہانہ کمیٹی ڈالنے، ویکلی باہر جاکر کھانا کھلانے، خاندان میں ہونے والی ہر شادی وغیرہ تقاریب کے مواقع پر نیا جوڑا لینے کی نہ صرف امید رکھنا بلکہ ڈیمانڈ بھی کرنا، ملازم کو تنخواہ 25 ہزار دیکر اس سے 50 ہزار کے کام کی امید رکھنا وغیرہ۔ یاد رکھئے! جس طرح گاڑی میں 10 کلو میٹر جتنا پیٹرول ڈلوا کر 20 کلو میٹر جتنا چلنے کی امید رکھنا بیوقوفی ہے اسی طرح سامنے والے کی حالت اور طاقت سے زائد اس سے امید رکھنا بھی کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ اپنی دنیاوی امیدوں کو بڑھانے کے بجائے انہیں کم کرنا بہترین عمل ہے، چنانچہ حضرت سیدنا زُرارہ بن اَبی اَوفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے ان کے اِنتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: کون سا عمل آپ کے نزدیک بلند مرتبہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: توکل (یعنی اپنے رب پر بھروسا کرنا) اور امیدوں کو کم کرنا۔[3]

اپنی امیدیں اپنے رب سے لگائیے! راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو چاہئے کہ اپنی واہ واہ چاہنے اور تعریفی کلمات کی امید رکھنے کے بجائے اپنے رب سے ثواب کی امید رکھے، بیمار آدمی دوا تو کھائے مگر دوا کھا کر شفا کی امید اپنے رب سے رکھے۔ دکان، گاڑی اور گھر کو لاک کرنے اور دیگر حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود انسان حفاظت کی امید اپنے رب سے رکھے، اپنی اولاد کو نیک بنانے کے اسباب تو پورے اختیار کرے مگر ان کے نیک بننے کی امید اپنے رب سے رکھے، انسان نیک اعمال کرنے کے باوجود قبر و حشر میں خلاصی کی امید اپنے رب کے فضل و کرم سے رکھے۔ اپنے رب سے امید رکھنے کا ایک بہت بڑا فائدہ ملاحظہ کیجئے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تیرے گناہوں کی مغفرت فرماتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔[4] دنیا میں اپنے رب سے امید اور اس کا خوف انسان کے اندر کیسا ہونا چاہئے ملاحظہ کیجئے:

امید اور خوف کی اعلیٰ مثال: اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: اگر آسمان سے کوئی پکارنے والا پکارے کہ جنّت میں صرف ایک ہی شخص داخل ہو گا تو مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا اور اگر آسمان سے یہ آواز آئے کہ جہنم میں صرف ایک ہی شخص داخل ہو گا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ (بھی) میں ہی نہ ہوں۔ حضرت سیدنا مطرف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی قسم! رب سے ڈرنے اور اس کی رحمت سے امید رکھنے کی یہ بہت بڑی مثال ہے۔[5] میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! اُداسیوں اور پریشانیوں سے نکلنا چاہتے ہیں تو اپنی امیدوں اور کردار کا جائزہ لیجئے، اپنی امیدوں کو حالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کیجئے، نیز اپنی دنیاوی امیدوں کو کم کرنے کی طرف بھی دھیان دیجئے اور اپنی امیدوں کا رُخ اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ کی جانب موڑیئے، اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 4/207، حدیث: 2467 (2) مراٰۃ المناجیح، 2/439 (3) احیاء العلوم، 5/198 (4) ترمذی، 5/318، حدیث: 3551 (5) اللمع، ص168۔

حوصلہ شکنی (Discouragment)

(قسط: 01)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

مجھے ایک اسٹوڈنٹ نے بڑے اُداس لہجے میں بتایا کہ چار برس پہلے ہمارے جامعہ میں حُسنِ قراٰت کا مقابلہ (Competition) ہونے والا تھا، جب سلیکشن کی باری آئی تو میں بھی شامل ہوا لیکن میری قراٰت سننے کے بعد سلیکٹر نے حوصلہ شکن تبصرہ کیا کہ تم تَرتیل (یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے) کے ساتھ تلاوتِ قراٰن کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ کے لئے ان فٹ ہو اور مجھے مقابلے کی دوڑ سے باہر کردیا، اس تبصرے (Comment) نے کچھ ایسا منفی اثر (Negative Impact) کیا کہ وہ دن اور آج کا دن میرے دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ صرف حدر (یعنی تھوڑی رفتار) کے ساتھ ہی تلاوت کرسکتا ہوں، ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنا یا اس کے مقابلے میں حصہ لینا میرے بس کی بات نہیں، شاید آئندہ بھی اس کیفیت سے نہ نکل سکوں۔

قارئین! ہماری سوشل لائف میں خوبیوں (Goodness) کے ساتھ ساتھ بہت سی کمزوریاں (Weaknesses) بھی موجود ہیں، جن میں سے ایک حوصلہ شکنی (Discouragement) بھی ہے۔

یاد رکھئے! ہماری تھپکی کسی کو پہاڑ پر چڑھنے کا حوصلہ بھی دے سکتی ہے جبکہ ایک دل شکنی کسی کو کھائی میں گرا سکتی ہے۔ کسی کی زندگی سنوارنے کیلئے بہت محنت کرنا پڑتی ہے اور مشکلوں سے گزرنا پڑتا ہے جبکہ بگاڑنا بہت آسان ہے صرف اس کی ہمت توڑنے کی دیر ہوتی ہے، اسی کو حوصلہ شکنی کہتے ہیں۔

حوصلہ شکنی کے نقصانات: حوصلہ افزائی سے مثبت سوچ (Positive Approach) پروان چڑھتی ہے جبکہ حوصلہ شکن رویوں سے منفی سوچ (Negative Approach) پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے معاشرتی و نفسیاتی نقصانات (Disadvantages) ہوتے ہیں، مثلاً نااُمیدی، احساسِ کمتری، ڈپریشن، ذہنی انتشار، پست ہمتی، ناکامی کا خوف پھیلتا ہے۔ گھر دفتر، ادارے اور کلاس روم کا ماحول خراب ہوتا ہے۔ جس کی آپ حوصلہ شکنی کرتے ہیں وہ آئندہ آپ کے قریب آنے سے کتراتا ہے اور آپ سے اپنے مسائل شیئر کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے؟ اس دنیا میں دونوں طرح

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کے لوگ ہیں: 1 حوصلہ افزائی کرنے والے اور 2 حوصلہ شکنی کرنے والے! ہم خود پر غور کریں کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے؟ شاید آپ کہیں کہ ہم نے کبھی کسی کی حوصلہ شکنی نہیں کی، تو گزارش ہے کہ یہ کہہ کر کسی کا حوصلہ نہیں توڑا جاتا کہ میں تمہاری حوصلہ شکنی کررہا ہوں بلکہ ہمارا چپ رہنے کی جگہ پر بولنا، بولنے کے موقع پر نہ بولنا، ہماری باڈی لینگویج، مناسب ریپلائی نہ دینا وغیرہ بھی کسی کی حوصلہ شکنی کر جاتا ہے۔ پھر حوصلہ شکنی محض دشمنی کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ کسی سے ہمدردی جتاتے ہوئے بھی اس کی حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے لیکن ہمیں اس کا شعور اور احساس بھی نہیں ہوتا۔

حوصلہ شکنی کیسے ہوتی ہے؟ میں آپ کے سامنے چند صورتیں اور مثالیں رکھتا ہوں کہ کس کس طرح سے حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے، چنانچہ

1 اچھی کارکردگی پر حوصلہ افزائی نہ کرنا 2 کوئی کیسی ہی عمدہ کوشش کرے اس کے ہر کام میں کیڑے نکالنا، پھر خود کو ماہر نقاد قرار دینا 3 ایک فیلڈ میں غلطی کرنے پر ہر فیلڈ کیلئے مِس فٹ قرار دے دینا 4 مختلف تبصرے (Comments) کرنا: تُو نہیں پڑھ سکتا، تجھ سے نہیں ہو گا، تیرے بس کی بات نہیں، تم نکمے ہو، نااہل ہو، تمہارے دماغ میں بُھس بھرا ہوا ہے وغیرہ 5 کسی کی پہلی غلطی پر مکمل ناکام قرار دے دینا، ایسوں کو سوچنا چاہئے کہ انسان بچپن میں پہلا قدم اٹھاتے ہی دوڑنے کے قابل نہیں ہو جاتا بلکہ گرتا ہے پھر اٹھتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ وہ دوڑنا شروع کر دیتا ہے 6 کلاس روم میں سبق سنانے میں اَٹکنے پر اسے اپنی غلطی دور کرنے کا موقع دیئے بغیر کسی اور طالبِ علم کو سبق پڑھنے کا کہہ دینا 7 کسی کی معذرت (Excuse) قبول نہ کرنا بلکہ بہانہ قرار دے دینا 8 دوسروں کے سامنے اپنے بچّے کی صرف خامیاں ہی بیان کرنا 9 کسی کا دوسروں سے بِلاضرورت تقابل (Compare) کرکے حوصلہ شکنی کرنا کہ دیکھو وہ کیسی کیسی کامیابیاں سمیٹ رہا ہے اور تم ٹھہرے نکمے کے نکمے! 10 ایک ہی طرح کی کارکردگی دکھانے والے دو افراد میں سے صرف ایک کی تعریف و تحسین کرنا 11 امتحان میں فیل ہونے والے کو کہنا کہ اور کرو اِدھر اُدھر کے کاموں میں وقت ضائع، یہ تو ہونا ہی تھا! 12 مصیبت زدہ کی دِلجوئی کرنے کے بجائے اسی کو اس کا ذمّہ دار ٹھہرانا شروع کر دینا، جیسے کسی نے اپنے بُخار کے بارے میں بتایا تو فوراً تبصرہ کرنا کہ اور کھاؤ گول گپے! کسی نے بائیک چوری ہونے کا بتایا تو کہنا کہ ڈبل لاک نہیں لگایا قصور تمہارا اپنا ہے! 13 ہر غلطی پر پُرانی غلطیوں کی لسٹ گنوا دینا 14 کسی کے ناکام ہونے پر اپنی کامیابی کی داستانیں سنا سنا کر طعنے دینا 15 کسی کی اچھی کارکردگی توجہ سے نہ سننا اور نہ ہی اس پر مثبت کمنٹس دینا 16 ہمدردی، خیر خواہی اور مدد کرنے والے کا شکریہ ادا نہ کرنا 17 کسی کے منہ پر اس کے شعبے کو غیر اہم قرار دینا 18 اس کے موجودہ کام کو بے کار کہنا 19 کسی کی صلاحیتوں کا اعتراف نہ کرنا 20 کسی کی کامیابی پر خوشی کے اظہار کے بجائے سرد مہری دکھانا 21 بچّے کو نیا تجربہ کرنے سے ڈرا دینا 22 کسی سے اہم بات کے دوران فون پر یا کسی اور کے ساتھ غیر اہم باتوں میں مصروف ہو جانا 23 مشورہ دینے پر مذاق اڑانا 24 اہم صوتی پیغام (Voice Message) کا ریپلائی نہ دینا وغیرہ۔ اس طرح کے بہت سے انداز اور رویّے ہیں جو خود ہماری ذات میں یا ہمارے اِرد گرد پائے جاتے ہیں۔ آیئے! میں آپ کو حوصلہ شکنی کے نقصان پر مشتمل سچی حکایت اپنے الفاظ میں سناؤں:

حوصلہ شکنی کا پچھتاوا: حیدر آباد کے ایک نوجوان نے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے اسلامی طریقوں کے مطابق زندگی گزارنا شروع کی، نمازوں کی پابندی کرنے لگا، اس کے چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی شریف سجنے لگی، سر پر عمامہ شریف نظر آنے لگا، قراٰنِ پاک پڑھنا سیکھنے لگا۔ اُس کا تعلّق ایک ماڈرن اور امیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اس کے رہن

بہن کی تبدیلی گوارہ نہ ہوئی، چنانچہ اس کی مخالفت کی جانے لگی، طرح طرح سے اس کی حوصلہ شکنی کی جاتی، اس پر پُرانی زندگی کا انداز اپنانے کے لئے پریشر ڈالا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس دینی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤگے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالفت کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک چلتا رہا بالآخر تنگ آکر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور دینی ماحول سے دور ہوگیا، نمازوں سے دور ہوگیا، چہرے سے داڑھی شریف بھی منڈوا دی اور پھر سے ماڈرن ہوگیا۔ بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اِس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے ایک میڈیکل کالج میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل میں مافیا کے ہتھے چڑھ گیا اور نشہ کرنے لگا، بات اتنی بڑھی کہ وہ بیمار ہوگیا۔ گھر والے گھبرا کر اُسے واپس حیدر آباد لے آئے۔ والد صاحب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کرڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نشہ کرنے لگا۔ کثرت سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہوگیا، دانتوں کی سفیدی غائب ہو کر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہوگئی۔ جبکہ دوسری طرف اس کے والد صاحب کو خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول مل گیا۔ ان کو یہ پچھتاوا ہے کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اہمیت سمجھ میں آجاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ (دیکھئے: نیکی کی دعوت، ص546)

اپنے گریبان میں جھانکئے: ہمیں غور کرنا چاہئے کہ آج تک ہماری وجہ سے کتنے لوگوں کی حوصلہ شکنی ہوچکی ہے بلکہ بعضوں کی دل آزاری بھی ہوئی ہوگی، چلئے! "جب آنکھ کھلی ہوا سویرا" اب تو جاگ جائیے اور اپنا حوصلہ شکن رویّہ تبدیل کرلیجئے، جن کا دل دُکھایا ان سے معافی مانگ لیجئے۔ بالخصوص وہ حضرات جن کے ماتحت (Subordinate) کچھ نہ کچھ لوگ ہوتے ہیں جیسے ماں باپ، استاذ، مرشد، نگران، سپروائزر، مینجر، باس، پرنسپل، انہیں خوب احتیاط کرنی چاہئے کہ ان کی بات زیادہ اثر کرتی ہے۔ انٹرنیشنل اسلامک اِسکالر امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اساتذہ (Teachers) کو نصیحت فرمائی ہے کہ کسی طالبِ علم سے یہ نہ کہیں کہ "تم نہیں پڑھ سکتے۔" پھر وہ واقعی ہی نہیں پڑھ سکے گا کیونکہ وہ سوچے گا کہ جب مجھے پڑھانے والے استاذ نے یہ کہہ دیا تو میں کبھی نہیں پڑھ سکتا۔

غلطی کی نشاندہی کا طریقہ: حوصلہ شکنی سے بچنے کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کو سمجھایا ہی نہ جائے یا اس کی غلطی کی نشاندہی نہ کی جائے کہ وہ آئندہ اس سے بچ سکے، اس کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ پہلے اس کے کام کی سچی خوبیاں شمار کروا کر حوصلہ افزائی کر دی جائے پھر مناسب الفاظ میں خامیوں اور غلطیوں کی نشاندہی کر دی جائے جیسا کہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا حسین انداز ہے۔

کس کی حوصلہ شکنی ضروری ہے؟ اگر کوئی بُرا کام کرے تو اس کی حوصلہ شکنی کریں اور تھوڑا سختی کے ساتھ سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ اس کام سے باز رہے مثلاً بچّے نے کسی کو مارا، گالی دی یا اسکول میں دوسرے بچّے کی کوئی چیز چُرالی تو والدین کو چاہئے کہ وہ اس کا نوٹس لیں تاکہ بچّہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرے۔ اگر ابھی بچّے کی غلطی نظر انداز کردی تو وہ آئندہ اس سے بڑی بڑی غلطیاں کرسکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جب چٹان سے پانی رسنے لگے تو ہاتھ کا انگوٹھا رکھ کر روکا جاسکتا ہے لیکن اگر وہ چشمہ بن جائے تو چاہے ہاتھی کا بچّہ اس کے منہ پر بٹھا دیں وہ نہیں رکے گا۔

حوصلہ شکنی کا رِپلائی: اب رہا یہ سُوال کہ جس کی حوصلہ شکنی کی گئی وہ کیا کرے؟ اس کا جواب طویل ہے، جسے اسی مضمون کی دوسری قسط "حوصلہ شکنی کا جواب" میں پیش کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔ مگر اس کیلئے آپ کو آئندہ مہینے کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا انتظار کرنا ہوگا۔

(دوسری اور آخری قسط)

دورِ جدید کے چیلنجز کے لئے دینِ اسلام کے اصول و قواعد کافی ہیں یا نہیں؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

شریعت کے بیسیوں احکام ایسے ہیں جن میں یہ حکم ہے کہ جس چیز سے بچنا انسان کے لئے مشکل ہو، ان معاملات میں بہت سی رخصتیں ہیں بلکہ بسا اوقات حرام سے حلال، ناپاکی سے پاکی تک کی رعایت دی گئی ہے اور وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس سے بچنا عام انسانوں کے لئے بہت مشکل ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں: بلی درندوں میں سے ہے اور عام اصول کے اعتبار سے اس کا جھوٹا ناپاک شمار کیا جانا چاہئے، لیکن چونکہ یہ اکثر گھروں میں آتی جاتی رہتی ہے اور کبھی پانی اور دودھ وغیرہ میں منہ ڈال دیتی ہے تو اس کا جھوٹا اگر ناپاک قرار دیا جائے تو اس سے حرج لازم آئے گا، اس لئے حدیث میں بلی کے جھوٹے کے متعلق پاکی کی رعایت دے دی گئی۔

(ترمذی، 1/149، حدیث:92)

اور اسی طرح یہ قاعدہ بھی ہے: ”الضرورات تبیح المحظورات“ ”یعنی ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔“ مراد یہ کہ جسے شریعت مجبور قرار دیدے، اس پر گناہ کا حکم بھی لاگو نہیں ہو گا۔ جیسے اسلام میں مردار یا خنزیر کھانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن اگر بھوک کے مارے جان چلی جانے کا صحیح اندیشہ ہو اور کھانے کے لئے مردار یا خنزیر یا کسی حرام شے کے علاوہ کوئی چیز نہ ہو تو اب بقدرِ ضرورت مردار یا خنزیر کھانے کی اجازت ہے۔

اسی طرح اگر عورت بیمار ہو جائے اور کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہو تو علاج کی ضرورت کی وجہ سے اسے ڈاکٹر کے سامنے بقدرِ ضرورت جسم کھولنے کی اجازت ہے۔ نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے، مگر ایسا مریض جسے پانی نقصان کرتا ہو یا جس سے اس کا مرض بڑھ سکتا ہو یا شفایابی میں تاخیر ہو گی تو اس کو اجازت ہے کہ وہ تیمم کر لے۔ مریض کے بارے میں قرآن پاک میں ہے: ﴿وَ لَا عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌ﴾ ترجمہ: اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے۔ (پ26، الفتح:17) اس آیت کی تفسیر میں تفسیر قرطبی میں ہے: ”ان اللہ رفع الحرج۔۔۔ عن المریض فیما یؤثر المرض فی اسقاطہ، کالصوم وشروط الصلاۃ وارکانھا، والجھاد ونحو ذلک۔۔۔ فظاھر الآیۃ وامر الشریعۃ یدل علی ان الحرج عنھم مرفوع فی کل ما یضطرھم الیہ العذر۔۔۔ فالحرج مرفوع عنھم فی ھذا“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مریض سے حرج (احکام شرعیہ کی مشقت) کو اٹھا لیا ہے یعنی ان تمام دینی امور میں کہ جن میں اس کا مرض آڑے آتا ہے جیسے روزہ،

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/
* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دار الافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

نماز کی شرائط وارکان اور جہاد وغیرہ۔ تو اس آیت کا ظاہر اور شریعت کا حکم اس بات کی دلیل ہے کہ جن کاموں میں ان کی بیماری کا عذر آڑے آتا ہے ان سے حرج و مشقت اٹھالیا گیا ہے۔(تفسیر قرطبی، الفتح، تحت الآیۃ:17، 12/ 313)

اس ساری گفتگو سے یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ احکام شرع کیلئے مخصوص اسباب، محل اور شرائط ہوتی ہیں اگر وہ پائی جائیں تو ہی اس حکم شرعی پر عمل کرنا لازم ہوتا ہے اور اگر کسی پر وہ حکم لاگو ہو جائے مگر کوئی ایسا عارضہ پایا جائے جس کی وجہ سے اس حکم پر عمل شدید دشوار ہو تو اس میں بھی رخصت کی صورت موجود ہوتی ہے، یونہی قدرتی عوارض بھی احکام میں رخصت کا بہت بڑا سبب بنتے ہیں۔

رخصت کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب عقل و شعور کا نہ ہونا بھی ہے۔ انسان عقل کی صلاحیت ہی سے خیر و شر میں تمیز کرتا ہے اور عقل و اختیار کی موجودگی ہی میں دین کے احکام اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے دین کے مسلمہ قواعد کا خلاصہ ہے کہ جس کی عقل میں اتنا خلل ہو کہ وہ صحیح غلط کی پہچان نہ کر سکے تو وہ مرفوع القلم ہوتا ہے یعنی شریعت کا مواخذے کا قلم اُس سے اٹھ جاتا ہے اور ایسے شخص کو مختلف عبادات مثلاً طہارت، نماز، روزہ اور حج وغیرہ ادا کرنے کا نہیں کہا جائے گا بلکہ پاگل سے گناہ کا معاملہ اصلاً ہی ختم ہو جاتا ہے۔

یونہی اگر کسی میں کسی اور عارضے کی وجہ سے عقل کی کمی ہو جیسے نابالغ میں عقل کی کمی ہوتی ہے، اس لئے اس پر بھی نماز روزہ وغیرہا فرض نہیں ہے، بلکہ اگر کوئی نیند کی حالت میں ہو تو اس پر کسی فعل کے ارتکاب کا گناہ نہیں ہے، مثلاً نماز چھوٹ جائے تو گناہ نہیں، اس کا ہاتھ پاؤں لگنے سے کسی کا نقصان ہو جائے تو گناہ نہیں، حالانکہ نیند انسان کے اختیار میں ہے کہ اپنے اختیار سے سوتا ہے۔ یہ اصول نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں بیان فرمایا: ”رفع القلم عن ثلاث عن المبتلی او قال المجنون حتی یبرأ، وعن الصبی حتی یبلغ او یعقل وعن النائم حتی یستیقظ“ ترجمہ: تین قسم کے لوگوں پر سے شریعت کا قلم (قانون) اٹھالیا گیا ہے۔ مجنون جب تک عقلمند نہ ہو جائے اور بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے۔(مسند ابی داؤد الطیالسی، ص15، حدیث:90)

اب ان اصول و قواعد کی روشنی میں جواب بہت واضح ہو جاتا ہے کہ جینز کی انجینئرنگ (Genetic Engineering) کا ایک شعبہ (CRISPR) ٹیکنالوجی ہے جس سے موجودہ دور میں ابھی ابتدائی مفید کام ہو رہا ہے کہ مختلف انسانی بیماریوں کے حل کے لئے انسان کے (DNA) اور (RNA) کو توڑا جاتا ہے جس سے اس بیماری کو پیدا کرنے والے جینز کو غیر فعال کیا جاتا ہے اور اب اس سے اگلے مرحلے میں جینز کی تبدیلی پر کام کیا جارہا ہے تاکہ اس بیماری کو مکمل صحت یابی سے بدلا جاسکے اور اس کا ایک تجربہ دل کی مریض عورت پر کیا گیا ہے جس کے نتائج ابھی زیرِ التوا ہیں۔ بہر حال اگر یہ تجربات کامیاب ہوگئے اور پھر اس سے آگے بڑھ کر انسان کی اچھی صفات کے مختلف جینز کو ختم کرنے کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ انسانیت کے لئے ایک تباہ کُن امر ہو گا کیونکہ اگر انسان سے خیر کا عنصر نکال دیا گیا تو اس میں اچھائی کرنے اور خیر قبول کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہے گی اور ایسے انسان سراپا شر بن کر رہ جائیں گے۔

اب رہی یہ بات کہ ایسے لوگوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہو گا کیونکہ اگر کسی میں خیر قبول کرنے کا وصف ہی موجود نہیں اور خیر پر عمل کرنا اس کے اختیار میں ہی نہیں اور خیر و شر کی تمیز و شعور ختم ہو چکا تو اسے کسی شے کا پابند بنایا ہی نہیں جاسکتا۔ لہٰذا شرعی حکم بھی ایسی جگہ یہی ہو گا کہ چونکہ ایسے لوگوں میں شرعی احکام کا پابند بنانے کا بنیادی ذریعہ عقل ہی موجود نہیں ہو گی اور شریعت انسان کی آزمائش عقل کی بنیاد پر ہی کرتی ہے تو ایسے لوگوں کی

حقیقی حالت کے اعتبار سے شریعت انہیں مکمل یا جزوی رخصت و تخفیف دے گی کیونکہ اس کو شرعی احکامات کا مکلف کرنے میں حرج، مشقت، تنگی کا پہلو واضح ہو گا اور اس کے احکام پاگل وغیرہ کی طرح کے ہوں گے۔

قرآن مجید میں ایک اور انداز میں ایسے لوگوں کے متعلق رہنمائی ملتی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ عدل فرمانے والا ہے، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس وقت تک کسی کو عذاب نہیں دیتا جب تک اتمامِ حجت نہ کر دے اور جسے نافرمانی پر سزا دیتا ہے، اُسے ہدایت کے اسباب مہیا کرنے کے بعد ہی دیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝﴾ ترجمہ: اور ہم کسی کو عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں۔ (پ15، بنی اسرائیل:15) اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے: "اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے عدل کی خبر دی ہے کہ وہ کسی کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتا جب تک اس پر اتمامِ حجت نہ ہو جائے اور رسول کو مبعوث نہ کر دیا جائے۔"

(تفسیر ابن کثیر، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:15، 5/49)

اب تک کی ساری گفتگو دنیا میں شرعی احکام کا مکلف ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے تھی، البتہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق قیامت کے دن اس کا کیا فیصلہ فرمائے گا؟ یہ اس کی مرضی پر موقوف ہے، لیکن کلامِ نبوی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دنیا میں جو لوگ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے شریعت کے احکام سے خارج رہے ان میں سے کئی افراد ایسے ہیں جن کا قیامت میں امتحان ہو گا۔ اُس امتحان کی صورت یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص میں اطاعت و نافرمانی کی صلاحیت دے کر آزمائے گا۔ اگر وہ شخص اس وقت اطاعت کرے گا تو جنت میں داخل ہو گا اور اگر نافرمانی کرے گا تو جہنم میں جائے گا۔ اس کی طرف اشارہ درج ذیل حدیث میں ہے۔ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن چار قسم کے لوگ (خدا کی بارگاہ میں اپنے ایمان نہ لانے کی مجبوری بیان کریں گے) ایک، وہ بہرہ جو کچھ بھی نہیں سنتا اور دوسرا، وہ آدمی جو احمق (بے عقل) ہے اور تیسرا، سٹھیایا ہوا بوڑھا، اور چوتھا وہ شخص جو زمانہ فَترت میں فوت ہوا۔ بہرہ شخص کہے گا، اے اللہ! جب اسلام آیا تو میں کچھ بھی سُن نہیں سکتا تھا اور احمق کہے گا، اے اللہ! جب اسلام آیا (تو میں احمق تھا یعنی مجھ میں عقل ہی نہیں تھی) اور بچے مجھے مینگنیاں مارتے تھے اور بوڑھا کہے گا، اے اللہ! جب اسلام آیا تو مجھے کچھ سمجھ بوجھ نہیں تھی (یعنی سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی) اور جو زمانہ فترت میں فوت ہوا وہ کہے گا، اے اللہ! میرے پاس تیرا رسول ہی نہیں آیا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے اس وقت عہد لے گا کہ وہ اللہ کا حکم مانیں گے، پھر ان کی طرف یہ پیغام بھیجا جائے گا کہ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جان ہے اگر وہ اس میں داخل ہو گئے تو اسے ٹھنڈی اور سلامتی والی پائیں گے۔ (مسند احمد، 5/496، حدیث:16301)

اس حدیث پاک کے بارے میں فتح الباری میں ہے: "قد صحت مسألة الامتحان فی حق المجنون و من مات فی الفترة من طرق صحیحة وحکی البیهقی فی کتاب الاعتقاد انه المذهب الصحیح" ترجمہ: مجنون اور زمانہ فترت میں مرنے والے شخص کے بارے میں (بروزِ قیامت) امتحان والا مسئلہ ہی صحیح ہے اور اسی کو امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں نقل کیا ہے کہ یہی صحیح مذہب ہے۔ (فتح الباری، 4/213)

اس تمام گفتگو کے بعد عرض ہے کہ خدا کی شان ہے: ﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝﴾ "جو چاہے کرنے والا ہے" اور اس کی شان ہے۔ ﴿لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝﴾ "خدا سے اس کے اَفعال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا اور بندوں سے سوال ہو گا۔"

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(قسط:03)

درجات بلند کروانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! جنّت میں درجات بلند کروانے والے کچھ اعمال تو گزشتہ دو قسطوں میں بیان کئے گئے ہیں مزید اس حوالے سے چند فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ملاحظہ کیجئے، عمل کیجئے اور ربِّ کریم کے کرم سے اپنے درجات بلند کروائیے:

نماز کے لئے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض درجہ بلند: جب بندہ اچھی طرح وُضو کرکے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کی نیّت صرف نماز کی ہوتی ہے تو اُس کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ (یعنی ایک گناہ مٹنا اور ایک درجہ بلند ہونا) گناہ گاروں کے لیے ہے۔ نیک کاروں (یعنی نیک کام کرنے والوں) کے لیے ہر قدم پر دو نیکیاں اور دو درجے بلند کیونکہ جس چیز سے گنہگاروں کے گناہ مُعاف ہوتے ہیں اس سے بے گناہوں کے دَرَجے بڑھتے ہیں۔[2]

76 ہزار درجات بلند: جو شخص "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھے گا تو اللہ پاک ہر حَرْف کے بدلے اُس کیلئے چار ہزار نیکیاں لکھے گا، اس کے چار ہزار گناہ مٹائے گا اور چار ہزار دَرَجات بُلند فرمائے گا۔[3] یاد رہے! بسم اللہ شریف میں 19 حُرُوف ہیں، یوں ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے والے کو اِن شآءَ اللہ 76 ہزار نیکیاں ملیں گی، اس کے 76 ہزار گناہ معاف ہونگے اور 76 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے۔

1000 درجات بلند کروانے والا عمل: جس نے اللہ پاک سے ثواب کی طلب میں یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِمُلْكِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ۔ اللہ پاک اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ستر ہزار فرشتوں کو قیامت تک اس کے لئے استغفار کرنے پر مقرر فرمائے گا۔[4]

300، 600 اور 900 درجات کی بلندی: صبر تین (طرح کے) ہیں (1) مصیبت پر صبر (2) نیکی پر صبر اور (3) نافرمانی سے صبر۔ جس شخص نے مصیبت پر اچھی طرح صبر کیا اللہ پاک اس کے لئے (اس کے اعمال نامے میں) 300 درجات لکھتا ہے (جو اسے جنت میں ملیں گے)، ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ جس نے فرماں برداری پر صبر کیا (یعنی نیکی کا کام کرتے ہوئے مشقّت کو برداشت کرنے پر صبر کیا) اللہ پاک اس کے لئے ایسے 600 درجات لکھتا ہے جن میں ایک درجے سے دوسرے تک کا فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین کے کناروں سے لے کر اللہ پاک کے عرش کی انتہا تک کا فاصلہ ہے، اور جس نے نافرمانی سے صبر کیا (یعنی نافرمانی کو ترک کرنے پر صبر کیا) اللہ پاک اس کیلئے ایسے 900 درجات لکھتا ہے کہ جن میں ایک درجے سے دوسرے تک کا فاصلہ زمین کے کناروں سے لے کر عرش کی انتہا تک کا دُگنا ہے۔[5]

اللہ پاک اچھی نیتوں کے ساتھ نیک اعمال بجالانے اور جنّت میں اپنے درجات بلند کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) بخاری، 1/233، حدیث:647 (2) مراٰۃ المناجیح، 1/436 (3) فردوس الاخبار، 2/239، حدیث:5573 (4) معجم کبیر، 12/324، حدیث:13562 (5) موسوعہ لابن ابی الدنیا، 4/25، حدیث:24، التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 2/103۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

علم ایسا کہ جس کی روشنی ہر سمت پھیلی، عمل ایسا کہ جس کی خوشبو ہر جانب مہکی، عشقِ رسول ایسا کہ جس کی گرمی عُشّاق کے دِلوں کو گرما گئی، بے پناہ فضائل، بے حد کمالات اور بے شمار عُمدہ اوصاف کے مالک مشہور صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مختصر حالات و معاملات ملاحظہ کیجئے:

قبولِ اسلام: آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحب زادے ہیں، آپ سِنِ بلوغت سے پہلے والدِ ماجد کے ساتھ اسلام لائے اور ان کے ساتھ ہی مدینے کی طرف ہجرت کی۔[1] **غزوات:** غزوۂ بدر کے موقع پر 13 سال کی کم عمری کی وجہ سے واپس لوٹا دیئے گئے، اگلے سال غزوۂ احد کے لئے حاضر ہوئے مگر واپس بھیج دیئے گئے آخر کار سن 5 ہجری غزوۂ خندق میں شریک ہوئے،[2] پھر بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، معرکۂ موتہ، فتحِ مصر و افریقہ میں بھی شامل تھے۔[3] **حلیہ:** رنگت گندمی اور قد لمبا تھا، زلفیں کندھوں کے قریب ہوتیں،[4] سر پر عمامہ سجا ہوتا جبکہ اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان (پیٹھ پر) رکھتے،[5] داڑھی میں زرد خضاب لگاتے، ٹھوڑی کے پاس سے داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور مٹھی سے زائد بال تراش دیتے، مونچھوں کو اتنا تراشتے کہ جِلد کی سفیدی نظر آجاتی۔[6] **معمولات:** کھانا کھاتے تو دسترخوان پر کوئی نہ کوئی یتیم ضرور موجود ہوتا،[7] رات کو سونے سے قبل مسواک کرتے، پھر صبح کا اُجالا پھیلنے سے پہلے اور بعد بھی مسواک کرتے،[8] کوئی رات نہ گزرنے پاتی تھی کہ آپ کا وصیت نامہ آپ کے پاس نہ ہو، سلام کرنا آپ کی عادتِ مبارکہ میں شامل تھا، ایک بار کہیں سے گزر ہوا تو سلام کرنا بھول گئے لہٰذا واپس آئے اور فرمایا: اَلسَّلامُ عَلَیکُم! میں سلام کرنا بھول گیا تھا۔[9]

عبادت: آپ رضی اللہ عنہ نماز میں اپنے چہرے، ہاتھوں اور قدموں کو قبلہ رُو کرنے کا خوب خیال رکھا کرتے تھے، ظہر سے عصر تک کا وقت عبادتِ الٰہی میں گزرتا،[10] جتنا نصیب میں ہوتا رات کو عبادت کرتے پھر بستر پر لیٹ جاتے اور پرندوں جیسی ہلکی نیند لیتے اس کے بعد کھڑے ہوجاتے اور وضو کرکے نماز شروع کردیتے، رات میں ایسا چار یا پانچ بار کرتے۔ جب کبھی عشا کی جماعت نکل جاتی تو باقی رات عبادت میں گزار دیتے۔[11] **عشقِ رسول:** آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر مبارک کرتے تو آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتیں اور آنسو بہہ نکلتے،[12] منبرِ انور پر جس جگہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوتے تھے آپ اس جگہ پر ہاتھ رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے،[13] جن جگہوں پر نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دورانِ سفر پڑاؤ کیا آپ وہاں پڑاؤ کرتے، جن مقامات پر حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز ادا کی آپ ہر اس جگہ پر نماز ادا کرتے، جہاں نبیِّ رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ ان جگہوں پر اپنی اونٹنی بٹھاتے،[14] اپنی سواری کو ہر اس راستے پر موڑا کرتے جہاں سے نبیِّ معظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ہوا، وجہ پوچھی جاتی تو ارشاد فرماتے: میں چاہتا ہوں کہ پیارے نبی کی پیاری سواری کے کسی قدم مبارک (کی جگہ) پر میری سواری کا قدم پڑجائے۔[15] ایک بار نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک درخت کے نیچے اترے تھے (بعد میں) آپ اس درخت کی

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

دیکھ بھال کرنے لگے اور اس کی جڑوں کو پانی دینے لگے کہ کہیں یہ درخت خشک نہ ہو جائے۔[16] سفر سے واپسی پر پہلے روضہ مبارکہ اور شیخین کریمین کی مبارک قبروں پر حاضری دیتے اور کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ۔[17] آپ کا ایک جگہ سے گزر ہوا تو راستے سے کچھ ہٹ کر گزرے، کسی نے وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: میں نے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسا کرتے دیکھا تھا لہٰذا میں نے بھی وہی کیا۔[18] آپ بغیر بال والے چمڑے کے جوتے پہنتے تھے، وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بغیر بال والے چمڑے کے جوتے پہنے دیکھا ہے، اس لئے مجھے یہ جوتے پہننا پسند ہے۔[19] ایک مرتبہ آپ کا پاؤں سُن ہو گیا، کسی نے کہا: جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کرکے پکاریئے، سُن پن ختم ہو جائے گا آپ نے فوراً کہا: یا محمداہ، یہ کہتے ہی آپ کا پاؤں صحیح ہو گیا۔[20] **راہِ خدا میں خرچ:** ایک مرتبہ ایک اونٹنی کی چال ڈھال نے آپ کو خوش کر دیا، آپ نے اونٹنی کو بٹھایا، نیچے اترے اور خادم سے فرمایا: اس کی لگام اور کجاوہ اتار لو، نشانی لگا دو اور جھول پہنا کر قربانی کے جانوروں میں داخل کر دو۔[21] آپ کے پاس ایک گدھا تھا جسے آپ نے بیچ دیا، کسی نے کہا: اگر آپ اس کو نہ بیچتے تو اچھا ہوتا، آپ نے فرمایا: وہ ہمارے لئے فائدہ مند اور سازگار تھا لیکن میرے دل کا کچھ حصہ اس کی جانب مشغول ہو گیا تھا، مجھے یہ ناپسند ہوا کہ میں اپنے دل کو کسی چیز میں مشغول کروں۔[22] **رحم دلی:** جب آپ کا کوئی غلام مسجد میں جا کر عبادت کرنے لگ جاتا اور آپ اس کو عبادت میں مصروف دیکھتے تو اسے آزاد کر دیتے، کوئی کہتا کہ غلام آپ کو فریب دیتے ہیں، تو ارشاد فرماتے: جو اللہ کے معاملے میں ہمیں فریب دے ہم اس کے فریب میں آجاتے ہیں۔[23] آپ نے ہزار یا اس سے بھی زیادہ غلاموں کو آزاد کیا۔[24] **سخاوت:** آپ اتنی زیادہ سخاوت کرتے کہ جو کچھ پاس ہوتا وہ سب ختم ہو جاتا، اور جس کو پہلے دیا تھا اگر وہ دوبارہ آجاتا تو جن لوگوں میں بانٹا تھا ان میں کسی سے قرض لیتے اور اس مانگنے والے کو دے دیتے۔ ایک مرتبہ آپ کا مچھلی کھانے کا دل چاہا، گھر والوں نے مچھلی بھون کر سامنے رکھ دی، اتنے میں سائل آگیا آپ نے وہ مچھلی اسے دینے کا ارشاد فرمادیا۔ ایک مرتبہ بیمار پڑے تو آپ کے لئے ایک درہم کے 6 یا 7 انگور خریدے گئے، سائل آیا تو آپ نے انگور اسے دینے کا حکم فرمادیا۔[25] **علمی میدان:** آپ تقویٰ اور علم میں درجۂ امامت پر فائز ہیں، صحابہ میں حج کے مسائل سب سے زیادہ جانتے تھے، 60 سال تک فتویٰ دیتے رہے[26] لیکن حد درجہ محتاط بھی تھے، ایک شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور کوئی جواب نہ دیا، وہ شخص کہنے لگا: کیا آپ نے میرا مسئلہ نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں سنا! تم لوگ جو سوال مجھ سے کرتے ہو گویا یہ سمجھتے ہو کہ اللہ مجھ سے اس کی پوچھ گچھ نہیں فرمائے گا، مجھ سے بات نہ کرو تاکہ میں تمہارے مسئلے کو اچھی طرح سمجھ لوں۔ ایک مرتبہ کسی نے کچھ پوچھا تو فرمایا: مجھے نہیں معلوم، پھر کہنے لگے: ابنِ عمر نے کتنی اچھی بات کہی! جس کا اسے پتا نہیں تھا اس کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔[27]

مرویات: آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد 1630 ہے، 170 احادیث بالاتفاق صحیح بخاری و مسلم میں ہیں جبکہ انفرادی طور پر امام بخاری نے 81 روایات اور امام مسلم نے 31 مرویات ذکر کی ہیں۔[28] **وصال:** ظالم گورنر حجاج بن یوسف کے حکم پر ایک شخص نے آپ کے پاؤں پر زہر میں بجھا ہوا نیزہ چبھو دیا جس کی وجہ سے چند دِنوں بعد مکہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت عبدُ اللہ بن عمر نے حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کی شہادت کے 2 یا 3 ماہ بعد یعنی سن 73 ہجری شعبان یا رمضان میں وفات پائی۔[29]

---

(1) معجم الصحابہ، 3/468 (2) طبقات ابن سعد، 4/106 (3) تہذیب الاسماء، 1/262 (4) سیر السلف الصالحین، ص230 (5) سیر اعلام النبلاء، 4/352 (6) طبقات ابن سعد، 4/135 (7) حلیۃ الاولیاء، 1/371 (8) الزہد لابن المبارک، ص436 (9) طبقات ابن سعد، 4/110، 136 (10) سیر اعلام النبلاء، 4/370 (11) سیر اعلام النبلاء، 4/354 (12) طبقات ابن سعد، 4/127 (13) نسیم الریاض، 4/532 (14) تہذیب الاسماء، 1/262 (15) معجم الصحابہ للبغوی، 3/475 (16) سیر اعلام النبلاء، 4/353 (17) طبقات ابن سعد، 4/117 (18) مسند احمد، 2/268، حدیث: 4870 (19) بخاری، 1/80، حدیث: 166 (20) الشفاء، 2/23 (21) سیر السلف الصالحین، ص231 (22) الزہد لابن المبارک، ص190 (23) سیر السلف الصالحین، ص231 (24) سیر اعلام النبلاء، 4/357 (25) طبقات ابن سعد، 4/110، 119 (26) الاستیعاب، 3/81، 82 (27) تاریخ ابن عساکر، 31/168، 167 (28) تہذیب الاسماء، 1/262 (29) الاستیعاب، 3/82، تاریخ ابن عساکر، 31/201۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

شعبانُ المعظّم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عُرس ہے، ان میں سے 65 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظّم 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

مزار حضرت سیّد شاہ اسماعیل قادری نیلوری رحمۃ اللہ علیہ

صحابۂ کرام علیہم الرضوان:

◎ شہدائے سَرِیّہ بشیر بن سعد: شعبان 7ھ میں حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کو تیس صحابۂ کرام کے ہمراہ فَدَک (نزد شہر حائط صوبہ حائل، عرب) کے بنو مُرّہ کی طرف بھیجا گیا، انہوں نے رات بھر بنو مُرّہ پر تیر اندازی کی حتّٰی کہ ان کے تیر ختم ہوگئے، صبح بنوہ مرہ نے حملہ کردیا، بعض صحابۂ کرام شہید ہوگئے، حضرت بشیر زخمی ہوئے، دشمن نے انہیں شہید سمجھ کر چھوڑ دیا، رات یہ فدک چلے گئے اور زخم درست ہونے کے بعد واپس لوٹے۔[1] 1 صحابیِ رسول حضرت ہِشام بن صُبابہ کِنانی لَیثی رضی اللہ عنہ غزوۂ بنی مُصْطَلِق (شعبان 5ھ) میں شریک ہوئے اور بہت جرأت مندی کا مُظاہَرہ کیا، بنی نجّار کے ایک انصاری صحابی نے انہیں غلطی سے غیر مسلم سمجھتے ہوئے (مُرَیسیع کے مقام پر) شہید کردیا، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے بھائی کو ان کی دیت دلادی۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السَّلام:

2 محبوبِ سبحانی، ثانی حضرت میراں، سیّد شاہ اسماعیل قادری نیلوری رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے ہند آئے اور نیلور شریف (تحصیل افضل پور، ضلع گلبرگہ، ریاست آندھرا پردیش) میں قیام فرمایا، آپ خاندانِ غوثُ الاعظم کے فرد، شریعت وطریقت کے جامع، صاحبِ کرامت بزرگ اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے، شعبان (1000ھ) کے آخر میں وصال فرمایا۔ مزار نیلور میں ہے۔[3] 3 شیخ العلماء حضرت پیر سیّد عیسیٰ گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سری نگر (کشمیر) کے قادری علمی و روحانی گھرانے میں ہوئی، آپ نے اپنے والدِ گرامی سے علمِ ظاہری و باطنی حاصل کئے، آپ جیّد عالمِ دین، صوفیِ کامل، کثیرُ الکرامات، زندگی بھر رشد وہدایت اور اشاعتِ علم میں مصروف رہے، 13 شعبان 1256ھ کو پشاور میں وصال فرمایا۔[4] 4 عارف باللہ حضرت مولانا عبدُ الوالی فرنگی محلی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1189ھ میں ہوئی اور وصال 22 شعبان 1279ھ کو فرمایا، آپ خاندانِ علمائے فرنگی محلی (لکھنؤ، یوپی، ہند) کے جیّد عالمِ دین، ولیِ کامل، صابر و قانع، کثیرُ الفیض اور نمازِ باجماعت کے بے حد پابند تھے۔ خاندانِ فرنگی محل کی بھاری اکثریت آپ کی مرید تھی۔[5] 5 شیخِ طریقت حضرت علامہ شاہ محمد معصوم مُجدِّدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1263ھ کو دہلی میں ہوئی اور 10 شعبان 1341ھ کو مکۂ مکرّمہ میں وصال فرمایا، آپ خاندانِ مجددِ الف ثانی کے چشم و چراغ، حافظِ قراٰن، جامعِ معقول و منقول، صاحبِ تصنیف عالمِ دین، شیخِ طریقت، شاعرِ اسلامی، مرجعِ خاص و عام اور مؤثر شخصیت تھے، "اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِی اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَ الْقِیَامِ" آپ کی ہی تصنیف ہے۔[6] 6 مرشدِ خاص و عام حضرت شیخ عبد اللہ بن محمد باکثیر رحمۃ اللہ علیہ کی

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

مزار حضرت شیخ عبد اللہ بن محمد باکثیر رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت قاضی مفتی پیر ظہور اللہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت برّاعظم افریقہ کے جنوب مشرقی ساحلی شہر لامو (کینا) میں 1276ھ کو ہوئی اور 14 شعبان 1343ھ کو تنزانیہ کے خود مختار جزیرے زَنجبار (Zanzibar) میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مسجد البرزہ (اوکوتانی، زنجبار) کے ساتھ ہے۔ آپ عالمِ دین، سلسلۂ عَلَویہ کے شیخِ طریقت، علما و عوام کے مرشد و استاذ اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے، آپ نے کچھ عرصہ مکۂ مکرمہ میں گزارا، حضرموت اور مصر میں بھی رہے، آپ کی شہرت اپنی کتاب "رِحْلَةُ الْاَشْوَاقِ الْقَوِيَّةِ اِلٰى مَوَاطِنِ السَّادَةِ الْعَلَوِيَّة" کی وجہ سے ہے۔ (7)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام:

7 مفتیِ اسلام حضرت مولانا مخدوم غلام عباس صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا وطنِ اصلی پاٹ (ضلع دادو، سندھ) ہے، پیدائش تقریباً 902ھ اور وفات موضع ہِنگورجا (Hingorja تحصیل صوبھودیرو ضلع خیرپور میرس) میں شعبان 998ھ کو ہوئی، آپ عالمِ باعمل، فقیہ و محدّث اور صوفیِ باصفا تھے۔ (8) 8 حضرت مولانا نورُالدّین للیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش لِلّیانی (تحصیل بھلوال، ضلع سرگودھا) میں 1265ھ کو ہوئی اور یہیں 19 شعبان 1333ھ کو وصال فرمایا، آپ عربی و فارسی ادب کے بہترین عالمِ دین، مرید و خلیفۂ خواجہ شمسُ العارفین، للیانی، کالانور (Kalanaur) اور ریاست بہاولپور میں مشرقی علوم کے استاذ، کثیرُ التلامذہ تھے۔ آپ 25 سال افسر مدارسِ دینیات ریاستِ بہاولپور رہے۔ (9) 9 حضرت مولانا خلیفہ حاجی تاجُ الدین احمد جوہر چشتی سلیمانی فخری رحمۃ اللہ علیہ لاہور کے متحرک عالمِ دین، پیشے کے اعتبار سے پنجاب کورٹ کے مقتدر وکیل، انجمن نعمانیہ لاہور کے سیکرٹری، دارُالعلوم کے ناظم اور انجمن کے رسالے کے مدیر رہے، 1313ھ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر بریلی شریف حاضر ہوئے، آپ کا وصال 24 شعبان 1358ھ کو لاہور میں ہوا۔ (10) 10 جامعِ علم و عمل حضرت مولانا مفتی غلام محمد سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی و روحانی گھرانے میں ہوئی، علمِ دین اپنے والدِ گرامی سے حاصل کیا، زندگی بھر اپنے گاؤں میں رہتے ہوئے تدریس فرمائی، آپ نڈر، حق گو اور باعمل عالمِ دین تھے، 5 شعبان 1384ھ کو وصال فرمایا، سدوال (Sadwal ضلع چکوال) کے آبائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ (11)

11 استاذُ العلماء حضرت مولانا عبدالرّحمٰن بنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1309ھ کو دلہال (Dulhal تحصیل فتح جنگ، ضلع اٹک) میں ہوئی اور 19 شعبان 1383ھ کو ملتان میں وصال فرمایا۔ آپ فارغُ التحصیل عالمِ دین، مدرّسِ درسِ نظامی، مریدِ قبلۂ عالم پیر مہر علی شاہ، کئی کتب کے مُترجم و مصنف اور عابد و صوفی تھے۔ (12) 12 عالمِ باعمل حضرت قاضی مفتی پیر ظہورُ اللہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1947ء کو جیندڑ شریف (ضلع گجرات، پنجاب) میں ہوئی اور راولپنڈی میں 13 شعبان 1440ھ میں وصال فرمایا، آپ جیّد عالمِ دین، شیخِ طریقت، عالمی مبلغِ اسلام اور فعّال شخصیت کے مالک تھے، "خطباتِ امریکہ" آپ کی تصنیف ہے۔ (13)

---

(1) سبل الھدیٰ والرشاد، 6/132 (2) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 6/422، مغازی الواقدی، 1/404 (3) تذکرۃ الانساب، ص105 (4) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/385 (5) ممتاز علمائے فرنگی محل لکھنؤ، ص126 (6) شعرائے حجاز، ص369تا372، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص46 (7) رحلۃ الاشواق القویۃ، ابتدائیہ، الحرکۃ العلمیۃ فی زنجبار، ص229 (8) برہانپور کے سندھی اولیاء مع تعلیقات، ص15 (9) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 7/386تا394 (10) صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص20، 42، 185 (11) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع چکوال، ص34 (12) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص192 (13) علامہ قاضی عبد الحق ہاشمی اور تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص152۔

مزارِ امامِ اعظم ابو حنیفہ

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اور اکابرینِ اُمّت

مولانا محمد فیضان سرور مصباحی*

مجتہدِ مطلق، امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ کی علمی، حدیثی اور فقہی جلالتِ شان مُسلَّم ہے۔ جن کے پیشِ نظر وقت کے جلیلُ القدر فقہا و محدثین اور اصحابِ جرح و تعدیل نے آپ کی شان میں توثیقی کلمات کہے اور آپ کو منفرد و یکتا اور بے مثالِ زمانہ امام قرار دیا ہے۔ آنے والی سُطور میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی علمی شان و شوکت کے متعلق اکابرینِ اُمّت کے چند اَقوال پیش کئے جارہے ہیں۔

❄ امام جرح و تعدیل حضرت ابو زکریا یحییٰ بن معین رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:233ھ) فرماتے ہیں: ابو حنیفہ ثقہ تھے۔ وہی حدیث بیان فرماتے جو انہیں حفظ ہوتی۔ جو یاد نہ ہوتی اسے بیان نہ کرتے تھے۔[1]

حضرت صالح بن محمد اسدی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:293ھ) فرماتے ہیں: امام یحییٰ بن معین رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ فنِ حدیث میں ثقہ تھے۔[2]

❄ حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:204ھ) کہتے ہیں کہ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: بالکل۔ میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تجھ سے یہ کہہ دیتے کہ اس ستون کو سونے کا بنایا گیا ہے تو ضرور اس پر اپنی دلیل قائم کرتے۔[3] امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ جو فقہ میں گہرائی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا محتاج ہے۔[4]

❄ امام سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:161ھ) کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے زمانے میں روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ (یعنی علم فقہ جاننے والے) تھے۔[5]

❄ حضرت علی بن عاصم رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:700ھ) کہتے ہیں کہ اگر امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے علم کا ان کے اہلِ زمانہ کے علم سے موازنہ کیا جائے، آپ کا علم ان کے علم پر غالب ہوگا۔[6]

❄ حضرت عبدُاللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:181ھ) نے فرمایا: میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جو اپنی مجلس میں زیادہ عزت و وَقار، حُسنِ اخلاق اور بُردباری میں ان سے بہتر کوئی ہو۔[7]

❄ حضرت عبدُاللہ بن داؤد خریبی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:211ھ) فرماتے ہیں کہ لوگوں کو چاہئے کہ اپنی نمازوں میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے دعا کیا کریں؛ کیوں کہ انہوں نے لوگوں کے لئے فقہ و سنت کی حفاظت فرمائی ہے۔[8]

❄ حضرت حفص بن غیاث رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:191ھ) کہتے

*مدرس جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار، نیپال

ہیں کہ فقہ کے معاملے میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا کلام، شعر سے زیادہ باریکی لئے ہوئے ہے۔ ان کی عیب جوئی کوئی نِرا جاہل ہی کر سکتا ہے۔[9]

❁ امام شعبہ بن حجاج رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:160ھ) نے فرمایا: بخدا! امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ بہترین فہم و فراست کے مالک اور جَیِّدُ الْحِفظ (یعنی اچھی یادداشت والے) تھے۔[10]

❁ امام بخاری کے استاذ شیخ مکی بن ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 211ھ) کا قول ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم تھے۔[11]

❁ امام یحییٰ بن سعید القطان رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:198ھ) فرماتے ہیں: ہم خدا سے جھوٹ نہیں بولتے، ہم نے امام ابو حنیفہ کی رائے سے اچھی کوئی رائے نہیں سنی اور ہم نے ان کے اکثر قول کو لے لیا ہے۔[12]

❁ امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:430ھ) کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ مسائل کی خوب تہ تک پہنچنے والے تھے۔[13]

❁ حضرت شیخ اسد بن عمر رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:181ھ) کہتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی، عام راتوں کا معمول تھا کہ ایک رکعت میں پورا قراٰن پڑھ لیا کرتے تھے، رات میں ان کی گریہ وزاری کی آواز سنی جاتی تھی، حتی کہ پڑوسیوں کو ان پر ترس آتا تھا۔[14]

❁ امام ابنِ حجر عسقلانی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:852ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور جنّتُ الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔[15]

وصال و مدفن: شعبان سن 150 ہجری میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال ہوا۔ آپ کے جنازے میں تقریباً پچاس ہزار افراد نے شرکت کی۔

لاکھوں شافعیوں کے امام حضرت سیّدنا امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بغداد میں قیام کے دوران ایک معمول کا ذکر یوں فرمایا: میں امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے برکت حاصل کرتا ہوں، جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت پڑھ کر ان کی قبرِ مبارک کے پاس آتا ہوں اور اُس کے پاس اللہ پاک سے دُعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ آج بھی بغداد شریف میں آپ کا مزارِ فائضُ الانوار مرجعِ خلائق ہے۔[16]

---

(1) سیر اعلام النبلاء، 6/532 (2) تہذیب الکمال، 7/339 (3) سیر اعلام النبلاء، 6/534 (4) البدایہ والنہایہ، 7/87 (5) البدایہ والنہایہ، 7/87 (6) سیر اعلام النبلاء، 6/537 (7) سیر اعلام النبلاء، 6/535 (8) تاریخ بغداد، 13/344 (9) سیر اعلام النبلاء، 6/537 (10) الخیرات الحسان، ص48 (11) البدایہ والنہایہ، 7/87 (12) سیر اعلام النبلاء، 6/537 (13) تہذیب التہذیب، 8/517 (14) تاریخ بغداد، 13/353 (15) تہذیب التہذیب، 8/518 (16) سیر اعلام النبلاء، 6/537، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص94، الخیرات الحسان، ص94۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ عمر دراز عطّاری (سرگودھا) (2) عاطف محمود (لاہور کینٹ) (3) فرقان عطّاری (فیصل آباد)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 حضرت اروی بنت کریز رضی اللہ عنہا 2 7 غزوات۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ محمد شہزاد (کالاباغ) ❁ عبد الجبار (لاڑکانہ) ❁ بنتِ محمد یوسف (ملتان) ❁ حسین سلیم (فیصل آباد) ❁ عاطف عطّاری (عمر کوٹ) ❁ بنتِ محمد شاہد (حیدرآباد) ❁ عاطف نذیر (منڈی بہاؤالدین) ❁ بنتِ خالد (کوٹ ادو) ❁ محمد فیضان اختر (سرگودھا) ❁ محمد بلال افضل (اوکاڑہ) ❁ محمد راشد عطّاری (خانیوال) ❁ بنتِ تنویر (لاہور)۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ میاں کمالُ الدّین چشتی سیالوی کے انتقال پر تعزیت

جیتے جی موت کی تیاری کرلیجئے

صحابی ابنِ صحابی، حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تو شام کرے تو آنے والی صبح کا انتظار مت کر اور جب صبح کرے تو شام کا منتظر نہ رہے، حالتِ صحت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلے۔ (بخاری، 4/223)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ مولانا میاں غلام مصطفٰے سیالوی اور مولانا میاں غلام مجتبیٰ سیالوی کے ابو جان استاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا میاں کمالُ الدّین چشتی سیالوی (امام و خطیب جامع مسجد حیدر کرار پنڈی، سید پور تحصیل پنڈ داون خان، ضلع جہلم) فالج میں مبتلا رہتے ہوئے 17 ربیعُ الآخر شریف 1443 سن ہجری مطابق 23 نومبر 2021ء کو 80 سال کی عمر میں پنڈی، سید پور تحصیل پنڈ داون خان میں قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفٰے جلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! استاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا میاں کمالُ الدّین چشتی سیالوی کو غریقِ رحمت فرما، ربِّ کریم! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، یااللہ پاک! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہو، مولائے کریم! ان کی قبر کا اندھیرا، گھبراہٹ، وحشت، تنگی دور ہو، نورِ مصطفٰے کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے، روشن رہے، اے اللہ پاک! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب، آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ پاک! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں، اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خاتمُ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب استاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا میاں کمالُ الدّین چشتی سیالوی سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں، اللہ پاک کی جو مرضی ہوئی وہی ہوا، ایک کی دنیا سے رخصتی دوسرے کیلئے باعثِ عبرت ہوتی ہے کہ ہمیں بھی عنقریب دنیا سے جانا ہے، اللہ پاک ہمیں بُرے خاتمے سے بچائے، ایمان و عافیت کے ساتھ دنیا سے کلمہ پڑھتے ہوئے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں میں کاش موت آئے، زہے نصیب! گنبدِ خضرا کا سایہ ہو، وہاں محبوب کے جلوے ہوں اور شہادت کی صورت میں موت آئے۔

اے کاش!

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مِرا　　میں خاک پر نگاہ دریار کی طرف

(ذوقِ نعت، ص156)

خوب خوب ایصالِ ثواب کیجئے، صدقۂ جاریہ کے کام کیجئے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مشہور نعت خواں خالد حسنین خالد صاحب کی رحلت

مشہور نعت خواں خالد حسنین خالد صاحب دل کے عارضے میں مبتلا رہنے کے بعد 18 دسمبر 2021ء کو 43 سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ ریلوے گراؤنڈ

چکوال میں ادا کی گئی جس میں عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

مدنی چینل پر 18 دسمبر 2021ء بروز ہفتہ بعد نمازِ عشا ہونے والے براہِ راست (Live) سلسلہ "مدنی مذاکرہ" میں مرحوم کی ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں کلمۂ طیبہ پڑھ رہے تھے، یہ وڈیو دیکھ کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ارشاد فرمایا: آخری لمحے میں اللہ پاک کا ذکر کرنا بڑی خوش نصیبی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو وہ جنّت میں داخل ہو گا"۔ (ابوداؤد، 3/255، حدیث: 3116) سُبْحٰنَ اللہ! اللہ ان کے صدقے ہمیں بھی کلمہ نصیب فرمائے، اٰمین۔ آقا کے ثناخوانوں کی چاندی ہی چاندی ہے، نعت خوانی کوئی معمولی شرف نہیں ہے جس کو ملے مگر نعت اللہ کی رضا کے لئے پڑھی جائے، اگر بالفرض کوئی پیسوں کے لئے پڑھتا ہے کہ پیسے نہیں ملیں گے تو نہیں پڑھیں گے تو پھر ایسے نعت خوانوں کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ پیسے کے لئے پڑھنا گناہ ہے۔ جو نعت خواں اللہ کی رضا کے لئے نعت پڑھے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کا بیڑہ پار ہو گا۔ سرکار کی ثناخوانی بہت بڑا شرف ہے۔ اللہ ہم سب کو نصیب فرمائے، اٰمین۔

نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں
قبر میں بھی مصطفےٰ کے گیت گاتے جائیں گے

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دسمبر 2021ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 1846 پیغامات جاری فرمائے جن میں 442 تعزیت کے، 1197 عیادت کے جبکہ 207 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے 1 پیرِ طریقت، الحاج حکیم قاری حضرت سیّد عزیزُ الحسن شاہ قادری رضوی صاحب (حیدرآباد)[1] 2 حضرت مولانا عاشق حسین حبیبی صاحب (مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف، ہند)[2] 3 حضرت مولانا الحاج صوفی محمد نثارُ الحق علوی قادری چشتی نیازی صاحب (لاہور)[3] 4 حضرت مولانا شاہ نواز داؤد پوتو صاحب (ٹھل، جیکب آباد، سندھ)[4] سمیت 442 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

میاں عبدالغفور صاحب کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

صبر کا ذہن بنانے کا ایک طریقہ

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "خودکشی کا علاج" صفحہ 43 پر ہے: صبر کا ذہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے، اس طرح اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہوگی اور صَبر کرنا آسان ہوجائے گا۔ حضرتِ سیّدُنا امام شَعْبی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے: اگر اپنے اوپر آئی ہوئی آفت کا لوگ اُس سے بڑی آفت کے ساتھ مُوازنہ (یعنی مقابلہ) کرتے تو ضَرور بعض آفتوں کو عافیت جانتے۔

(تنبیہ المغترین، ص177)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربِّ المصطفےٰ جلَّ جلالہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! (سجادہ نشین درگاہ عالیہ گنٹار شریف، بلوچستان) میاں عبدُ الغفور صاحب کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، اے اللہ پاک! یہ بیماری، یہ دُکھ، یہ پریشانی ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کا ذریعہ بنے، یااللہ پاک! کربلا والوں کا خصوصاً ننھے منے شہیدِ کربلا علی اصغر کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، اے اللہ پاک! راحتوں کے دروازے ان پر کھول، اے مالک! یہ اس آزمائش سے نکل آئیں، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! رحمت فرما، کرم فرما دے، فضل کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! (یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اللہ نے چاہا تو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔)

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ❁ حضرت مولانا قاری محمد اکرم نقشبندی ❁ مفتی فیصل ندیم شاذلی ❁ حضرت مولانا حکیم عبدالمجید ❁ مولانا شاداب مصباحی صاحب سمیت 1197 بیماروں اور دُکھیاروں کیلئے دُعائے صحت وعافیت بھی فرمائی۔

(1) تاریخِ وفات: 22 ربیعُ الآخر شریف 1443ھ مطابق 27 نومبر 2021ء
(2) تاریخِ وفات: 28 ربیعُ الآخر شریف 1443ھ مطابق 4 دسمبر 2021ء
(3) تاریخِ وفات: 15 جمادی الاولیٰ 1443ھ مطابق 20 دسمبر 2021ء
(4) تاریخِ وفات: 9 جمادی الاولیٰ 1443ھ مطابق 14 دسمبر 2021ء

ترکی میں جشنِ ولادت کا فیضان

(دوسری اور آخری قسط)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

17 اکتوبر 2021ء بروز اتوار بمطابق 11 ربیعُ الاوّل بُرصہ سے استنبول اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر ہم لوگ تیار ہوئے اور اجتماعِ میلاد میں شرکت کیلئے اجتماع گاہ پہنچ کر نمازِ مغرب باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد مجھے سنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت ملی، ایک عجب سہانا منظر تھا۔ اجتماع میں پاکستان، انڈیا، یو۔کے، سری لنکا اور موزمبیق سمیت کئی ملکوں کے عاشقانِ رسول شریک تھے، کئی اسلامی بھائیوں کے ہاتھوں میں مدنی پرچم تھے اور جشنِ ولادت کے نعرے بھی لگ رہے تھے۔ میرے لئے یہ منظر اس لئے مَسَرَّت آمیز تھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے بھی ترکی کی سرزمین پر دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کا آغاز ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور آج ترکی کے دارُالحکومت میں دعوتِ اسلامی کے تحت بارھویں شریف کی رات کا پہلا عظیمُ الشّان اجتماع دیکھ کر ایک عجیب فرحت و شادمانی محسوس ہو رہی تھی۔ یقیناً یہ اللہ پاک کا کرم، اس کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایت اور امیرِ اہلِ سنّت کا فیضان ہے کہ صرف چند سالوں میں ترکی کی سرزمین پر دعوتِ اسلامی کو اس قدر زبردست پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

میزبانِ رسول کے قدموں میں صبحِ بہاراں: نمازِ عشا پر اجتماع کا اختتام ہوا تو ہم نے اپنی رہائش گاہ پر آکر کچھ دیر آرام کیا اور نمازِ تہجد سے قبل تیار ہو کر حضرت سیّدُنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ ہم نے رات اجتماع میں اعلان کیا تھا کہ صبحِ صادق کی پُرنور گھڑیاں ہم میزبانِ رسول کے قدموں میں گزاریں گے۔ مزار شریف سے مُتَّصِل (Adjacent) مسجد میں باجماعت نمازِ تہجد ادا کی گئی، ولادتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی میں شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے۔ اس کے بعد حضرت سیّدُنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضر ہو کر "سرکار کی آمد مرحبا" کے نعروں کی گونج میں ولادت کی گھڑی کا استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد عاشقانِ رسول نے لنگر کھایا اور اسی دوران مجھے براہِ راست (Live) بذریعہ ویڈیو مدنی

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

چینل کے سلسلے "کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے" میں شرکت کی سعادت ملی۔ نمازِ فجر سے فارغ ہو کر ہم نے اپنی رہائش گاہ پر جا کر آرام کیا۔

اللہ کریم میلادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل تُرکی کے عاشقانِ رسول کو شاد و آباد رکھے اور یہاں دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے پیغام کو عام فرمائے۔ اٰمین

جشنِ ولادت کی خوشی میں مفت کھانا: ایک پاکستانی عاشقِ رسول نے آج 12 ربیعُ الاوّل کے مبارک دن اپنے ریسٹورنٹ کا آغاز کیا اور بارھویں شریف کی خوشی میں سارا دن لوگوں کو مفت کھانا کھلایا۔ انہوں نے ہمیں بھی بہت اصرار کر کے بلایا تھا لہٰذا ان کی حوصلہ افزائی کیلئے ہم بھی گئے اور وہاں کھانا کھایا۔

آج زندگی میں پہلی مرتبہ تُرکی میں 12 ربیعُ الاوّل کا دن نصیب ہوا اور اتفاق سے آج دن بھی پیر کا ہے۔

آج ہم استنبول میں "سلطان چیلی" کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے موجودہ مدنی مرکز میں بھی حاضر ہوئے جہاں نمازِ مغرب وعشا ادا کی، اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور مدنی مشورے کا سلسلہ بھی ہوا۔

یادگار روح پرور محفلِ میلاد: نمازِ عشا کے بعد ہم استنبول کے تاریخی "فاتح" نامی علاقے میں عربی عاشقانِ رسول کی ایک محفلِ میلاد میں حاضر ہوئے۔ محفل میں کئی نعت خوانوں نے عربی زبان میں نعتیں پڑھیں، بیانات بھی ہوئے جبکہ آخری اور سب سے اہم بیان شیخ ساریہ عبد الکریم رفاعی نامی عالم صاحب نے کیا۔ یہ بیان اللہ پاک کے اس فرمانِ عالیشان کے تحت تھا:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۝﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ5، النسآء:64)

علّامہ صاحب تمام حاضرینِ محفل کو گویا تصور ہی تصور میں مدینے شریف لے گئے۔ روضۂ انور پر حاضری کیسے دینی ہے، اس کا ادب کیا ہے، سنہری جالیوں کے سامنے سلام کیسے عرض کرنا ہے۔ انہوں نے تمام حاضرین سے کہا کہ آپ تصور کریں کہ ہم مدینے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ ریاضُ الجنّۃ کے ہر ہر سُتون کا تعارف کروایا، شفاعتِ مصطفےٰ کا بھی تذکرہ ہوا، الغرض ایک عجب روحانی منظر تھا۔ محفل کے آخر میں صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا اور پھر لنگر تقسیم ہوا۔ اس محفل میں میزبان اور مہمان حضرات نے دعوتِ اسلامی کے مبلغین کی بہت عزت افزائی کی، آگے آگے بٹھایا اور محفل کے اختتام پر کثیر عاشقانِ رسول نے آکر ملاقات کی۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! میلادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محافل، صلوٰۃ و سلام پڑھنے اور لنگر کی تقسیم کا سلسلہ دنیا بھر کے عاشقانِ رسول کا معمول ہے۔ محفل کے بعد ہم نے رہائش گاہ پر آکر آرام کیا۔

استنبول کی زیارتوں پر حاضری: اگلے دن یعنی 19 اکتوبر 2021ء بمطابق 13 ربیعُ الاوّل بروز منگل ہم نے استنبول کے مقدس مقامات کی زیارتیں کیں۔ آج ہمارے لئے عظیم سعادت یہ تھی کہ تُرکی کے ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی دعوت پر حضرت علّامہ مولانا مفتی شمسُ الھُدیٰ مصباحی دامت برکاتہم العالیہ تُرکی تشریف لائے تھے اور ہمیں ان کی صحبت حاصل تھی۔ حضرت کی تشریف آوری کا ایک اہم مقصد تُرک اور عَرب علمائے کرام کو معمولاتِ اہلِ سنّت سے آگاہ کرنا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرنا تھا۔

سب سے پہلے حسبِ معمول سیّدُنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دی۔ اس کے بعد استنبول میں واقع کئی صحابۂ کرام کے مزارات یا مقامات پر حاضری دی جہاں ان حضرات نے عبادت کی یا کچھ وقت گزارا جیسے حضرت ابو دَرداء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما، نیز حضرت ابو شَیبہ اور حضرت کَعب

بن مالک رضی اللہ عنہما کے مزارات پر بھی حاضری ہوئی۔ اللہ پاک کے نبی حضرت یُوشع بن نُون علیہ السّلام کے مزار شریف پر بھی حاضری نصیب ہوئی، یاد رہے کہ حضرت یُوشع بن نُون علیہ السّلام کا مزار عراق میں بھی منسوب ہے۔ آج ہم نے اس مسجد کی زیارت بھی کی جسے سلطان احمد مسجد یا نیلی مسجد (Blue Mosque) کہا جاتا ہے۔ اس مسجد کو نہایت تاریخی حیثیت حاصل ہے اور یہ ایک طرح سے تُرکی یا استنبول کا نشان سمجھی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں ترک عاشقانِ رسول جہاں مسجد بناتے ہیں تو عموماً وہ اس مسجد کے نقشے کے مطابق بناتے ہیں۔ ہمیں اس مسجد کے بارے میں بتایا گیا کہ اس زمانے کے سلطان کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں آکر اس طرح کی اور اتنی بڑی مسجد بنانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس مسجد کے بالکل سامنے ایک اور تاریخی مقام ہے جو اب مسلمانوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یعنی آیا صوفیہ مسجد۔ اس مسجد کی شان و شوکت دیکھ کر دل کو ٹھنڈک ملتی ہے، ہم نے اس مسجد میں بھی نوافل ادا کئے۔ ہمارا ارادہ توپ کاپی میوزیم جانے کا بھی تھا لیکن پتا چلا کہ یہ میوزیم منگل کو بند ہوتا ہے۔ ان تمام زیارات کے دوران ہمیں قبلہ مفتی صاحب کے ملفوظات سننے کا موقع بھی ملتا رہا۔ آج ہی ہم ایک عاشقِ رسول کی محبت بھری دعوت پر ان کے گھر کھانے کے لئے حاضر ہوئے۔

اہم شخصیت سے ملاقات: دوپہر میں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آج کی رات ہماری ملاقات ترکی میں مذہبی طور پر سب سے بڑی شخصیت شیخ محمود آفندی دامت برکاتہم العالیہ کے نائب احمد محمود اُنلو المعروف جبہ لی ھوجا دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات ہوئی۔ ہمیں یہ امید تھی کہ تقریباً آدھے گھنٹے کی ملاقات ہوگی لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ ملاقات تقریباً 3 سے ساڑھے 3 گھنٹے پر مُحیط رہی اور انہوں نے بڑی محبت سے ہماری مہمان نوازی کی۔ ہم نے دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا، امیرِ اہلِ سنّت کو وہ پہلے سے جانتے تھے جبکہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت سے متعلق ان کے جذبات بڑے پیارے تھے۔ تُرکی میں دینی کاموں سے متعلق ان سے مُشاورت ہوئی اور انہوں نے ہماری طرف سے پاکستان آنے کی دعوت بھی قبول کی۔ رات گئے ہم اپنی قیام گاہ پر واپس آئے۔

اگلے دن ہم بحری جہاز کے ذریعے اسکودار (Uskudar) نامی علاقے میں حضرت سیّدنا عزیز محمد ھُدائی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ اس مزار پُرانوار کا ذکرِ خیر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ نومبر 2021ء کے شمارے کے سلسلے ”مدنی سفرنامہ“ میں ہوچکا ہے۔ رات گئے ہم استنبول واپس پہنچے۔

پھر جمعہ کے دن ہم نے نمازِ جُمعہ ادا کرنے کے بعد ایئرپورٹ جانے کی تیاری کی لیکن ایئرپورٹ جانے سے پہلے بھی کچھ اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور مدنی مشورے کا سلسلہ رہا۔

ہمیشہ کی طرح ترکی کا یہ سفر بھی نہایت خوشگوار، یادگار اور روحانی رہا۔ اللہ کریم ترکی کے مسلمانوں کی خیر فرمائے اور ہمیں بھی صحابۂ کرام و اولیائے عظام کا فیضان نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2022ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ نثار احمد (جیکب آباد) (2) بنتِ ضیاء اللہ (ڈسکہ) (3) غلام معین الدین (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) لعاب کون سی دوائی ہے؟ ص56 (2) حروف ملایئے، ص56 (3) مہمان کی عزت کرو، ص 54 (4) ایصالِ ثواب کیجئے، ص54 (5) گاؤں کی سیر، ص59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❋ عبدالوہاب (فیصل آباد) ❋ حسن عطاری (جہلم) ❋ بنتِ محمد شاہد (ڈیرہ غازی خان) ❋ بنتِ آصف (کراچی) ❋ بنتِ محمد عارف (میرپورخاص) ❋ ارحم عطاری (فیصل آباد) ❋ بنتِ غلام فاروق (جھنگ) ❋ بنتِ اشفاق (لاہور) ❋ مزمل عطاری (کوٹ ادُّو) ❋ محمد صائم (ملتان) ❋ بنتِ عبد اللہ (لاہور)۔

جامعۃ المدینہ اور تربیت برائے مقالہ نگاری (قسط:02)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

ملتان سے فیصل آباد پہنچے تو کافی رات ہو چکی تھی، اس لئے فیصل آباد کے قریبی شہر جڑانوالہ میں ایک عزیز کے ہاں پڑاؤ ڈالا، اگلے دن 31 اکتوبر کو اتوار تھا اور جامعۃ المدینہ میں ہفتہ وار تعطیل تھی، یہ دن ننکانہ میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے پاس گزارا۔ مقالہ نگاری کی دوسری نشست یکم نومبر 2021ء کو جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں تھی، چونکہ پنجاب میں سردی کا موسم آچکا تھا اس لئے ننکانہ سے صبح صبح روانہ ہو کر فیصل آباد پہنچنا کچھ مشکل محسوس ہو رہا تھا لہٰذا اتوار کی شام ہی پھر جڑانوالہ پہنچ گئے جہاں سے صبح تقریباً 8 بجے پی ایچ ڈی اسکالر مولانا سیّد عمادُ الدّین عطاری مدنی کی معیت میں فیصل آباد کے لئے روانہ ہوئے۔

فیصل آباد شہر کا پرانا نام لائل پور ہے، پنجاب کے بوڑھے بزرگ آج بھی اسے لائل پور کہہ کر ہی یاد کرتے ہیں، ملک بھر کی طرح اَلحمدُ لِلّٰہ فیصل آباد میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدارس و جامعات اور دیگر تعلیمی اداروں کا ایک باقاعدہ اور منظم نیٹ ورک قائم ہے، محدّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک اور ان کا قائم کردہ جامعہ بھی اسی شہر کی رونق ہے۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی مرکز مین سوساں روڈ، مدینہ ٹاؤن میں واقع ہے، اس مدنی مرکز کی دیگر خاصیات کے ساتھ ساتھ ایک اہم خاصہ یہ بھی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکستان مشاورت کے نگران حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری یہیں جلوہ فرما ہوتے ہیں جبکہ ان کا تعلق صوبہ سندھ سے ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے جب میں جامعۃ المدینہ میں ایڈمیشن لینے کے لئے فیصل آباد فلیٹاں اسٹاپ پر بس سے اترا تھا اور پھر پیدل فیضانِ مدینہ پہنچا تھا، فیضانِ مدینہ میں درجہ اولیٰ میں داخلہ ہوا تو بہت خوش تھا کہ مدنی مرکز میں پڑھنے کا موقع ملے گا لیکن اگلے ہی دن نمازِ فجر کے بعد ہمارا درجہ ستیانہ روڈ پر ھدیٰ مسجد میں قائم ہونے والے نئے جامعۃ المدینہ میں شفٹ کر دیا گیا، بہر حال تین دن بعد پھر سے ہماری پوری کلاس واپس فیضانِ مدینہ منتقل کر دی گئی۔

فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی ایک برانچ قائم ہے۔ اس برانچ کے ناظم صاحب مولانا محمد ذیشان عطاری مدنی نے پہلے ہی سے فرما رکھا تھا کہ جب فیصل آباد آئیں تو المدینۃ العلمیہ کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ بھی جدول رکھیں، چنانچہ فیضانِ مدینہ پہنچتے ہی پہلے انہیں کے پاس حاضری دی اور المدینۃ العلمیہ کے مدنی علمائے کرام کے درمیان جدید ٹیکنالوجی کے استعمال و اہمیت پر کچھ دیر کی بیٹھک ہوئی، شرکاء نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ میرے لئے بہت ہی دلچسپی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اور جذبات و احساسات سے تعلق رکھنے والی ایک یہ بات بھی تھی کہ جس جگہ آج فیصل آباد میں المدینۃ العلمیہ قائم ہے اسی جگہ ایک دن ہم نے درسِ نظامی کے درجہ اولیٰ کی تعلیم پائی تھی، اَلْحَمْدُلِلّٰہ آج میں اگر علمی اعتبار سے کچھ حاصل کرپایا ہوں تو اس کی بنیاد اسی کمرے میں رکھی گئی تھی، استاذِ محترم مولانا سیّد عمّار سلیم عطّاری مدنی صاحب کی شفقتیں اور طلبہ پر ان کی محنت آج بھی یاد ہے۔ المدینۃ العلمیہ سے رخصت ہو کر جامعۃُ المدینہ میں حاضری دینے کیلئے نکلے تو المدینۃ العلمیہ کے دروازے پر ہی مجلس جامعۃُ المدینہ کے اہم ذمّہ دار مولانا محمد اسماعیل عطاری مدنی صاحب اور ان کے ہمراہ استاذِ جامعۃ المدینہ مولانا فرحان عطّاری مدنی سے ملاقات ہوگئی، مولانا اسماعیل صاحب نے ماشآءَ اللہ تربیتی نشست کے لئے بہت اچھا انتظام کروا رکھا تھا، وقتِ مقررہ پر مسجد کے بیسمنٹ میں نشست کا آغاز ہوا، مقالہ نگاری اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تحریری مقابلے کے ساتھ ساتھ تحریر و تصنیف کی موجودہ دور میں ضرورت و اہمیت پر بھی کلام ہوا، اس نشست میں درجۂ خامسہ تا دورۂ حدیث شریف اور تخصّص کے کم و بیش 200 طلبۂ کرام شامل تھے، یہ نشست 1 بجے تک جاری رہی۔ نشست کے بعد المدینۃ العلمیہ کے دوستوں کے اصرار پر دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ ہی کھایا، وہیں پر رکنِ شوریٰ وچیئرمین کنزُ المدارس بورڈ مولانا جنید عطّاری مدنی سے بھی ملاقات ہوئی اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ، خصوصی شمارہ فیضانِ علم و عمل اور کنزُ المدارس کے مقالات کے حوالے سے کچھ گفتگو ہوئی۔ نمازِ ظہر کے بعد مولانا اسماعیل مدنی صاحب نے ایک بار پھر دورۂ حدیث شریف کے طلبہ کو وقت دینے کا فرمایا، چنانچہ جامعۃُ المدینہ میں درجۂ دورۂ حدیث میں پھر طلبۂ کرام کی صحبت میں بیٹھنا نصیب ہوا اور طلبہ کے مقالہ نگاری کے متعلق کچھ سوالات کے جوابات عرض کئے۔

ہم تو سارا دن اسی کام میں مصروف رہے جبکہ دوسری جانب مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے فیصل آباد کے ذمّہ دار مولانا محمد شہباز عطّاری مدنی بھی ہمارے انتظار میں فیضانِ مدینہ کے استقبالیہ مکتب میں تشریف فرما تھے، کیونکہ ان کے ساتھ فیصل آباد میں کچھ علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضری دینی تھی، جلدی کرتے کرتے بھی تین بج گئے۔ اللہ کریم مولانا شہباز مدنی صاحب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ 4 گھنٹے کا طویل انتظار فقط ہمارے لئے کیا اور ذرہ بھر بھی ناراضی اور خفگی کا اظہار نہ کیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اللہ ربُّ العزّت کا کرم ہے کہ جس نے ہمیں دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول نصیب فرمایا۔ یہ دعوتِ اسلامی اور شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تربیت و تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ اتنے طویل انتظار کے بعد بھی خندہ پیشانی سے ملاقات فرمائی۔ بہرحال تین بجے کے قریب مولانا شہباز مدنی کے ہمراہ فیصل آباد کے علاقے نشاط آباد کے نواح میں ایک سُنّی عالمِ دین حضرت مولانا محمد اشرف شاد ترابی صاحب سے ملاقات کے لئے موٹر سائیکل پر روانہ ہوئے۔ مجھے نشاط آباد کے سفر کا اندازہ نہیں تھا، البتہ میری سوچ سے کافی دور کا فاصلہ تھا، بہرکیف نمازِ عصر سے کچھ قبل مولانا محمد اشرف شاد صاحب سے ان کے جامعہ میں ملاقات ہوئی، موصوف نے بہت عزّت افزائی فرمائی۔ دورانِ گفتگو مولانا شہباز صاحب نے بتایا کہ مولانا اشرف صاحب فیصل آباد کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ میں کم و بیش 28 سال خدمات انجام دے چکے ہیں۔ کچھ علمی گفتگو ہوئی اور کچھ ان کے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کا تذکرہ ہوا، آخر میں اُنہیں ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور اس میں طلبہ و علما کی تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے جاری تحریری مقابلے کا بھی تعارف کروایا نیز ان سے گزارش کی کہ وہ اپنے ادارے کے طلبہ و علما کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تحریری مقابلے میں شریک کریں، جس پر موصوف نے دعوتِ اسلامی کے اس اقدام کو خوب سراہا۔

وقت کافی گزر چکا تھا اور مجھے واپس جڑانوالہ پہنچنا تھا کیونکہ اگلے دن 2 نومبر کو جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ اوکاڑہ کے لئے بھی روانہ ہونا تھا، اس لئے مولانا اشرف صاحب سے اجازت چاہی۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

رکنِ شوریٰ

حاجی یعفور رضا عطّاری

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اہم رکن "حاجی یعفور رضا عطاری" کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

مہروز عطاری: اپنی تاریخِ ولادت اور جائے ولادت بتا دیجئے۔

حاجی یعفور عطاری: میری تاریخِ ولادت 25 دسمبر ہے جبکہ میری پیدائش داتا نگر لاہور میں ہوئی تھی۔

مہروز عطاری: آپ کے آباء و اجداد بھی لاہور سے تعلق رکھتے تھے؟

حاجی یعفور عطاری: والد اور دادا جان تو لاہور سے ہی تعلق رکھتے تھے، جبکہ میری پرنانی جان اپنی فیملی کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئی تھیں۔

مہروز عطاری: گھر میں کیسا ماحول تھا؟

حاجی یعفور عطاری: اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مجھے ابتدا ہی سے اپنے گھر سے صحیح العقیدگی اور عمل والا ماحول ملا ہے۔ میرے والد صاحب مسجد میں باجماعت نماز پڑھتے تھے اور صبح کے وقت تلاوت بھی کرتے تھے ہمارے گھر میں ہر ماہ گیارہویں شریف ہوتی تھی۔

مہروز عطاری: آپ کا بچپن کیسا گزرا؟

حاجی یعفور عطاری: میں بچپن میں شرارتی تھا لیکن کسی چیز میں خاص دلچسپی نہیں تھی۔

مہروز عطاری: آپ نے اسکول کالج کی تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے؟

حاجی یعفور عطاری: 1985 میں میٹرک جبکہ 1987 میں انٹر پاس کیا، اس کے بعد گریجویشن کیا اور پھر عملی زندگی (Practical Life) کا آغاز ہو گیا۔

مہروز عطاری: اسکول میں آپ عام بچّوں کی طرح رہتے تھے یا نمایاں ہوتے تھے؟

حاجی یعفور عطاری: میں اپنی کلاس کا Proctor یعنی مانیٹر ہوتا تھا، اس کا بیج میرے یونیفارم پر لگا ہوتا تھا۔ ہمارے اسکول میں اسٹاف کم تھا اس لئے بعض بچّوں کی انتظامی معاملات میں ذمہ داریاں لگائی جاتی تھیں، وقتاً فوقتاً مجھے بھی مختلف ڈیوٹیاں ملی۔

مہروز عطاری: آپ کتنے بہن بھائی ہیں؟

حاجی یعفور عطاری: ہم 4 بہن بھائی ہیں۔ ہمارے سب سے بڑے بھائی کا نام محمد مدنی رضا ہے، ان کے بعد ایک ہمشیرہ ہیں، تیسرے نمبر پر میں ہوں، چوتھے نمبر پر ہمارے مرحوم بھائی سجاد عطاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مہروز عطاری: آپ کے مرحوم بھائی کون تھے اور ان کا انتقال

کیسے ہوا؟ کچھ تفصیل بتادیجئے۔

حاجی یعفور عطّاری: 1995ء میں امیرِ اہلِ سنّت نے 12 ماہ کے لئے پنجاب کے کچھ شہروں کا سفر کیا جس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی خوب دھومیں مچیں۔ اسی سال پہلی مرتبہ دعوتِ اسلامی کا سالانہ سنّتوں بھرا اجتماع ملتان شریف میں ہوا جو اس سے پہلے کراچی میں ہوتا تھا۔ اس اجتماع کی برکت سے بھی دعوتِ اسلامی کو بہت عروج وترقی نصیب ہوئی۔ یہ دیکھ کر دشمنانِ اسلام نے بوکھلا کر 17 دسمبر 1995ء کو لاہور میں امیرِ اہلِ سنّت پر قاتلانہ حملہ کیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا عطّاری اور میرے بھائی سجاد عطّاری شہید ہوگئے۔ ان دنوں امیرِ اہلِ سنّت کی تصویر اور ویڈیوز وغیرہ عام نہیں تھی اور رات کا وقت تھا، حاجی اُحد رضا گاڑی چلارہے تھے جبکہ امیرِ اہلِ سنّت کی جگہ پر میرے بھائی سجاد عطّاری بیٹھے ہوئے تھے۔ سجاد بھائی کا قد مَاشَآءَ اللہ 6 فٹ سے زیادہ تھا اور صحت مند تھے، حملہ آوروں نے انہیں امیرِ اہلِ سنّت کے شبہ میں شہید کردیا۔ جب یہ حملہ ہوا تو میں اس وقت گاڑی سے کچھ ہی فاصلے پر موجود تھا۔

مہروز عطّاری: آپ نے ذکر کیا کہ گھر میں گیارھویں شریف کا معمول ہے، یہ سلسلہ کب سے جاری ہے؟

حاجی یعفور عطّاری: میرے والد صاحب کو اللہ پاک سلامت رکھے، ان کی عمر اس وقت تقریباً 85 سال ہے، ایک بار میں نے ان سے پوچھا کہ ہمارے گھر میں گیارھویں شریف کب سے ہورہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے تو یاد نہیں ہے۔ البتّہ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ ایک صدی (Century) سے زیادہ عرصے سے گیارھویں شریف کا بابرکت سلسلہ جاری ہے۔

مہروز عطّاری: ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کا ذہن کیسے بنا تھا؟

حاجی یعفور عطّاری: ہماری مسجد میں ایک نمازی تھے جو بڑے پکے سُنّی رضوی تھے اور مسجد میں بیان وغیرہ بھی کیا کرتے تھے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات سناتے تھے، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت کا تعارف کرواتے تھے۔ ان صاحب نے ایک بار کسی باعمامہ اسلامی بھائی کو دیکھ کر ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اسلامی بھائی نے بتایا: میں دعوتِ اسلامی والا ہوں اور ساتھ ہی دعوتِ اسلامی کا تعارف بھی کروایا۔ جب ان صاحب کو معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول اہلِ سنّت کی تحریک ہے تو انہوں نے اسلامی بھائی کو دعوت دی کہ آپ ہماری مسجد میں آکر درس وبیان کریں۔ اس اسلامی بھائی نے ہماری مسجد میں فیضانِ سنّت رکھ دی اور آکر اس میں سے درس دینے لگے، چند دن بعد کسی مصروفیت کے سبب اسلامی بھائی نے آنا چھوڑ دیا۔ ایک دن مجھے امام صاحب کے ذریعے معلوم ہوا کہ وہ اسلامی بھائی درس کے لئے نہیں آرہے تو جوش میں آکر میں نے درس شروع کردیا۔ اس طرح دعوتِ اسلامی سے وابستگی کا آغاز ہوا اور پھر جب ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا علم ہوا تو اس میں بھی حاضری شروع کردی۔

مہروز عطّاری: آپ کو دعوتِ اسلامی کی پہلی ذمہ داری کیا ملی؟

حاجی یعفور عطّاری: مجھے لاہور کے علاقے مزنگ کا علاقائی نگران بنایا گیا، 1990 یا 1991ء میں کراچی میں بچّوں بچیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ کا آغاز ہوا تو مرحوم سیّد عبدُالقادر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر میں کراچی حاضر ہوگیا۔ غالباً اس وقت کراچی میں 3 مدرسۃُ المدینہ تھے، یہاں مدرسۃُ المدینہ کا انداز دیکھ کر ہم نے لاہور میں مدرسۃُ المدینہ کی پہلی شاخ کا آغاز کیا، لاہور میں مدرسۃُ المدینہ کی مجلس کا پہلا رکن بھی میں تھا۔ اللہ پاک کے کرم سے آج لاہور میں تقریباً 400 کے لگ بھگ مدرسۃُ المدینہ قائم ہیں جن میں لگ بھگ 32 ہزار بچّے بچیاں پڑھتے ہیں۔

مہروز عطّاری: مرکزی مجلسِ شوریٰ میں آپ کی شمولیت کب اور کیسے ہوئی؟

حاجی یعفور رضا عطّاری: سن 2000ء میں جب پہلی بار مرکزی مجلسِ شوریٰ کا قیام ہوا تو امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس میں مجھے بھی شامل فرمایا۔

مہروز عطّاری: لاہور، KPK وغیرہ اپنے ریجن کے مختلف علاقوں

پر آپ کی گہری نظر ہے۔ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

حاجی یعفور رضا عطاری: مرکزی مجلسِ شوریٰ بننے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ افراد کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی دعوتِ اسلامی کا نظام چلتا رہے اور دین کی خدمت کا سلسلہ متأثر نہ ہو۔ 2001ء میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ پشاور میں سنّتوں بھرے اجتماع کے لئے تشریف لے گئے اور اس موقع پر آپ نے اس وقت کے صوبۂ سرحد کے لئے مجلسِ مشاورت بنائی جس کا نگران مجھے مقرر کیا گیا، اس سے پہلے بھی میں صوبۂ سرحد میں دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرتا رہا تھا۔ 2006ء میں دینی کام کے لئے ڈیرہ اسماعیل خان جاتے ہوئے گاڑی الٹنے کے سبب میری ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا، اسی وجہ سے میں نے سرحد مشاورت کی ذمّہ داری سے معذرت کرلی۔ لوگوں کی یہ رائے تھی کہ اب میں ساری زندگی بستر سے نہیں اُٹھ پاؤں گا۔ میرا ایک بڑا آپریشن ہوا اور اللہ پاک نے ایسا کرم فرمایا کہ حادثے کے صرف 2 مہینے بعد میں نے پھر سے دینی کاموں کی مصروفیات کا آغاز کردیا۔

مہروز عطاری: کسی کو دعوتِ اسلامی کی کوئی ذمّہ داری دیتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

حاجی یعفور رضا عطاری: شریعت کا حکم یہ ہے کہ ذمّہ داری صرف اہل افراد کو ہی دی جائے اس لئے سب سے پہلے اہلیت (Ability) دیکھی جائے گی۔ زمینی حقیقت (Ground Reality) یہ ہے کہ ہر کام کے لئے مطلوبہ اہلیت کے افراد نہیں مل پاتے، ہمارے یہاں کوئی ایسا ادارہ موجود نہیں جہاں نیکی کی دعوت کی تربیت ہو، "تَخَصُّص فِی الدَّعْوَۃ" کروایا جائے۔ دعوتِ اسلامی میں اسلامی بھائی پہلے ذیلی حلقہ، پھر حلقہ اور علاقہ اور اس طرح آگے درجہ بدرجہ (Step by Step) ترقی کرتے ہوئے دینی کاموں کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ذمّہ داری کے حوالے سے ایک اسلامی بھائی میں عموماً یہ باتیں دیکھی جاتی ہیں کہ وہ شریعت کا پابند، بااخلاق، تنظیمی ذہن رکھنے اور وقت دینے والا ہو وغیرہ۔

مہروز عطاری: آپ سمیت تمام اراکینِ شوریٰ کا ایک نمایاں وصف مسلسل جد و جہد اور ہمت نہ ہارنا ہے، یہ دولت کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟

حاجی یعفور رضا عطاری: ہمارے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ہستی ایک مثالی شخصیت (Roll Model) کے طور پر موجود ہے کہ آپ نہایت بلند حوصلہ ہیں۔ دینی کام کرنے سے نہ تھکتے ہیں، نہ ہار مانتے ہیں اور نہ ہی پیچھے ہٹتے ہیں۔ آج سے 40 سال پہلے آپ نے جس عزم کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا کام شروع کیا تھا، آج اس سے زیادہ عزم کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں۔ مایوسی کا لفظ تو گویا آپ کی ڈکشنری میں موجود ہی نہیں۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کو میرا مشورہ ہے کہ آپ امیرِ اہلِ سنّت کی شخصیت کا مطالعہ کریں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی زندگی سے بھی مایوسی کے سیاہ بادل چھٹیں گے اور امید کی نئی صبح طلوع ہوگی۔

مہروز عطاری: امیرِ اہلِ سنّت کی شخصیت کی کوئی ایسی نمایاں بات بتادیں جس سے ہمیں امید اور حوصلہ ملے؟

حاجی یعفور رضا عطاری: اتنی عظیم ہستی کی صرف ایک بات عرض کردیتا ہوں۔ امیرِ اہلِ سنّت کا بچپن دیکھیں، غریب گھرانے سے تعلق تھا، والد صاحب کوئی مشہور آدمی نہیں تھے اور آپ کے بچپن میں ہی ان کا انتقال ہوگیا، کچھ بڑے ہوئے تو بھائی بھی دنیا سے چلے گئے۔ ایسے موقع پر کئی افراد کی شخصیت (Personality) ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتی ہے، نشے میں مبتلا ہوجاتے ہیں، مایوس ہوجاتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت ان سب مشکل حالات کے باوجود آگے بڑھتے چلے گئے اور آج آپ کا مقام و مرتبہ ہمارے سامنے ہے۔

مہروز عطاری: آپ کے بیٹے بیٹیاں کتنے ہیں؟

حاجی یعفور رضا عطاری: دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور ان سب بچّوں کے نام امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے رکھے ہیں، دونوں بیٹوں کے نام "محمد" ہیں جبکہ پکارنے کے لئے ایک کا نام منصور رضا اور دوسرے کا جیلان رضا ہے۔

مہروز عطاری: کئی سال پہلے آپ کی ایک بچّی کی ویڈیو کافی مشہور ہوئی تھی، اس کے بارے میں کچھ بتادیں۔

حاجی یعفور رضا عطاری: میری بچّی جب تقریباً 41 گھنٹے کی تھی تو ایک اسلامی بھائی مجھے ملنے اسپتال آئے اور اس موقع پر انہوں نے میری روتی ہوئی بچّی کی وڈیو بنائی۔ بعد میں اسلامی بھائی نے وہ وِیڈیو دکھائی تو بچّی روتے ہوئے "اللہ، اللہ" کہہ رہی تھی۔

مہروز عطاری: آپ کے 2 بچّوں کو امیرِ اہلِ سنّت سے خصوصی نسبت بھی حاصل ہے۔ اسے بھی بیان فرمادیں۔

حاجی یعفور رضا عطاری: میرا چھوٹا بیٹا جیلان رضا اور چھوٹی بیٹی امیرِ اہلِ سنّت کے رضاعی پوتا پوتی جبکہ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے رضاعی بیٹا بیٹی ہیں۔

مہروز عطاری: پاکستان سے باہر کتنا سفر کیا ہے؟

حاجی یعفور رضا عطاری: دینی کاموں کے سلسلے میں تقریباً 35 ملکوں میں جانے کی سعادت ملی ہے۔ متحدہ عرب امارات (UAE)، سوڈان، عمان، انگلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، اٹلی، جرمنی، فرانس، سوئٹزرلینڈ، کوریا، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ملائیشیا وغیرہ۔

مہروز عطاری: آپ کا نام یعفور رضا کیسے ہوا؟

حاجی یعفور رضا عطاری: والدین نے میرا نام فیاض رکھا تھا۔ 1995ء میں چل مدینہ کے سفر کے دوران ہم مسجدِ نبوی شریف سے نکل کر زیارتوں کیلئے جارہے تھے۔ اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے مجھے ایک پرچی عطا فرمائی جس کا مفہوم کچھ یوں تھا: مسجدِ نبوی شریف میں "رِیَاضُ الْجَنَّۃ" میں حاضری کے موقع پر مجھے اس خوش نصیب دراز گوش (Donkey) کی یاد آئی جس کا نام یَعْفُور تھا۔ میرا دل کررہا ہے کہ میں کسی کو یعفور رضا کہہ کر پکاروں۔ آج سے میں حاجی فیاض کا نام محمد اور پکارنے کے لئے یعفور رضا رکھتا ہوں۔ یوں مجھے پیر و مرشد کی بارگاہ سے یہ نام عطا ہوا اور آج لوگ مجھے اسی نام سے جانتے ہیں۔

مہروز عطاری: آپ نے کیا کیا ذریعۂ معاش اختیار کیا ہے؟

حاجی یعفور رضا عطاری: گریجویشن کے بعد میں نے پولٹری فارمنگ، چکن سپلائی اور مختلف بزنس کئے۔

مہروز عطاری: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کے لئے آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

حاجی یعفور رضا عطاری: ایک مسلمان کیلئے سب سے پہلا فرض نماز ہے، اس میں کوتاہی ہرگز نہ کریں!

اللہ پاک ہمیں بھی ان کی طرح دینی کاموں کیلئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دو آڈیو پیغام

اللہ پاک اپنے نیک اور مخلص بندوں کی ہم نشینی اختیار کرنے اور ان سے دلی محبت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے ربّ کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے۔ (پ15، الکہف:28)

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اچھے ہم نشیں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: اچھا ہم نشیں وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ کی یاد دلائے، جس کی باتوں سے تمہارے نیک عمل میں اضافہ ہو اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(جامع صغیر، ص247، حدیث:4063)

معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں سے محبت اور ان کی ہم نشینی (یعنی صحبت) انتہائی ضروری ہے کیونکہ ان کی علم و حکمت سے بھری مختصر سی گفتگو بھی عمل میں اضافے، رضائے الٰہی کے حصول اور آخرت کی تیاری کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اَلحمدُلِلّٰہ آج کے اس پُرفتن دور میں بھی ایسی پاکیزہ ہستیاں موجود ہیں جن کی لمحہ بھر کی صحبت زندگی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے، گناہوں کے دلدل میں پھنسے لوگ ان کی نظرِ فیض اثر سے راہِ نجات پاکر کامیابی کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں۔ ان ہی ہستیوں میں ایک ہستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں، اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے مقدس جذبے کے تحت انہوں نے اپنے شب و روز دینِ اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیئے ہیں، آپ تالیف و تصنیف، مدنی چینل کے مختلف سلسلوں، عمومی و خصوصی مدنی مذاکروں اور سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں تک دین کا پیغام پہنچانے میں نہ صرف خود مصروفِ عمل ہیں، بلکہ نہ جانے کتنے خوش نصیب آپ کی برکت سے اس عظیم مقصد کے لئے کوشاں ہیں، آپ اپنے آڈیو اور ویڈیو پیغام کے ذریعے اپنے مریدین و متعلقین کو نیکی کی دعوت دیتے رہتے ہیں، 17 دسمبر 2021ء کو امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے درج ذیل دو آڈیو پیغام وائرل ہوئے:

1 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، "جمعہ مبارک ہو"، اَلحمدُلِلّٰہ میں اس وقت ہوائی جہاز میں بیٹھا ہوں اور بیرونِ ملک روانگی ہے، گواہ رہئے گا میں مسلمان ہوں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ اللہ کریم سے دونوں جہاں کی عافیت کا سوالی ہوں، بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں، دُرود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

2 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن میں امارات پہنچ گیا ہوں، گاڑی قیام گاہ کی طرف رواں دواں ہے، دعائے عافیت کا سوالی ہوں، جو مقصد لے کر آیا ہوں، مجھے اس نیک مقصد میں کامیابی حاصل ہو دُعا فرمایئے گا، اللہ کریم آپ سب کو بار بار میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے، حج نصیب کرے، بے حساب مغفرت آپ سب کا مقدّر، آپ کے والدین کا بھی مقدر، آپ کی آل اولاد کا بھی مقدّر ہو، نمازوں کی پابندی کرتے رہئے، دُرود شریف کی کثرت کرتے رہئے! حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ”تم مجھ پر دُرود بھیجو اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔“ (الکامل لابن عدی، 5/505)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

یہ دونوں پیغام سامنے رکھ کر تھوڑا سا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس ایک ڈیڑھ منٹ کی مختصر سی گفتگو میں آپ دامت برکاتُہمُ العالیہ ہمیں بہت کچھ سکھا گئے ہیں، میرے ناقص ذہن نے جو باتیں اخذ کیں وہ پیشِ خدمت ہیں:

1 گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”سلام گفتگو سے پہلے ہے۔“ (ترمذی، 4/321، حدیث: 2708) 2 سلام میں وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھی کہا جائے تاکہ نیکیاں زیادہ ملیں 3 جمعہ کی مبارک باد کا رواج ڈالا جائے کہ اِس سے جمعہ کی اہمیت مسلمانوں کے دلوں میں اجاگر ہوتی ہے 4 سواری پر سوار ہو کر شکر ادا کیا جائے کہ سُواری بھی ایک بڑی نعمت ہے 5 متعلقین کو اپنے حالات سے آگاہ رکھا جائے کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے 6 اپنے ایمان پر لوگوں کو گواہ بنالیا جائے کہ بروزِ قیامت اس گواہی کی بڑی اہمیت ہوگی 7 ایمان کے اظہار کے وقت کلمۂ طیّبہ بھی پڑھ لیا جائے 8 سفر و حضر کسی حالت میں دُعا ترک نہ کی جائے 9 اپنے ربِّ کریم سے دونوں جہاں کی عافیت مانگنی چاہئے کہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور جسے دنیا و آخرت میں عافیت مل گئی وہ کامیاب ہوگیا 10 بے حساب مغفرت کی دعا کرنی چاہئے 11 اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنے لئے دعا کروانی چاہئے، حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینۂ منورہ کے بچّوں سے فرماتے تھے کہ ”بچّو! دُعا کرو عمر بخشا جائے۔“ (فضائل دُعا، ص112) 12 کسی سے دعا کے لئے کہا جائے تو عجز و اِنکسار اختیار کیا جائے 13 خود بھی دُرودِ پاک کی کثرت کی جائے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائی جائے۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھو، بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔“ (جامع صغیر، ص87، حدیث: 1406) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ”اے لوگو! بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔“ (فردوس الاخبار، 2/471، حدیث: 8210) 14 اپنی گفتگو میں کچھ نہ کچھ عربی الفاظ بھی استعمال کئے جائیں کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبان بھی عربی ہے، قراٰن بھی عربی میں نازل ہوا اور اہلِ جنّت کی زبان بھی عربی ہوگی 15 سفر میں اپنے لئے بھی دعا کریں اور اپنے متعلقین کے لئے بھی کہ سفر میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اللہ کریم امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتُہمُ العالیہ جیسے رہبر و راہنما کو سلامت رکھے کہ مختصر سے کلام میں کیسی قیمتی باتیں سمجھا گئے۔

مشہور صوفی بزرگ مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(یعنی اولیائے کرام کی لمحہ بھر کی صحبت سو سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

مولانا سیّد ابو طلحٰہ محمد سجاد عطاری مدنی

(شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ کراچی / مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

مِرگی کے دوروں کا ایک جائزہ
(An overview of epileptic seizures)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطاریہ*

مرگی (Epilepsy) کیا ہے؟

بغیر کسی خاص بیماری کے دو بار دورہ پڑ جائے تو اس کو مرگی کہتے ہیں۔ بغیر کسی بیماری کا مطلب ہے: بغیر کسی بخار یا سر کی چوٹ لگے دورہ پڑ جائے۔

مرگی کا دورہ دماغ میں برقی خلل کی وجہ سے شروع ہوتا ہے جو سارے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور یہ اس بات پر منحصر ہے کہ مرگی کی بیماری دماغ کے کس حصے میں واقع ہے۔ دورے مختلف طرح کے ہوتے ہیں، مثلاً (1) غیر حاضر دورہ (Absence Seizure): یہ بچّے محسوس کرتے ہیں جیسے وہ خلا میں تیر رہے ہوں یا دن میں خواب دیکھ رہے ہوں (2) سادہ جزوی دورہ (Simple Partial Seizure): اس میں بچہ ایسی آواز سنے گا جس کا کوئی وجود نہیں یا پھر جسم کے کسی بھی ایک حصے (مثلاً بازو وغیرہ) میں جھٹکا محسوس کرے گا (3) شدید تشنجی دورہ (Seyere Tonic Clonic seizure): اس دورے سے بچہ زمین پر گر کر بل کھانے لگتا ہے، ایک شدید دورے کے بعد بچہ اپنا ہوش کھو سکتا ہے۔

وجوہات (Causes):

مرگی کسی چوٹ، زخم، ٹیومر، نشہ، دماغ میں خون کی رگوں کے آپس میں الجھنے یا دماغی کمزوری کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اگرچہ مرگی کی ظاہری وجہ اکثر نظر نہیں آتی، اور یہ بیماری عموماً بچّوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

تشخیص (Diagnosis):

ایک بار کے دورے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے بچّے کو مرگی ہے۔ جن بچّوں کو دورہ پڑتا ہے ان میں سے نصف تعداد کو دوبارہ کبھی نہیں پڑتا اور دوسرا دورے پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اب آئندہ بھی دورے پڑنے کا امکان زیادہ ہے لہٰذا

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

فوری طور پر اس بیماری کی تشخیص کے لئے ٹیسٹ کروایا جائے۔ عام طور پر اس کے لئے EES (ایک دماغی ٹیسٹ جس کے ذریعے دماغ کا برقی خلل جانچا جاتا ہے) اور دماغ کے دوسرے ٹیسٹ مثلاً CT Scan اور MRI scan ہیں جن کے ذریعے دماغ میں موجود ٹیومر یا انفیکشن وغیرہ کی جانچ ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ خون کے ٹیسٹ بیماری کی نوعیت کے حساب سے ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ تر تشخیص جسمانی علامات Physical Signs سے ہوتی ہے کہ مریض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے، منہ سے جھاگ نکلتا ہے اور زبان دانتوں تلے آ کے کٹ جاتی ہے۔ مرگی مختلف کیفیات کی علامت ہے۔ دماغی مرض یا اعصابی خرابی کی تقریباً سبھی صورتیں مرگی کا حصہ بن سکتی ہیں، اس مرض میں مبتلا بعض مریضوں کو ایسی خوشبو آتی ہے جو حقیقت میں موجود نہیں ہوتی لیکن وہ محسوس کرتے ہیں، اسی طرح بعض لوگوں کو کچھ غیر موجود چیزیں نظر آتی ہیں بعض لوگوں کو چند لمحوں کے لئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے پاؤں پر چیونٹیاں چل رہی ہیں جو سر تک پہنچ رہی ہیں۔ یہ سب علامات ایک مریض میں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں جو دماغ کے مخصوص حصے سے شروع ہوتی ہیں، اس طرح کی علامات والے مریض کی تشخیص مشکل ہوتی ہے۔

علاج:

مرگی کی کچھ اقسام کا دواؤں کے ذریعے علاج ممکن ہے، کچھ میں خاص خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور چند ایک میں سرجری کی جاتی ہے۔ دورے کی حالت میں سر اونچا رکھیں اور دانتوں کے درمیان کوئی نرم چیز جیسے روئی کا ایک بال بنا کر رکھ دیں تاکہ زبان دانتوں میں آکر زخمی نہ ہو، مریض کو الٹی کروٹ لٹا دیں اور دورہ ختم ہو جانے کی صورت میں مریض کو سیدھا کر کے آرام سے لٹا دیں۔ زیادہ تر مریض دوائی کی پہلی خوراک سے ہی بہتر ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اگر پہلی صورت میں علاج کار گر ثابت نہ ہو تو ڈاکٹر دوا کو بدل سکتا ہے اور کوئی دوسری دوا شامل کر سکتا ہے اور کچھ بچوں کو سرجری کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ بعض بچوں کے دورے عمر بڑھنے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں جبکہ بعض کو ساری عمر دوا کھانی پڑتی ہے، دورے پر قابو پانا علاج کی طرف پہلا قدم ہے۔

محترم قارئین! مرگی قابلِ علاج مرض ہے، اگر بروقت علاج کیا جائے تو اس کا مریض بھی ایک نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی کئی معروف شخصیات ہیں جنہیں یہ مرض لاحق ہوا تھا مگر پھر بھی انہوں نے تاریخ میں اپنا نام بنایا اس لئے اس بیماری کے مریض اپنا مکمل علاج کرائیں اور اپنی سرگرمیاں معمول کے مطابق جاری رکھیں سوائے ڈرائیونگ، آگ اور پانی کے بہت قریب جانے کے۔ ایک اندازہ ہے کہ دنیا بھر میں اس مرض میں مبتلا افراد کی تعداد 50 لاکھ کے قریب ہے نیز ترقی پزیر ممالک میں اس مرض کی شرح زیادہ ہے شاید اس کی وجہ پیدائشی پیچیدگیاں اور انفیکشن ہے۔

مرگی کے 3 روحانی علاج:

1. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ 66 بار روزانہ پڑھ کر مرگی کے مریض پر دم کیجئے اِنْ شَآءَ الله فائدہ ہو گا۔ (مدتِ علاج: تا حصولِ شفا)

2. یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ 40 بار ایک سانس میں پڑھ کر جسے مرگی کا دورہ پڑا ہو اُس کے کان میں دم کیجئے، اِنْ شَآءَ الله فوراً ہوش میں آجائے گا۔

3. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ سُورۃُ الشَّمس پڑھ کر مرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بہت مفید ہے۔

(بیمار عابد، ص36)

الله کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو مرگی سمیت تمام امراض سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

فوبیا کیا ہے؟

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

فوبیا ایک قسم کی گھبراہٹ (Anxiety) کی بیماری ہے جس میں ایک شخص کسی چیز، جگہ، صورتِ حال، احساس یا پھر کسی جانور سے اس قدر خوف رکھتا ہے کہ اس کی روزمرہ کی زندگی متأثر ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں وہ ذہنی طور پر مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

فوبیا کی کیفیت اس وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی شخص کسی صورتِ حال میں حد سے زیادہ اور غیر ضروری خطرہ محسوس کرتا ہے حالانکہ وہ صورتِ حال در حقیقت خطرے سے خالی ہوتی ہے۔

اگر فوبیا شدت کی صورت اختیار کرتا ہے تو مریض اپنی روزانہ کی روٹین ہی اس طرح ترتیب دیتا ہے کہ جس چیز سے اسے گھبراہٹ ہوتی ہے اس کا سامنا ہی نہ کرنا پڑے۔ یوں اس کی روزانہ کی روٹین ایک محدود صورت اختیار کر لیتی ہے جس سے مریض کو سخت ذہنی کوفت ہوتی ہے۔

فوبیا کی اقسام:

یوں تو ان چیزوں کی تعداد بے شمار ہے جن سے لوگوں کو فوبیا ہوتا ہے لیکن بنیادی طور پر فوبیا کی دو بڑی قسمیں ہیں:

1 مخصوص یا سادہ فوبیا اور 2 پیچیدہ فوبیا۔

1 مخصوص یا سادہ فوبیا:

فوبیا کی اس قسم میں مریض کو کسی ایک یا مخصوص چیز سے ہی خوف آتا ہے۔ اس قسم کا فوبیا عموماً بچپن یا لڑکپن میں شروع ہوتا ہے اور جوں جوں عمر بڑھتی ہے تو کچھ مریضوں کا فوبیا کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

مخصوص فوبیا کی عمومی مثالیں: جانوروں کا ڈر جیسے کتا، بلی، سانپ، مکڑی یا چوہے۔ ماحولیاتی عناصر کا ڈر جیسے اونچائی، گہرا پانی، جراثیم۔ صورتِ حال کا ڈر جیسے ڈاکٹر کے پاس جانا، جہاز کا سفر۔ جسم سے متعلقہ اشیاء کا ڈر جیسے خون، قے، ٹیکہ لگوانا۔

2 پیچیدہ فوبیا:

فوبیا کی یہ قسم زیادہ سخت ہے جو کہ مریض کو ایک لحاظ سے مفلوج اور ناکارہ کر دیتی ہے کہ نارمل زندگی گزارنا مریض کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ پیچیدہ فوبیا عموماً جوانی میں شروع ہوتا ہے اور اس کا تعلق کسی گہرے خوف سے ہوتا ہے جس کا تجربہ مریض کو کسی مخصوص صورتِ حال میں ہوا ہوتا ہے۔

پیچیدہ فوبیا کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

(ا) ایگورافوبیا (Agoraphobia): اس قسم میں مریض کو عموماً کھلی جگہوں، مجمع والی جگہوں، اکیلے پن اور پبلک ٹرانسپورٹ

*ماہر نفسیات، U.K

میں سفر کرنے سے ڈر لگتا ہے۔ مریض کو یہی خیال آتا ہے کہ اگر کچھ ہو جاتا ہے تو میں یہاں سے جان بچا کر کیسے بھاگوں گا۔ یہ خیال اور سوچ اس قدر حاوی ہو جاتی ہے کہ مریض کو سخت گھبراہٹ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور بعض صورتوں میں Panic attack کی کیفیت بن جاتی ہے اور مریض کو لگتا ہے کہ اب اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ لہٰذا اس قسم کا مریض عموماً ایسی جگہوں سے کتراتا ہے جس سے اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

(۲) سوشل فوبیا (Social phobia): اس قسم میں مریض کو دوسرے لوگوں کا سامنا کرنے سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ دوسرے لوگوں سے بات کرنے یا کسی مجمع میں بیان کرنے سے مریض کو سخت گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مریض کو یہی خیال ستاتا رہتا ہے کہ وہ کوئی غلطی کر دے گا جس کی وجہ سے اس کی بے عزتی ہو گی اور لوگ اس کا مذاق اڑائیں گے۔ سوشل فوبیا کے بعض مریض اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ لوگوں سے میل جول بالکل ترک کر دیتے ہیں جس سے ان کی زندگی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔

فوبیا کی علامات اور اس کی تشخیص:

فوبیا ایک قسم کی گھبراہٹ کی بیماری ہے، نارمل صورتِ حال میں ہو سکتا ہے کہ مریض میں گھبراہٹ کی کوئی علامت نہ پائی جائے لیکن جیسے ہی مریض کا سامنا ایسی چیز سے ہو یا مریض اس حوالے سے گمان بھی کرے جس سے اس کو فوبیا ہے تو ایسی صورت میں مندرجہ ذیل علامات پائی جا سکتی ہیں: چکر آنا، لڑکھڑاہٹ (کہ میں گرنے لگا ہوں)، متلی، پسینہ، دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا، سانس کا پھول جانا، بدن میں کپکپاہٹ، معدے کی خرابی۔

فوبیا کی تشخیص کوئی مشکل امر نہیں۔ مریض خود ہی جانتا ہے کہ اس کے ساتھ خوف کا مسئلہ ہے۔ لیکن بعض اوقات مریض کسی ماہرِ نفسیات سے رجوع نہیں کرتا اور وہ اپنے آپ کو فوبیا سے متعلقہ چیزوں سے دور رکھتا ہے اور یوں اپنی زندگی کو مزید مشکل سے دوچار کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے کہ فوبیا سے متعلقہ چیزوں سے کتراتے رہنا آپ کے فوبیا میں مزید اضافے کا ہی سبب بنے گا۔ اگر آپ کسی بھی قسم کے فوبیا کا شکار ہیں تو جلد سے جلد کسی ماہرِ نفسیات یا اپنے فیملی ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

فوبیا کا علاج:

خوش آئند بات یہ ہے کہ تقریباً ہر قسم کے فوبیا کا مکمل علاج موجود ہے۔ مخصوص یا سادہ قسم کے فوبیا کا علاج گریڈڈ ایکسپوزر (Graded exposure) کے ذریعے ممکن ہے، اس میں مریض کو آہستہ آہستہ کم خوف سے لے کر زیادہ خوف والی کیفیت سے دوچار کیا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اس طریقۂ علاج کو ڈی سینسیٹائزیشن (Desensitization) یا سیلف ایکسپوزر تھراپی (Self-exposure therapy) کا نام دیا جاتا ہے۔ عموماً یہ تھراپی مریض کسی Psychotherapist کے ساتھ کرتا ہے لیکن بعض صورتوں میں مریض خود بھی اپنی مدد آپ کے تحت اپنا علاج کر سکتا ہے۔ اس کے لئے مختلف قسم کے "اپنی مدد آپ کے پروگرام" (Self-help programs) میسر ہیں لیکن مریض کو چاہئے کہ ڈاکٹر سے رجوع کئے بغیر خود علاج میں ہاتھ نہ ڈالے۔

پیچیدہ قسم کے فوبیا کے علاج میں تھوڑی زیادہ دیر لگتی ہے اور عموماً اس میں کاؤنسلنگ، سائیکو تھراپی اور سی بی ٹی (Cognitive behavioral Therapy) کا سہارا لیا جاتا ہے۔ فوبیا کے علاج میں عموماً دوائی استعمال نہیں کی جاتی لیکن بعض مریضوں میں اگر گھبراہٹ بہت زیادہ ہو تو ایسی صورت میں کبھی کبھی گھبراہٹ کو کم کرنے کے لئے ڈاکٹر ایک مخصوص مدت تک دوائی تجویز کرے گا۔

اللہ کریم ہمیں ہر طرح کے خوف و خطر سے محفوظ رکھے اور علم کی باتیں دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قراٰن سے دس اسمائے مصطفےٰ

ہمشیرہ سمیعُ اللہ (درجۂ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ گرلز، سیالکوٹ)

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذاتی اسمِ گرامی "محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" ہے اور محمد کا معنیٰ ہے: "جس کی بار بار تعریف کی گئی ہے"، خود اللہ پاک نے آپ کی ایسی تعریف کی ہے جو کسی اور نے نہیں کی۔ اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو متعدد مقامات پر صفاتی ناموں سے مخاطب فرمایا ہے، جسے کسی سے محبت ہو وہ اپنے محبوب کو اس کے اوصاف سے مخاطب کرتا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ جس طرح اللہ پاک کے صفاتی اسماء تقریباً ایک ہزار ہیں، اسی طرح حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھی تقریباً ایک ہزار صفاتی اسماء ہیں، اب یہاں قراٰنِ مجید سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دس اسماء پیش کئے جاتے ہیں۔

1 **مُحمّد:** قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (پ22، الاحزاب:40) 2 **احمد:** عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنے زمانے کے لوگوں کو یہ بشارت دی کہ میرے بعد ایک رسول آئیں گے جن کا نام "احمد" ہے۔ (پ28، الصف:6) 3 **مُزّمِّل:** ایک مرتبہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے تو اس حالت میں آپ کو ندا دی گئی۔ (صراط الجنان، 10/ 410 ماخوذ) 4 **مُدّثّر:** اس کا معنیٰ ہے چادر اوڑھنے والا۔ قراٰنِ پاک میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس وصف سے مخاطب کیا گیا۔ (صراط الجنان، 10/ 427 ملخصاً) 5 **طٰہٰ:** یہ حروفِ مقطعات میں سے ہے، مفسرین نے اس حرف کے مختلف معنیٰ بھی بیان کئے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ "طٰہٰ" تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسماءِ مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔ (صراط الجنان، 6/173) 6، 7 **رؤف، رحیم:** اللہ پاک نے قراٰنِ کریم کے پارہ 11، سورۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ان دو ناموں سے مشرف فرمایا۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں بھی رؤف و رحیم ہیں اور آخرت میں بھی۔ (صراط الجنان، 4/ 274 ماخوذ) 8 **یٰسٓ:** اس کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسماءِ مبارکہ میں سے ایک اسم ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے جو "یٰسین" اور "طٰہٰ" نام رکھنے کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ نام رکھنا منع ہے، کیونکہ یہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایسے نام ہیں، جن کے معنیٰ معلوم نہیں، ہو سکتا ہے ان کا کوئی ایسا معنیٰ ہو، جو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے خاص ہو۔

نوٹ: جن حضرات کا نام "یٰسین" ہے وہ خود کو "غلام یٰسین" لکھیں اور بتائیں اور دوسروں کو چاہئے کہ اسے "غلام یٰسین" کہہ کر بلائیں۔

(صراط الجنان، 8/ 220 ماخوذ)

9 **شاہد:** قراٰنِ کریم کے پارہ 22، سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 45 میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "شاہد" بھی فرمایا گیا ہے۔ شاہد کا ایک معنیٰ ہے حاضر و ناظر یعنی مشاہدہ فرمانے والا اور ایک معنیٰ ہے گواہ۔ (صراط الجنان، 8/ 56 ماخوذ) 10 **مبشر:** اس نام مبارک میں سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصف بیان کیا جا رہا ہے کہ آپ ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری دینے والے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، 8/ 59 ماخوذ)

آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصافِ جمیلہ سے ہمیں بھی مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

نمازِ ظہر پر پانچ فرامینِ مصطفےٰ

بنتِ محمد اکرم (ایم اے، بے نظیر یونیورسٹی، گلشن معمار، کراچی)

یوں تو نمازِ پنجگانہ پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر نماز کے جداگانہ فضائل بھی ہیں، بے شک ہر نماز کی اپنی الگ حیثیت ہے، اسی طرح نمازِ ظہر بھی اپنے پڑھنے والوں کے لئے برکتوں اور فضیلتوں کی نوید لئے ہوئے ہے۔

ظہر کا ایک معنیٰ ہے: ظَہِیرَۃ (یعنی دوپہر) چونکہ یہ نماز دوپہر کے وقت

پڑھی جاتی ہے، اس لئے اسے ظہر کی نماز کہا جاتا ہے۔ (فیضان نماز، ص114)

حضرت سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم کی بجاآوری کے دوران اپنے فرزند کی جان محفوظ رہنے اور دُنبہ قربانی کرنے کے شکریہ میں ظہر کے وقت چار رکعتیں ادا کیں تو یہ نمازِ ظہر ہو گئی۔

(شرح معانی الآثار، 1/226، حدیث:1014)

ظہر کے وقت عام طور پر لوگ اپنے کام کاج، کاروبار، دفاتر وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں اور گھریلو خواتین گھر کے کام اور کھانا بنانے میں مصروف ہوتی ہیں، اس طرح کی مصروفیات کو لے کر نماز میں سستی کرنا درست نہیں، بلکہ اپنے شیڈول کو اس طرح ترتیب دیں کہ نماز کا حرج نہ ہو۔

نمازِ ظہر کی اہمیت پر چند فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے: (1) امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں۔ (معجم اوسط، 4/386، حدیث:6332) (2) حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب ظہر سے پہلے چار سنّتیں نہ پڑھ پاتے تو انہیں بعد میں (یعنی ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد) پڑھ لیا کرتے تھے۔ (ترمذی، 1/435، حدیث:426) (3) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی، اس کیلئے جنّتِ عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا، جتنا ایک سدھایا ہوا (یعنی تربیت یافتہ) تیز رفتار، عمدہ نسل کا گھوڑا پچاس سال میں طے کرتا ہے۔ (شعب الایمان، 7/138، حدیث:9761) (4) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی، اس کے لئے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنّتُ الفردوس میں ستر درجات کی بلندی ہے۔ (شعب الایمان، 7/138، حدیث:9761) ہماری اکثریت نوافل اس لئے چھوڑ دیتی ہے کہ انہیں نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں ہے، لیکن یہ محرومی ہے۔ (5) نمازِ ظہر کی سنتیں اور نوافل پڑھنے کی بھی کیا ہی زبردست فضیلت ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار (یعنی دو سنت اور دو نفل) پر محافظت کی، اللہ پاک اس پر (جہنم کی) آگ حرام فرمادے گا۔ (ترمذی، 1/436، حدیث:428)

سُبْحٰنَ اللہ! ہر نماز ہمارے لئے اللہ پاک کا تحفہ اور نعمت ہے جس میں ہمارے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، اللہ پاک ہمیں پانچ وقت کا نمازی بنائے اور وقت پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

ماہنامہ فیضان مدینہ پر ایک تجزیہ

بنتِ افتخار (مدرسۃ المدینہ بالغات، بمبئی کالونی، ہند)

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے دین کی خدمت اور تبلیغ واشاعت میں جس بھی شعبے میں قدم رکھا، اللہ کی رحمت شاملِ حال رہی۔ اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم نے دعوتِ اسلامی کو وہ کامیابی عطا فرمائی جس کا نظارہ عالَم پر آشکار ہے۔

دعوتِ اسلامی کی طرف سے امت کے لئے بہترین تحفہ اور علمِ دین کا خزانہ "ماہنامہ فیضان مدینہ" ہے۔

علم حاصل کرنے کا بہت ہی بہترین ذریعہ کتابوں کا مطالعہ کرنا ہے۔ انسان کا بہترین دوست کتاب ہوتی ہے بشرطیکہ وہ کس قسم کی کتاب سے دوستی کرتا ہے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں جہاں الیکٹرونک میڈیا نے تباہی مچائی ہے، وہاں ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی فحاشی و بے حیائی پھیلائی جا رہی ہے۔ کئی ایسے ناولز پڑھنے والے لوگ ہیں جو باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ ایسے ناولز اور ڈائجسٹ وغیرہ کی بکنگ کرواتے اور انہیں پڑھتے ہیں کہ جن میں رومانی مضامین، فحش و بے حیائی، جھوٹ اور کردار کو بگاڑنے والی تحریریں ہوتی ہیں۔ الامان والحفیظ

لہٰذا معاشرے کو ضرورت تھی اس بات کی کہ جو طبقہ علم دوست تو ہے مگر علمِ دین کی دولت سے کچھ دور ہے ان کو ایسا لٹریچر دیا جائے جو ان کو سیدھا راستہ دکھائے۔ ماہنامہ فیضان مدینہ میں کیا کیا ہوتا ہے؟ اس میں مفتیانِ کرام کے قراٰن وحدیث پر مشتمل کالمز ہوتے ہیں، آپ کے ضروری مسائل کے حل کیلئے "دارُالافتاء اہلِ سنّت" کے فتاویٰ جات بھی ہوتے ہیں، بچّوں کے لئے دلچسپ کہانیاں اور تاجروں کے لئے راہنمائی حاصل کرنے کا معلوماتی کالم "احکامِ تجارت" جبکہ خواتین کیلئے خصوصی طور پر ان کے مسائل کا حل بھی موجود ہوتا ہے۔ یہ ماہنامہ رنگین شمارہ اور سادہ شمارہ میں دستیاب ہے۔ آپ گھر بیٹھے سال بھر کی بکنگ کرواسکتے ہیں۔ یہ ماہنامہ خوبصورت کلرنگ کی وجہ سے آنکھوں کو بھاتا ہے اور اس کے مضامین پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس کی ایک اور بہترین چیز یہ ہے کہ اس میں مختلف عنوانات پر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو لکھنے کا موقع بھی دیا جاتا ہے، پھر جس کی تحریر بہترین ہو، اسے سلیکٹ کر کے اس ماہنامہ کی زینت بنایا جاتا ہے۔ اسلامی بہنوں کی یہ تحریرات بھی مدینہ مدینہ ہوتی ہیں، ہماری بہنوں میں چھپی ہوئی صلاحیت و قابلیت اس پیارے پیارے ماہنامہ کے ذریعے ظاہر ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ عورت ناقصہ ہوتی ہے، مگر سچ کہئے تو نگاہِ مرشد کے فیض سے ہم ناقصاؤں کی تحریر کے ذریعے کتنے لوگ کامل راستے پر چلیں گے، اس کا ہم اندازہ نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ہم سب کو اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کر کے لکھنا چاہئے۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ (مسلم، ص1311،

حدیث:2406)وہ لوگ قابلِ رشک ہیں جنہوں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جاری کروایا کیونکہ وہ اس کے ذریعے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا کثیر ثواب اکٹھا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اس ثواب کے ہم بھی حق دار بن سکتے ہیں وہ اس طرح کہ ہم اس کی دعوت کو عام کریں اور دیگر لوگوں کو اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائیں خصوصاً شخصیات (ٹیچرز، ڈاکٹرز اور دیگر دنیاوی شعبہ جات سے منسلک افراد) تک اس کی دعوت کو پہنچائیں کیونکہ یہ شخصیات کثیر لوگوں سے وابستہ ہوتی ہیں جب ان تک اچھا لٹریچر پہنچے گا تو یہ اپنے سے وابستہ افراد کو بھی اس کے مطالعے کی ترغیب دلائیں گے یوں نیکی کی دعوت کا دائرہ وسیع ہوتا جائے گا، علمِ دین پھیلتا جائے گا جس کے نتیجے میں باکردار معاشرہ وجود میں آئے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔ لہٰذا عزم کرلیجئے کہ اس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو گھر گھر پہنچانا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر

یاربّ! جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 112 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **کراچی:** احمد علی، عبد الباسط، حذیفہ حسین عطاری، شاف عطاری، محمد اریب، سمیر رضا، وقار عطاری، وقار یونس، راؤ فرحان، مدثّر مرید، احمد رضا۔ **لاہور:** جمیل الرحمٰن عطاری، فرحان مصطفیٰ عطاری، سفیان مصطفیٰ عطاری، محمد فیاض، مبشر رزاق۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطاری، احمد رضا، سعید سلیم عطاری، شاکر حسین عطاری۔ **حیدرآباد:** نعمان سلیم عطاری، ضمیر عطاری، غلام نبی۔ **گجرات:** عبد السبحان عطاری، امجد احسان۔ **گوجرانوالہ:** محمد فیضان رضوی، عثمان رضا۔ **جہلم:** منیر احمد عطاری، وسام عطاری **متفرق شہر:** منیر حسین عطاری مدنی (فیصل آباد) نصر اللہ عطاری (اسلام آباد)، طاہر فاروق (سیالکوٹ)، عبد القدیر عطاری (اوکاڑہ)، محمد حسین صدیق (بہاولپور)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: **کراچی:** اُمِّ قبیصہ عطاریہ، بنتِ اسحاق، بنتِ جاوید، بنتِ محمد حسین مدنیہ، بنتِ عابد حسین، بنتِ عابد، بنتِ محمد عدنان، بنتِ منصور، بنتِ صادق عطاریہ، بنتِ رضوان عطاریہ، اُمِّ ورد عطاریہ، بنتِ شہزاد حسین، بنتِ اکرام عطاریہ، بنتِ ابراہیم۔ **سیالکوٹ:** بنتِ محمد یوسف، بنتِ اعجاز عطاریہ، بنتِ محمد اقبال، بنتِ رمضان، بنتِ شیر حسین، بنتِ طارق عطاریہ، بنتِ ایمان طاہر، بنتِ فیض، بنتِ مبارک علی، بنتِ محمود رضا انصاری، بنتِ منظور حسین، بنتِ منیر حسین عطاریہ، ہمشیرہ سمیع اللہ، بنتِ شبیر، بنتِ عبد الرزاق، بنتِ محمد شفیق، بنتِ منور حسین، بنتِ عبد العزیز عطاریہ، بنتِ منیر احمد۔ **واہ کینٹ:** بنتِ شاہنواز، بنتِ آصف جاوید، بنتِ شوکت۔ **گجرات:** بنتِ شبیر احمد، بنتِ منور حسین۔ **متفرق شہر:** بنتِ اشرف عطاریہ (گوجرہ)، بنتِ فیصل (فیصل آباد)، بنتِ حسن عطاریہ (ساہیوال)، بنتِ رفیق عطاریہ (اوکاڑہ)، بنتِ محمد اقبال (لاہور)، بنتِ امین عطاریہ (محراب پور)، بنتِ دلپذیر (کشمیر) **اوورسیز:** بنتِ حلیم قریشی (بیلجیئم)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 مارچ 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کردیئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے جون 2022ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 مارچ 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں دھاتوں کا بیان 2 نمازِ عشا کی اہمیت و فضیلت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ 3 قبولیتِ دعا کے 15 مقامات

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مفتی نوید سبحانی (دارُالافتاء گلزارِ مدینہ مسجد، لاری اڈا، سرگودھا): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے کچھ شمارے نظر سے گزرے، ماشآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کی ایک قابلِ تحسین کاوش ہے، اس کے مضامین مختصر مگر جامع اور عام فہم ہیں، بالخصوص شرعی مسائل کے مضامین عوام و خواص کے لئے انتہائی مفید ہیں، اللہ تعالیٰ اس سعی کو اپنی بارگاہِ لَمْ یَزَل میں قبول فرمائے اور مزید ترقیاں عطا فرمائے، اٰمین۔

2 بنتِ محمد یوسف مدنیہ (جامعۃُ المدینہ گرلز، سیالکوٹ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک منفرد اور دلچسپ انداز میں شائع ہونے والا ماہنامہ ہے، اس میں دی گئی سرخیاں اسے مزید دلچسپ اور پُرشوق بنا دیتی ہیں، اس کا جس قدر مطالعہ کریں اتنی ہی زیادہ تشنگی بڑھتی جاتی ہے، اس کا ہر سلسلہ اپنی مثال آپ ہے مگر سلسلہ "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" بہت نمایاں اہمیت رکھتا ہے، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو خوب ترقی عطا فرمائے، آمین۔

متفرق تأثرات

3 مجھے کسی واٹس اپ گروپ کے ذریعے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ملا، جسے میں نے صرف 1 گھنٹے میں پورا پڑھ لیا، میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس اپ نمبر 03012619734 پر رابطہ کیا اور ان سے پوچھا کہ مجھے اور ماہنامے مل جائیں گے؟ تو انہوں نے مجھے اور ماہنامے سینڈ کر دیئے، میں نے دو دن میں 2 اور ماہنامے پورے پڑھ لئے، انہیں پڑھ کر مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا، مجھے بہت مزہ آیا اور میں نے اسے بہت معلوماتی میگزین پایا۔ (محمد حذیفہ حسین، قائد آباد کراچی) 4 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہترین ماہنامہ ہے، اس کے ذریعے سے ہمیں دنیا و آخرت کے معمولات کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (محمد علی، کراچی) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں حدیثِ پاک یا صحابی وغیرہ کے قول کے عربی الفاظ بھی شامل کئے جائیں۔ (محمد شرجیل، میانوالی) 6 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے، اس میں مجھے "جانوروں کی سبق آموز کہانیاں" سلسلہ بہت اچھا لگتا ہے، بالخصوص "ننھے میاں کی کہانی" تو مجھے بہت بہت بہت اچھی لگتی ہے، جب ماہنامہ گھر پر آتا ہے تو میں رات کو ہی کہانی پڑھ لیتا ہوں، اکثر ہم بھائیوں میں یہ اختلاف ہو جاتا ہے کہ پہلے میں پڑھوں گا، پہلے میں پڑھوں گا۔ (عبید رضا عطاری، طالبِ علم مدرسۃُ المدینہ سرائے عالمگیر، پنجاب) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی مثال آپ ہے، اس میں مجھے سلسلہ "نئے لکھاری" سب سے زیادہ پسند ہے اور میں مضمون لکھنے کی کوشش بھی کرتی ہوں۔ (بنتِ اللہ بخش، ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہت ہی اچھا میگزین ہے جس سے دینی و دنیاوی، روحانی و طبی معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ موجودہ اسلامی مہینے کے بارے میں بھی معلومات ملتی ہیں، مفتیانِ کرام کے فتووں سے بھی کافی علمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے۔ (اُمِّ ابوبکر، ڈویژن ذمہ دار، ڈیلاس (Dallas)، امریکہ) 9 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" واقعی مدینے پاک کا فیضان ہے جس کو ہر ماہ پڑھ کر نہ صرف ہمارے علم میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ یہ ہماری روح تک کو سیراب کر رہا ہے، اللہ پاک اس فیضان کو جاری و ساری رکھے، اٰمین۔ مدنی چینل کے پروگرام "کُھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے" میں آنے والے اشفاق بھائی، سلمان بھائی اور خالد بھائی کے بھی باری باری انٹرویو شامل کرنے کی عرض ہے۔ (بنتِ حاجی شیر محمد، پنڈی گھیب)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

آقا کے مہینے میں دُرود کی کثرت کیجئے

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

"شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللهِ"

یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رَمضان اللہ کا مہینا ہے۔[1]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شعبان المعظم کو اِس لئے اپنا مہینا فرمایا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس مہینے میں نفل روزے رکھا کرتے تھے اور رمضانُ المُبارک کو اِس لئے اللہ پاک کا مہینا فرمایا کہ اسی نے اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔[2]

پیارے بچّو! شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے، اس مہینے کو آقا کا مہینا اور درود شریف پڑھنے کا مہینا بھی کہتے ہیں۔ غنیۃ الطالبین میں ہے: شعبان المعظم میں حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود بھیجنے کا مہینا ہے۔[3]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی ماہِ شعبان میں ذکر و اذکار، تلاوتِ قراٰن اور نفل روزوں کی کثرت کرتے تھے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شعبانُ المعظم کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام تلاوتِ قراٰن میں مصروف ہو جاتے اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے۔[4]

پیارے بچّو! اس مہینے میں ایک بڑی ہی پیاری رات آتی ہے جسے "شبِ براءت" کہتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندے اس رات میں بھی خُوب اللہ کریم کی عبادت کرتے ہیں جیسا کہ آج سے تقریباً ساڑھے 11 سو سال پہلے وفات پانے والے بزرگ حضرت محمد بن اسحاق مکی فاکہی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: شبِ براءت میں مکۂ مکرمہ کے لوگ مسجدِ حرام شریف میں آتے، نماز ادا کرتے، خانہ کعبہ کا طواف کرتے، ساری رات جاگ کر صبح تک عبادت اور تلاوتِ قراٰن میں مصروف رہتے، آبِ زم زَم پیتے، اس سے غسل کرتے، اپنے مریضوں کے لئے محفوظ کر لیتے اور اِن اعمال کے ذریعے اس رات کی برکتیں سمیٹتے تھے۔[5]

اچھے بچّو! آپ بھی اس رات میں غسل کریں، اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اس رات دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت یا محلے کی مسجد میں ہونے والی محفل میں اپنے ابو، بڑے بھائی یا کسی سرپرست کے ساتھ شریک ہوں، جتنا ہو سکے عبادت، تلاوت اور ذکر و دُرود میں یہ رات گزاریں۔ یوں اس مقدس رات کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم

اللہ پاک سے دعا ہے کہ شبِ براءت میں ہمیں خوب عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) جامع صغیر، ص301، حدیث:4889 (2) فیض القدیر،4/213، تحت الحدیث: 4889 ملتقطاً (3) غنیۃ الطالبین، 1/342 (4) غنیۃ الطالبین، 1/341 (5) اخبار مکہ للفاکہی، 3/84 ملتقطاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

شبِ براءت غفلت میں نہ گزاریئے

مولانا اویس یامین عطّاری مدنی*

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

> شبِ بَراءَت بے حد اَہم رات ہے، اِسے کسی صورت بھی غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔(آقا کا مہینا، ص 11)

پیارے بچّو! عام دنوں کے مقابلے میں مسلمان شبِ براءت (یعنی شعبان کی پندرھویں (15) رات) کی اہمیت کے پیشِ نظر مسجدوں میں آکر عبادت کرتے ہیں مگر بعض بچّے مسجدوں کے قریب یا محلے میں کرکٹ، پکڑم پکڑائی، چُھپن چُھپائی وغیرہ کھیل کر یا پٹاخے پھوڑ کر شور شرابا کرتے ہیں اور عبادت کرنے والے لوگوں کو ڈسٹرب کرتے ہیں جو کہ ناجائز اور گناہ ہے۔ ہمیں ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں اِس رات خوب عبادت کرنی چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں اس مبارک رات میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(شعبانُ المُعظَّم اور شبِ بَراءَت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "آقا کا مہینا" پڑھئے)

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! قراٰن مجید آسمانی کتابوں میں سب سے آخری کتاب ہے اور یہ کتاب آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دی گئی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قراٰن شریف 23 سال تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ قراٰن شریف نازل ہونے کی شروعات (Starting) رمضان کے مہینے میں ہوئی۔ اللہ پاک کے مشہور فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السّلام ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس قراٰن شریف کی آیت یا سورت لے کر آتے تھے۔ قراٰنِ پاک کے بہت سارے نام ہیں، جن میں سے 6 مشہور نام یہ ہیں: (1) قراٰن (2) بُرہان (3) فُرقان (4) کتاب (5) مُصْحَف (6) نور۔ آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "مصحف" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: (1) قراٰن (2) برہان (3) فرقان (4) کتاب (5) نور

پ	ہ	ی	ئ	ے	ت	ر	ع	و
م	ق	ن	م	ب	ط	چ	ش	ز
ک	ر	ذ	ص	ش	چ	ک	ث	ا
ل	آ	ن	ح	ط	ب	ت	ش	س
ذ	ن	و	ف	ر	ق	ا	ن	د
ژ	ب	ر	ہ	ا	ن	ب	ط	ف
ث	ص	ڈ	غ	ح	ض	خ	ظ	گ
ظ	ڑ	ٹ	ۃ	آ	ؤ	غ	ح	ھ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچّے زندہ ہوگئے

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*
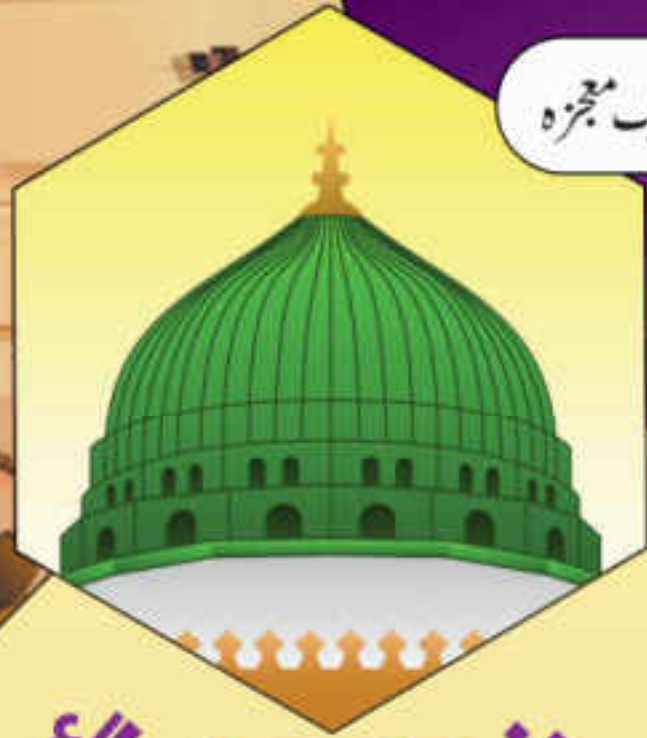
خُبیب اور اُمِّ حبیبہ داداجان کے کمرے میں گئے تو صُہیب بھی پیچھے پیچھے آگیا۔ داداجان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: آج بچّے خود آئے ہیں ضرور کوئی بات ہے، اُمِّ حبیبہ نے کہا: جی داداجان! آج ہم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک معجزہ سننے کے لئے خود آئے ہیں۔ داداجان نے کہا: یہ تو بہت اچھی بات ہے، چلو بتاؤ! کون سا معجزہ سنو گے؟

خُبیب نے کہا: داداجان! ایک بار آپ نے بتایا تھا کہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مرنے والوں کو زندہ کر دیتے تھے، کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ایسا کر سکتے تھے؟ داداجان نے کہا: جی ہاں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایسے بہت سارے معجزے ہیں۔ خبیب نے فوراً کہا: داداجان پھر جلدی سے سنائیے۔ داداجان نے کہا: سناتا ہوں، لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا!!!!

اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہلے نبیوں کے سارے معجزے دیئے ہیں اور بہت سارے ایسے معجزے بھی دیئے جو کسی اور کو نہیں دیئے۔

صہیب نے کہا: داداجان! **جیسے چاند کو توڑنے اور جوڑنے والا معجزہ کسی اور نبی کو نہیں دیا۔** داداجان نے خوش ہو کر کہا: ارے واہ صُہیب! آپ کو چاند والا معجزہ یاد ہے۔ اچھا چلو اب معجزہ سنو!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، یہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت پیارے صحابی ہیں۔ دادا جان نے کہا: صحابی کا مطلب تو آپ جانتے ہی ہو، صُہیب فوراً بولا: جی داداجان! جنہوں نے ایمان کی حالت میں اللہ کے پیارے نبی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر ان کا انتقال ہوا، انہیں صحابی کہتے ہیں۔

ایک دن حضرت جابر نے سوچا کہ آج وہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوت کریں گے۔ پہلے زمانے میں تو لوگ گھروں میں بکریاں اور دوسرے جانور پالتے تھے اور جب کوئی مہمان آتا تو اس کے لئے ذبح کر دیتے تھے۔ حضرت جابر نے بھی ایسا ہی کیا، ایک بکری ذبح کی۔

حضرت جابر کے 2 بیٹے بھی تھے، جو زیادہ بڑے نہیں تھے، وہ یہ سب دیکھ رہے تھے کہ ابو جان نے کس طرح بکری کو ذبح کیا۔ پھر وہ دونوں گھر کی چھت پر چلے گئے، بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا: آؤ! میں بھی تم کو ایسے ہی ذبح کرتا ہوں جیسے ابو نے بکری کو کیا تھا۔

تینوں بچّوں نے ایک ساتھ کہا: یااللہ رحم کر! اُمِّ حبیبہ نے کہا: تو کیا بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کر دیا تھا؟ داداجان نے کہا: جی بیٹا! شاید وہ اسے کھیل یا مذاق سمجھ رہے ہوں گے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

اچھا اب میری بات غور سے سنو!!!

بچّوں کو بڑوں والا کام کبھی بھی نہیں کرنا چاہئے۔ کوئی بھی پھل فروٹ خود نہیں کاٹنا چاہئے بلکہ امی سے کٹوانا چاہئے، کھانا یا کوئی بھی چیز گرم کرنی ہو تو امی کو بولنا چاہئے، اسی طرح بجلی والی چیزوں کو خود نہیں چلانا چاہئے بلکہ امّی، ابّو یا گھر میں کوئی بڑا ہو اسے کہنا چاہئے۔ اگر آپ ان چیزوں کو خود استعمال کریں گے تو چوٹ یا کرنٹ بھی لگ سکتا ہے۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: دادا جان! اس کے بعد کیا ہوا؟ دادا جان نے کہا: ان کی امی جان کسی کام سے چھت پر گئیں، جب بڑے بیٹے نے امی کو دیکھا تو وہ ڈر کے مارے بھاگنے لگا، بھاگتے ہوئے وہ ایک دم سے چھت سے گر گیا اور وہ بھی فوت ہو گیا۔

دادا جان بالکل چپ ہو گئے تھے، بچّوں کو بھی دکھ ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دادا جان نے دوبارہ بولنا شروع کیا: حضرت جابر کی بیوی بہت صبر والی تھیں، بچّوں کے انتقال پر نہ وہ چیخیں اور نہ ہی شور مچایا، بس خاموشی سے دعوت کے لئے کھانا تیار کرنے لگ گئیں۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: دادا جان! جب بچّے کا انتقال ہو جاتا ہے تو امّی ابّو تو بہت روتے ہیں، لیکن! ان کی امّی کیوں نہیں رو رہی تھیں؟ دادا جان نے کہا: وہ اس لئے کہ ان کے گھر مہمان آنے والے تھے، مہمان بھی کون؟ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

وہ لوگ تو ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بہت خیال رکھتے تھے، کوئی ایسا کام نہیں کرتے تھے جس سے ہمارے نبی کو تکلیف یا پریشانی ہو۔ اس لئے وہ نہیں روئیں۔

خبیب بولا: اچھا! دادا جان آگے کیا ہوا؟

تھوڑی دیر بعد حضرت جابر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے گھر لے کر آگئے۔ حضرت جابر بہت خوش تھے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے مہمان تھے۔ انہوں نے جلدی جلدی دستر خوان بچھا کر کھانا لگا دیا۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو بچّوں سے بہت پیار کرتے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے کہا: جاؤ! اپنے بچّوں کو بھی لے کر آؤ، وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے۔ وہ فوراً کمرے سے باہر آئے اور اپنی بیوی سے کہا: بچّے کہاں ہیں؟ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں کھانے کے لئے بلا رہے ہیں۔ ان کی بیوی نے کہا: بچّے نہیں ہیں۔

ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کہا: **اللہ پاک کا حکم ہے بچّوں کو جلدی سے بلاؤ۔** حضرت جابر دوبارہ اپنی بیوی کے پاس گئے اور بچّوں کا پوچھا، اب کی بار ان کی بیوی رو پڑیں اور کہا: ہمارے بچّے فوت ہو گئے، اب میں ان کو کبھی بھی نہیں لا سکتی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لینے گئے ہوئے تھے، انہیں تو معلوم بھی نہیں تھا کہ ان کے بچّوں کا انتقال ہو گیا۔ اس لئے جب حضرت جابر نے سنا تو وہ بھی رونے لگ گئے۔

انہوں نے دونوں بچّوں کو اٹھایا اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس لے آئے۔ اسی ٹائم اللہ پاک نے ایک فرشتہ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس بھیجا، فرشتے نے کہا: **اللہ پاک کا حکم ہے کہ آپ دعا کریں گے تو اللہ پاک بچّوں کو زندہ کر دے گا۔** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا مانگی، اللہ پاک نے اسی وقت دونوں بچّوں کو زندہ کر دیا۔ (شواہد النبوۃ، ص105، مدارج النبوۃ، 1/199)

اُمِّ حبیبہ نے کہا: دادا جان! **سچ میں ہمارے نبی بہت کمال والے ہیں۔** حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دونوں بچّوں کا سُن کر ہمیں بہت دکھ ہو رہا تھا، اب ہم خوش ہیں کہ **اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا کی وجہ سے مرنے والے بچّے زندہ ہو گئے۔**

دادا جان نے کہا: **ایک معجزہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بکری والا بھی ہے۔** اب دادا جان دوسرا معجزہ سناتے، اس سے پہلے ان کا فون آگیا۔ دادا جان فون پر بات کرنے لگ گئے اور بچے کمرے سے باہر آ گئے۔

دوکوہان والا اونٹ

مولانا شاہ زیب عطاری مدنی*

امّی جی! ابھی تک صبح نہیں ہوئی کیا؟

نہیں! نہیں چنکو بیٹا! صبح ہوئے تو کافی دیر ہو گئی ہے، ضرور کچھ اور مسئلہ ہو گا، اسی لئے ہمارے گھر میں اندھیرا ہے، ورنہ ہمارا گھر سب سے بہترین جگہ پر ہے۔ ہوا، دھوپ سب برابر آتے ہیں۔

چنکو چوہے اور اس کی امی کی حیرت ٹھیک تھی کیونکہ صبح ہونے کے بعد اگر رات جیسا بلکہ اس سے بھی زیادہ اندھیرا چھا جائے تو سب لوگ پریشان ہو جائیں گے، ایسے ہی چنکو اور اس کی امی بھی پریشان ہوئے لیکن! انہوں نے کوشش کی، آگے بڑھے اور ہاتھ میں ہاتھ دے کر آہستہ آہستہ گھر کے مین گیٹ تک پہنچ گئے، جہاں سے گھر میں روشنی آتی تھی۔

ایسا لگتا ہے کہ دروازے پر جیسے کوئی بڑی چیز ہو، چنکو چوہے نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

چنکو کی امی نے فوراً کہا: رُکو ذرا! ہاتھ مت لگانا، ہو سکتا ہے کوئی بڑا جانور ہو، اور پھر کسی مصیبت میں نہ پڑ جائیں۔

تھوڑی دیر تک ماں بیٹے دیکھتے اور سونگھتے رہے، مگر انہیں اتنا ہی پتا چلا کہ دروازے پر ضرور کوئی بڑا جانور بیٹھا ہے۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب دونوں واپس اندر جانے لگے تو ایک دَم سے ہلکی ہلکی روشنی آنے لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا گھر روشن ہو گیا۔

اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ جانور ان کے گھر کے دروازے سے اٹھ گیا ہے۔ اس لئے ماں بیٹے آہستہ آہستہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھے، قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ بڑا جانور دو کوہان والا ایک اونٹ تھا۔

اب ماں بیٹے کا ڈر ختم ہو چکا تھا، انہیں معلوم تھا کہ اونٹ اگرچہ بڑا جانور ہے لیکن نقصان پہنچانے والا نہیں۔ چنکو مین گیٹ سے باہر نکلا اور آگے بڑھ کر اونٹ کو سلام کیا، اور پھر کچھ دیر پہلے کی ساری کہانی سنا دی۔

یہ سُن کر اونٹ ہنس پڑا، اس نے کہا: مطلب میں بالکل صحیح جگہ پر پہنچا ہوں، اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ کا نام چنکو ہونا چاہئے۔

چنکو نے حیرت سے کہا: ہاں! میں ہی چنکو ہوں، لیکن! آپ کو کیسے معلوم؟ میں نے تو آج پہلی بار آپ کو دیکھا ہے، اس سے پہلے نہ کبھی دیکھا اور نہ کبھی ہم ملے۔

اونٹ نے جواب دینے کے بجائے ایک اور سوال کر لیا۔ بالکل صحیح کہا آپ نے، لیکن! مجھے پہلے ایک اور چیز بتائیں کہ آپ کی امی ماسی چینا کہاں ہیں؟

چنکو حیرت سے، واہ! آپ تو سب کو جانتے ہیں، رُکیں! میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

امّی کو بلا کر لاتا ہوں۔
کچھ دیر بعد ماں بیٹے دونوں حیرت سے دیکھ رہے تھے اور اونٹ کھڑا مسکرا رہا تھا، اونٹ نے بتایا کہ میرے نانا مجھے اکثر بتاتے ہیں کہ ریگستان کے اس طرف تین درخت ہیں، ان درختوں پر بہت زیادہ پتے ہیں، وہاں ماسی چینا اور اس کا بیٹا چنکو دونوں رہتے ہیں، ایک بار میں ان درختوں کے پتے کھا رہا تھا تو میری رسی درخت میں پھنس گئی، میں نے بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکا، اس وقت یہ دونوں ماں بیٹے میرے پاس آئے اور میری مدد کی۔
ماسی چینا کہنے لگیں: ہاں! ہاں!! یاد آیا، یاد آیا، ہم نے ان کی مدد کی تھی، ان کی بھی دو کوہانیں تھیں اور جسم پر بہت زیادہ بال تھے۔
اونٹ کہنے لگا: نانا نے مجھے کہا کہ تم ان کے پاس جاؤ اور میرا سلام کہو، اور میری طرف سے ان کے لئے یہ بہت ساری چیزیں لے جاؤ، بس یہی وجہ ہے کہ میں یہاں ہوں۔
اب تینوں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے اور سب خوش تھے، اونٹ نے تحفے ان کو دیئے اور وہاں سے چلا گیا۔
پیارے بچّو: اس کہانی سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے بارے میں ہمیں معلوم نہ ہو اس کے قریب نہیں جانا چاہئے، ورنہ بہت نقصان ہو سکتا ہے، اور یہ بھی پتا چلا کہ جو مشکل وقت میں ہماری مدد کرے اس کو ہم یاد رکھیں اور اس کا شکریہ ادا کریں۔

عالیشان مصطفٰی عطاری مدنی*

ننھے میاں دادا کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد بازار گئے۔ بازار میں دادا ایک مرغی والے کی دکان پر پہنچے، ریٹ لسٹ پڑھنے کے بعد پنجرے میں موجود ایک مرغی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: سلیم بھائی! یہ والی مرغی تول دیں، دوکاندار نے مرغی تولی جو کہ 2500 گرام یعنی ڈھائی کلو کی تھی اور پھر اسے ذبح کرکے اس کے اندر سے کچھ چیزیں نکال کر باہر پھینک دیں اور گوشت کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنادیں، دادا نے پیسے دیتے ہوئے کہا: سلیم بھائی! اب ذرا دیکھئے گا کہ کتنا وزن ہے؟ سلیم بھائی نے چیک کیا تو اب اس کا وزن صرف 1750 گرام یعنی پونے دو کلو تھا۔ ننھے میاں یہ سب دیکھ رہے تھے اور اس معاملہ پر حیران بھی تھے کہ 2500 گرام سے کس طرح 750 گرام کم ہوئے؟
جب بازار سے گھر واپسی ہوئی تو دادا نے کہا: ننھے میاں! یہ گوشت اپنی امّی کو دے دو اور کہنا کہ خوب صاف کر کے پکائیں۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
ماہنامہ فیضان مدینہ، ہند

ننھے میاں امّی کو گوشت دے کر واپس آئے اور دادا کے پاس بیٹھ کر سوال کرنے لگے: دادا آپ نے بازار سے جو مرغی خریدی تھی وہ 2500 گرام تھی لیکن ہم گوشت 1750 گرام کیوں لائے، پورا کیوں نہیں لائے؟

دادا نے سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا گوشت کے ساتھ جو کھال اور دوسری چیزیں تھیں وہ کھانے کی نہیں تھیں لہٰذا انہیں نکال کر پھینک دیا اور صاف صاف گوشت کی بوٹیاں بنا دیں۔ اس میں حیرانی اور پریشانی کی کوئی بات نہیں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب ہم بازار سے تربوز لاتے ہیں تو اس سے کتنا موٹا موٹا چھلکا اتار کر پھینک دیتے ہیں، کیا ہمیں اس پر افسوس ہوتا ہے؟ نہیں نا! اسی طرح ہم خوشی خوشی کیلے اور خربوزے وغیرہ پر سے بھی چھلکا ہٹا دیتے ہیں اور ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں ہوتا۔

جب دادا نے یہ دیکھا کہ ننھے میاں کو یہ بات سمجھ آگئی کہ ”گندگی کو دور کیا جاتا ہے اور ستھرے یعنی پاک چیز کو استعمال میں لایا جاتا ہے“ تو بات کو مزید آگے بڑھایا اور کہنے لگے: کل مسجد میں امام صاحب بتا رہے تھے کہ زکوٰۃ مسلمانوں پر فرض ہے۔ یہ مال کا میل ہوتا ہے لہٰذا جو شخص بھی اپنے مال سے چالیسواں حصہ نکالے گا اس کا مال پاک و صاف ہو جائے گا۔

ننھے میاں نے دادا کی بات سُن کر پوچھا: کیا زکوٰۃ مال کا میل ہے؟

دادا: جی ہاں! زکوٰۃ کو لوگوں کے اموال کا میل قرار دیا گیا ہے اس کے ذریعے ان کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے البتہ ضرورتاً زکوٰۃ لینا فقراء اور دیگر مستحقین کے لیے حلال ہے۔

اب ننھے میاں کو زکوٰۃ کے بارے میں مزید جاننے کا شوق پیدا ہوا تو دادا سے کچھ سوالات کئے۔ چونکہ دادا کُتب کا مطالعہ کرتے، علمائے کرام کی صحبت میں بیٹھتے اور مدنی مذاکرہ سننے کے پابند تھے لہٰذا وہ ننھے میاں کے جوابات دینے لگے۔

ننھے میاں: زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟

دادا: زکوٰۃ دو ہجری میں روزوں سے قبل فرض ہوئی۔

ننھے میاں: اگر کوئی زکوٰۃ نہ دے تو کیا ہوگا؟

دادا: زکوٰۃ کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنے والا گنہگار اور اس کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں رہے گا بلکہ کافر ہو جائے گا۔

ننھے میاں: زکوٰۃ ادا کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں؟ کچھ بتائیں۔

دادا: (1) زکوٰۃ دینا بندے کے اسلام کو پورا کرتا ہے۔
(2) زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔
(3) زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔

ننھے میاں: زکوٰۃ نہ دینے کے کچھ نقصانات بھی بتا دیں۔

دادا: (1) وہ فوائد حاصل نہیں ہوں گے جو پہلے ذکر ہوئے۔
(2) زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت کی گئی ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: زکوٰۃ نہ دینے والے پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، 4/8، حدیث: 2250)
(3) مال کی بربادی کا سبب ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خشکی و تری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوا ہے۔

(مجمع الزوائد، 3/200، حدیث: 4335)

عشا کی نماز کا وقت ہونے لگا تو دادا نے اپنی باتوں کا سلسلہ وہیں ختم کیا اور ننھے میاں کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر کہا: ننھے میاں آج کے لئے اتنی باتیں کافی ہیں انہیں اچھی طرح یاد رکھیں اور لوگوں کو بھی بتائیں ثواب ملے گا۔

ننھے میاں: میں اچھی طرح یاد رکھنے کی کوشش کروں گا دادا جی!

دادا: تو اب چلیں نماز کے لئے مسجد کی طرف۔

ننھے میاں: جی دادا! ابھی امی کو خبر کر کے آتا ہوں کہ دادا کے ساتھ نماز کے لئے جا رہا ہوں۔

دادا: ٹھیک ہے۔

مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ زکوٰۃ“ اور ”احکامِ زکوٰۃ“ کا مطالعہ کیجئے۔

مدرسۃُ المدینہ فیضِ عالَم چوہنگ (لاہور)

قراٰنِ پاک جس میں تحریف و تبدیلی کی گنجائش نہیں، لاریب و بے مثال ہے، جس کی تلاوت سے دِلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے۔ اس کی تلاوت سکھانے میں مدرسۃُ المدینہ چوہنگ (لاہور) بھی اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

اس مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد الحاج میاں منیر احمد نقشبندی صاحب (مہتمم مدرسہ فیض عالَم) نے رکھا۔ مدرسۃُ المدینہ چوہنگ (لاہور) کی تعمیر کا آغاز 2007ء میں ہوا، اس میں ایک ناظرہ اور 4 حفظ کی کلاسز ہیں جن میں 135 طلبہ تعلیمِ قراٰن میں مصروف ہیں۔ اب تک (یعنی 2022ء تک) مدرسۃُ المدینہ چوہنگ سے 500 بچّوں نے ناظرہ قراٰن مکمل کیا اور 200 سے زائد طلبہ نے حفظ کی سعادت پائی۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ چوہنگ" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) سچ میں ہمارے نبی بہت کمال والے ہیں۔ (2) قرآن شریف 23 سال تک تھوڑا تھوڑا نازِل ہوتا رہا۔ (3) اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ (4) ماں بیٹے میرے پاس آئے اور میری مدد کی۔ (5) زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (مارچ 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟

سوال 02: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ احادیث کی تعداد کتنی ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجہ دی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ چوہنگ (لاہور)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے رہتے ہیں، 2021ء میں 12 طلبہ نے ایک سال میں حفظ مکمل کیا جبکہ ان میں سے تین طلبہ نے 12 ماہ سے بھی کم مدت میں حفظِ قراٰن کی سعادت پائی، مزید آپ کو بتائیں کہ 15 بچّوں نے 30 دن میں ناظرہ مکمل کیا اور ان میں سے 3 طلبہ نے ایک ماہ سے بھی کم مدت میں ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے نام مع مدّتِ حفظ و ناظرہ درج ذیل ہیں۔

نام	حفظ مکمل کرنے کی مدت	نام	ناظرہ مکمل کرنے کی مدت
محمد رضوان بن محمد صدیق	9ماہ10 دن	سید اصغر علی شاہ	5دن
محمد شاہد بن شبیر	9ماہ20 دن	محمد حسنین اشرف	7دن
نعمان بن صدیق قادری	11ماہ	زین علی	15دن

اس مدرسۃُ المدینہ کا اعزاز ہے کہ یہاں سے حفظ مکمل کرنے والوں میں سے 72 طلبہ نے درسِ نظامی میں داخلہ لیا، ان میں سے 5 درسِ نظامی مکمل کرکے جامعۃُ المدینہ میں تدریس کے عہدے پر فائز ہیں۔ دیگر حفظ مکمل کرنے والے بھی مختلف تنظیمی عہدوں پر دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس مدرسے کے کئی طلبہ گھر درس دینے، مدنی مذاکرہ دیکھنے اور ہفتہ وار رسالے کا مطالعہ کرنے کے بھی پابند ہیں۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مارچ 2022ء)

نام مع ولدیت:---------------- عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل / واٹس ایپ نمبر:------------------------------ (1) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

نوٹ ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (مارچ 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مارچ 2022ء)

جواب 1:... جواب 2:...

نام.................... ولدیت.................... موبائل / واٹس ایپ نمبر....................

مکمل پتا...

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

اپنے بچوں پر خرچ کیجئے اور ثواب کمائیے

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی*

ہم جس معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں وہاں بُرائی کا تناسب اچھائی سے زیادہ ہے، معاشرے کی ایک برائی یہ بھی ہے کہ اکثر اوقات حق دار کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔ اس کے بہت سے مَظاہر ہمارے مشاہدے میں ہیں مثلاً مز دور سے بھرپور کام کروانے کے بعد اس کی اجرت میں کمی کر دینا، اسکول کے اساتذہ کا طلبہ کی تعلیم و تربیت کے معاملے میں کوتاہی کرنا جب کہ اساتذہ تو مقرر ہی تعلیم دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ حقوق میں کوتاہی کرنے والوں میں ایک تعداد لاپرواہ والد حضرات کی بھی ہے کہ جن لوگوں کا کھانا پینا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا والد پر لازم ہوتا ہے وہ ترستے رہتے ہیں جبکہ والد کا پیسہ دوستوں کی محفلوں، اور اپنی بے جا خواہشات کی تکمیل میں اُڑتا رہتا ہے۔ ایسے والد و سرپرستوں کے لئے یہ حدیثِ پاک قابلِ عمل ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (ترمذی، 5/475، حدیث: 3921)

والد کے مال کے صحیح حق دار اس کے بیوی بچّے ہیں، ان کا خرچ اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا والد پر لازم ہے، نہ صرف لازم ہے بلکہ عبادت و حصولِ ثواب کا ذریعہ بھی ہے چنانچہ حدیثِ پاک ہے: ایک دینار وہ ہے جو آپ نے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جو آپ نے کسی غلام پر خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جو آپ نے کسی مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو آپ نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، مگر ان میں سب سے زیادہ اجر اُس دینار کا ہے جو آپ نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ (مسلم، ص388، حدیث: 2311)

جس طرح اپنے بال بچّوں پر خرچ کرنا لازم اور ثواب کا کام ہے اسی طرح اہل و عیال پر خرچ نہ کرنا یا استطاعت کے باوجود ان کے خرچ میں تنگی کرنا گناہ بھی ہے اور ان کی حق تلفی بھی، جو لوگ گھر والوں پر خرچ نہیں کرتے ان کے بارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو محروم رکھے جن کا خرچہ اس کے ذمہ ہو۔ (ابوداؤد، 2/184، حدیث: 1692)

محترم والد و سرپرست حضرات! آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ آپ اپنا پیسہ اس جگہ خرچ کریں جہاں خرچ کرنا آپ پر لازم بھی ہے اور کارِ ثواب بھی۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے ذمے لازم حقوق صحیح طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

اسلام اور عورت

استقبالِ رمضان

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ہر اسلامی بہن اس بات کو بخوبی جانتی اور سمجھتی ہے کہ اگر ہمیں کوئی بھی اہم پروگرام یا ایونٹ ارینج کرنا ہو تو اس کے لئے بہت پہلے سے بھرپور تیاری اور محنت کرنی پڑتی ہے تاکہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہے اور وہ عمل کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچے، جب دنیا کی خاطر ہمارا اس قدر اہتمام ہوتا ہے تو ذرا سوچئے کہ دین کے کاموں اور اس کے اہم ایونٹس میں ہماری تیاری اور دلچسپی کس قدر زیادہ ہونی چاہئے؟

یقیناً ایک مُسلمان کو دینِ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں دن رات، ماہ و سال گزارنے کا ایک متوازن جدول دیا گیا ہے۔ مسلمان کا کوئی دن غفلت میں نہیں گزرنا چاہئے ہر دن بلکہ اللہ پاک نصیب کرے تو ہر لمحہ اللہ کی یاد میں گزرنا چاہئے لیکن کچھ ایام و ماہ اس لحاظ سے خاص بھی ہیں جن میں ہماری اولین ترجیح ذکر و عبادت ہونی چاہئے۔ یوں تو ماہِ رَمضانُ المبارک کی بہاروں کی آمد ہوتے ہی مسلمانوں میں عبادت و ریاضت کا جوش و خروش بڑھ جاتا ہے، لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ ہم روزے رکھ کر اور تلاوتِ قراٰنِ پاک کا معمول بنا کر ماہِ شعبان سے ہی اس بہار کی آمد کا خصوصی انتظام شروع کردیں تاکہ استقبالِ رمضان کی تیّاری ہو جائے اور نفس کو نیکیوں کی تربیت بھی حاصل ہو جائے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے: اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللہ پاک اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (بخاری، 1/648، حدیث:1970)

ماہِ شعبان میں اندازِ صحابہ کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: شعبان کا مہینا آتا تو مسلمان قراٰنِ پاک کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر دیتے تاکہ کمزوروں اور مسکینوں کو بھی رمضان کے روزوں کی طاقت ملے۔ تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا سلمہ بن کُہَیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان کو تلاوتِ قراٰن کرنے والوں کا مہینا کہا جاتا تھا۔ حضرت سیّدُنا حبیب بن ابو ثابت رحمۃ اللہ علیہ شعبان کے آنے پر فرماتے: یہ قاریوں (تلاوتِ قراٰن کرنے والوں) کا مہینا ہے۔ حضرت سیّدُنا عَمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد پر اپنی دکان بند کر دیتے اور تلاوتِ قراٰنِ کریم کا اہتمام فرماتے۔ (ماذا فی شعبان، ص44)

محترم اسلامی بہنو! اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس ماہِ مبارک میں خوب خوب اللہ پاک کو راضی کرنے والے کام کریں، تلاوتِ قراٰن، ذکر و اذکار اور نوافل کی کثرت کریں، ہوسکے تو نفلی روزے رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں، دینی کتب کے مطالعے کا معمول بنائیں، پریشان حال اسلامی بہنوں کی ممکنہ طور پر مدد کریں، کسی کی دینی اُلجھن دُور کردیں، کسی اسلامی بہن کے لئے آسانی پیدا کردیں، ہوسکے تو کسی کو تنگی، مشقت اور مشکلات سے نکال دیں، بے پردگی، بد نگاہی اور دیگر چھوٹے بڑے گناہوں سے ہر حال میں بچیں۔

اللہ پاک ہمیں ماہِ شعبان اپنی خوشنودی والے کاموں میں گزارنے اور خوب خوب رمضان کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت اُمِّ مُنذِر سلمٰی بنتِ قیس رضی اللہ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطاری مدنی*

حضرت اُمِّ مُنذِر سلمٰی بنتِ قیس رضی اللہ عنہا کو رشتے میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خالہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔[1] چونکہ عربوں کے ہاں باپ دادا کی خالہ کو بھی خالہ ہی کہا جاتا ہے اس لئے آپ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دادا کی طرف سے خالہ تھیں۔[2]

آپ کے والد کا نام قیس بن عَمرو جبکہ والدہ کا نام زُغَیبہ بنتِ زُرارہ ہے، بعض مؤرخین نے زُغَیبہ کو زا کے ساتھ یعنی زُغیبہ بنتِ زُرارہ ذکر کیا ہے۔[3] آپ کی شادی حضرت قیس بن صَعصعہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ کی کنیت آپ کے بیٹے منذر کی نسبت سے ہے[4] اور آپ اپنے نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔[5] آپ کے بھائی حضرت سُلیط بن قیس رضی اللہ عنہ[6] جلیلُ القدر صحابی ہیں، انہوں نے غزوۂ بدر، اُحد اور خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ شرکت کی سعادت پائی۔[7] جبکہ آپ کی دو بہنوں حضرت اُمِّ سُلیم اور حضرت عُمیرہ رضی اللہ عنہما نے آپ کے ساتھ ہی بیعتِ رضوان میں شرکت کی سعادت پائی۔[8]

بیعتِ رضوان صلحِ حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت کو کہتے ہیں، اس میں شرکت کرنے والوں کو قراٰنِ کریم نے رضائے الٰہی کا مژدہ سنایا[9] اور پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، اِن شآءَ اللہ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔[10]

حضرت اُمِّ مُنذِر رضی اللہ عنہا چونکہ ابتدا ہی میں اسلام لے آئی تھیں اس لئے آپ کو دونوں قبلوں یعنی بیتُ المقدس اور خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنے کا شرف بھی حاصل ہے۔[11]

آپ کو علمِ دین سیکھنے سے محبّت تھی، آپ کی علمِ دین سے محبّت اور اس میں دلچسپی کا ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ جب آپ نے دیگر انصاری عورتوں کے ساتھ حضور کی بیعت کی تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیگر باتوں کے علاوہ اس بات پر بھی بیعت لی کہ اپنے شوہروں کو دھوکا نہ دیں گی۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کے ذریعے حضور سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد ہوا: چوری چھپے (یعنی بغیر اجازت) شوہر کا مال کسی کو نہ دیں۔[12]

یاد رہے! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواتین سے جو بیعت لیتے تھے وہ انہیں چھوئے بغیر ہوتی تھی، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ پاک کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مَس نہیں کیا، آپ ان کو صرف اپنے کلام سے بیعت کرتے تھے۔[13]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَردوں سے بیعت لیتے تو مصافحہ فرماکر بیعت لیتے مگر عورتوں سے کبھی مصافحہ نہ فرماتے صرف کلام سے بیعت فرماتے کیونکہ غیر عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے خواہ پیر ہو یا عالم یا شیخ یا کوئی اور۔[14]

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) معجم کبیر، 24/297، حدیث: 753 (2) اسد الغابۃ، 7/165 (3) طبقات ابن سعد، 3/388 (4) طبقات ابن سعد، 8/310 (5) الاصابۃ، 8/185 (6) طبقات ابن سعد، 8/310 (7) طبقات ابن سعد، 3/388 (8) طبقات کبیر، 10/393 (9) پ26، الفتح: 18 (10) مسلم، ص1041، حدیث: 6404 (11) معجم کبیر، 24/296 (12) مسند احمد، 10/323، حدیث: 27203 (13) بخاری، 3/350، حدیث: 4891 (14) مراٰۃ المناجیح، 5/620۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

1 عورت کو مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عقدِ نکاح میں مہر بیان کر دیا جائے مگر فوراً ادا نہ کیا جائے اور نہ ہی دینے کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے، تو عورت کو اس مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب بوقتِ نکاح مہر فوراً نہ دیا جائے اور نہ ہی بعد میں دینے کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے، تو شرعاً اس کی مدت موت یا طلاق قرار پاتی ہے، لہٰذا جب تک شوہر کی وفات یا عورت کو طلاق واقع نہ ہو، تب تک عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی، کیونکہ ایسی صورت میں مہر کے مطالبے کا دارومدار عُرف پر ہوتا ہے اور پاک وہند میں عُرف یہی ہے کہ مہر کی مدت مقرر نہ ہو، تو طلاق یا شوہر کی وفات تک اس کو مؤخر سمجھا جاتا ہے، لہٰذا طلاق یا شوہر کی وفات ہونے کی صورت میں ہی عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی۔ عورت کی موت کی صورت میں بھی مہر کی ادائیگی فوراً لازم ہو جاتی ہے اور اب اس کے حق دار ورثاء ہوں گے، اگرچہ ورثاء میں خود شوہر بھی شامل ہوتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 چار ماہ سے کم حمل کے ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا چار ماہ سے کم کا حمل ضائع ہو جائے، تو اس کے بعد آنے والے خون کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چار مہینے یعنی 120 دن ہونے سے پہلے ہی حمل ضائع ہو جائے، تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دار الافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطاری مَدَنی*

پاکستان بھر کے تخصصات کے طلبہ کا سنّتوں بھرا اجتماع

نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطاری کا خصوصی بیان

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جامعۃُ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام 9 دسمبر 2021ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں قائم دورۂ حدیث شریف میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں تخصصات فیضانِ مدینہ کراچی کے طلبۂ کرام نے براہِ راست جبکہ دیگر شہروں کے طلبۂ کرام نے بذریعہ آن لائن شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دینِ اسلام کی خدمت کرنے اور اُمّتِ محمدیہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی ترغیب دلائی۔

حیدر آباد میں عظیمُ الشّان مدنی قافلہ اجتماع کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطاری نے بیان فرمایا

دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدنی قافلہ کے زیرِ اہتمام 5 دسمبر 2021ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدر آباد آفندی ٹاؤن میں عظیمُ الشّان مدنی قافلہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں حیدر آباد، میر پور خاص، نوابشاہ، سانگھڑ، لاڑکانہ، گھوٹکی، عمر کوٹ، ڈیرہ اللہ یار اور کئی شہروں سے عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لئے 3 دن، 12 دن اور ایک ماہ کے قافلے میں سفر کرنا چاہئے۔ نگرانِ شوریٰ نے مزید فرمایا کہ بندہ مدنی قافلے میں سفر کرنے سے گناہوں سے دور ہوتا ہے، نمازیں قضا کرنے سے بچتا ہے اور ساتھ معاشرے میں رہنے کا سلیقہ بھی آتا ہے۔ اجتماع کے بعد بہت سے عاشقانِ رسول تین دن، 12 دن اور ایک ماہ کے لئے مدنی قافلے میں روانہ ہوئے۔ اس موقع پر اراکینِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری اور حاجی امین قافلہ عطاری، نگرانِ زون اور نگرانِ کابینہ بھی موجود تھے۔

دارُالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف اوکاڑہ میں ”علمِ توقیت کورس“ کا انعقاد

کورس میں دارُالعلوم کے اساتذۂ کرام اور طلبہ کی شرکت

شعبہ اوقاتُ الصّلوٰۃ (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں 11 تا 13 دسمبر 2021ء تین دن کا ”علمِ توقیت کورس“ ہوا جس میں ادارۂ ہٰذا کے 92 طلبہ اور 4 اساتذۂ کرام نے شرکت کی۔ یہ کورس صاحبزادہ مفتی محمد مُحِبُّ اللہ نوری قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی سربراہی میں ماہر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

علمِ توقیت مولانا محمد وسیم عطاری نے کروایا۔ کورس میں شرکا کو پانچوں نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کے طریقے، چھ ماہ کا دن، چھ ماہ کی رات کہاں، کیسے اور کیوں ہوتے ہیں؟ دن اور رات چھوٹے اور بڑے کیوں ہوتے ہیں؟ دو شہروں کے اوقات میں فرق کیوں ہوتا ہے؟ مختلف ممالک کے اوقات مختلف کیوں ہوتے ہیں؟ دنیا کے کسی بھی مقام کے لئے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے طریقے اور سورج دیکھ کر گھڑی ملانے کا فارمولا سمیت بہت اہم معلومات فراہم کی گئیں۔ کورس میں صاحبزادہ نعیمُ اللہ نوری صاحب نے بھی شرکت کی، آخر میں صاحبزادہ مُحِبُّ اللہ نوری صاحب کے ہاتھوں شرکائے کورس میں اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔

دعوتِ اسلامی کے وفد کی صدر آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چودھری سے ملاقات

آزاد کشمیر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے حوالے سے حکومت ہر طرح کا تعاون فراہم کرے گی، صدر آزاد کشمیر

8 دسمبر 2021ء کو دعوتِ اسلامی کے وفد نے صدر آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چوہدری سے ملاقات کی۔ ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطاری نے صدر ریاست آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چودھری کو دعوتِ اسلامی کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور انہیں آزاد کشمیر سمیت دنیا بھر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں پر بریفنگ دی۔ صدر آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چودھری نے دعوتِ اسلامی کی کاشوں کو سراہا اور یقین دلایا کہ آزاد کشمیر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے حوالے سے حکومت ہر طرح کی معاونت کرے گی۔ دعوتِ اسلامی کے وفد میں اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطاری، حاجی وقارُ المدینہ عطاری اور دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ وفد کی جانب سے بیرسٹر سلطان محمود چودھری کو کتابوں کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

ملک و بیرونِ ملک نمازِ جنازہ کورس کا اہتمام

2 لاکھ 46 ہزار سے زائد افراد کی شرکت

ماہِ ربیعُ الاول اور ربیعُ الآخر 1443 ہجری میں پاکستان بھر میں 6 ہزار 196 نمازِ جنازہ کورس ہوئے جن میں 2 لاکھ 46 ہزار 271 عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ پاکستان کے علاوہ ہند، یوکے، نیپال، یورپین یونین اور خلیجی ممالک میں بھی نمازِ جنازہ کورس کروائے گئے۔ مجلس کفن دفن کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ان ممالک میں 3 ہزار 104 نمازِ جنازہ کورس کروائے گئے جن میں 49 ہزار 211 عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اس کورس میں شرکا کو نمازِ جنازہ پڑھنے کے فضائل اور نمازِ جنازہ پڑھنے کا مکمل طریقہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ پریکٹیکل بھی کروایا گیا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے H.O.D مولانا مہروز علی عطاری مدنی کا صوبہ سندھ بلوچستان اور پنجاب کا جدول

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی پروموشن کے سلسلے میں مختلف شہروں کا دورہ کیا

گزشتہ دنوں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ہیڈ آف ڈیپارٹ مولانا مہروز علی عطاری مدنی نے لاہور، ملتان، اسلام آباد، راولپنڈی، فیصل آباد، خانپور، حیدرآباد، دادو، لاڑکانہ، سکھر ڈیرہ اللہ یار اور دیگر شہروں کا سفر کیا۔ اس سفر میں کئی مساجد، مدارس اور جامعات میں درس و بیان کا سلسلہ ہوا جس میں اساتذہ و طلبہ اور ذمہ داران سمیت کئی عاشقانِ رسول نے شرکت کی، جبکہ مختلف مارکیٹس، بک اسٹالز وغیرہ کا وزٹ اور شخصیات سے ملاقاتیں بھی اس سفر کا حصہ رہیں۔ مولانا مہروز علی عطاری مدنی نے اسلامی بھائیوں کو پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا تعارف پیش کیا اور اس کی بکنگ کروانے کی ترغیب دی۔ اس کے علاوہ مختلف مجالس کے ذمہ داران اور مبلغین کے ساتھ مشاورتوں کا سلسلہ رہا جس میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی سبسکرپشن بڑھانے کے حوالے سے اور دیگر اہم امور پر بات چیت ہوئی نیز سبسکرپشن کے حوالے سے کئی اہداف بھی طے کئے گئے۔

شعبانُ المعظّم کے چند اہم واقعات

پہلی شعبانُ المعظم 1382ھ یومِ وصال

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ اور

مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان" پڑھئے۔

---

2 شعبانُ المعظم 150ھ یومِ وصال

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا، امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438 تا 1442ھ

اور مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "اشکوں کی برسات" پڑھئے۔

---

5 شعبانُ المعظم 4ھ یومِ وِلادت

نواسۂ رسول، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439 تا 1443ھ

اور مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "امام حسین کی کرامات" پڑھئے۔

---

21 شعبانُ المعظم 673ھ یومِ وصال

لعل شہباز قلندر، حضرت محمد عثمان مَروندی حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ

اور مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "فیضانِ عثمان مَروندی" پڑھئے۔

شعبانُ المعظم 9ھ وِصال

شہزادیِ رسول، زوجۂ عثمانِ غنی، حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم، رَمضانُ المبارک 1438

اور ربیعُ الاوّل 1439ھ پڑھئے۔

شعبانُ المعظم 45ھ وِصال

حضرت عمر فاروق کی صاحبزادی، اُمُّ المؤمنین حضرت حَفصہ رضی اللہ عنہا

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ

اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

الحمدُ للہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہوتا ہے۔

ٹھوکر اور چوٹ لگے تو ”بِسمِ الله“ کہیں!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

ٹھوکر لگتے یا گرتے وقت بعض لوگوں میں ”بِسمِ الله“ کہنے کا جو عُرف و رواج ہے اس میں کوئی حرج نہیں، یہ الله کا ذِکْر ہے، یہ ایسا ہے جیسے اس طرح کے مواقع پر بعض لوگوں کے منہ سے بے ساختہ ”یاالله“ نکل جاتا ہے، البتہ یہ الگ بات ہے کہ کوئی کھانا کھا رہا ہو اور وہ کسی کو کہے کہ آیئے میرے ساتھ کھا لیجئے! تو پھر بعض لوگ جواب میں کہتے ہیں: ”بِسمِ الله“ کرو! یا ”بِسمِ الله“ کیجئے، یہ غلط ہے، اس موقع پر ”بَارَکَ الله“ کہنا چاہئے، عربی نہیں آتی تو کوئی بات نہیں اُردو میں کہہ دیں، الله پاک آپ کو برکت دے یا صرف یوں کہیں کہ الله برکت دے، یہی الفاظ اپنی زبان میں بھی کہہ سکتے ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! میری عادت ہے کہ گاڑی پر سفر کرتے وقت کبھی اسپیڈ بریکر وغیرہ سے گاڑی کو جھٹکا لگے تو میرے منہ سے ”بِسمِ الله“ نکل جاتا ہے، میرے ساتھ جو سفر پر ہوتے ہیں شاید انہوں نے بھی کبھی سنا ہو۔ سواری کو ٹھوکر لگتے وقت ”بِسمِ الله“ کہنے کے متعلق فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: الله پاک کے پیارے اور آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار اپنے ساتھ اونٹ پر اپنے کسی صحابی کو سوار ہونے کا شرف بخشا، اچانک اس اونٹ نے ٹھوکر کھائی، اس پر ان صحابی نے کہا کہ ”شیطان ہلاک ہو“، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایسا مت کہو! کیونکہ اس طرح کہنے سے شیطان گھر کی طرح بڑا بنتا اور طاقتور ہو جاتا ہے، بلکہ (ایسے موقع پر) ”بِسمِ الله“ کہا کرو! جب تم ایسا کہو گے تو شیطان چھوٹا ہو کر مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔ (مستدرک، 5/415، حدیث:7863)

اور چوٹ لگتے وقت بھی ”بِسمِ الله“ کہنا چاہئے، اس کے متعلق بھی روایت ملاحظہ کیجئے: جنگِ اُحد میں صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ الله رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چوٹ لگی اور آپ کی انگلیاں کَٹ گئیں، (درد کے سبب تکلیف پہنچنے کے وقت بولا جانے والا) ایک لفظ آپ کے منہ سے نکلا، تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ یعنی اگر تم ”بِسمِ الله“ کہتے تو الله کے فرشتے تمہیں اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے۔ جبکہ ایک روایت میں ہے: اگر تم ”بِسمِ الله“ کہتے یا ”الله کا نام ذکر کرتے“ تو فرشتے تمہیں اٹھا لیتے اور لوگ تمہاری طرف دیکھتے رہتے یہاں تک کہ فرشتے تمہیں آسمان کی فضا میں لے کر چلے جاتے۔ (نسائی، ص512، حدیث:3146، دلائل النبوۃ، 3/237) سُبْحٰنَ الله! کتنی بڑی فضیلت اس صحابی کو بیان کی گئی اَللّٰہُ اَکْبَر۔ خَیر وہ تو جنگ کا موقع تھا اور الله پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے جاں نثار صحابی کی شان بیان فرمائی۔ واقعی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان قسمت والے لوگ تھے، کاش! ان کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے تو ہمارا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ اے عاشقانِ رسول! آپ میں سے بھی اگر کسی کو ٹھوکر لگے، پاؤں کو ٹھیس لگ جائے، کسی سے ٹکر ہو جائے، اسکوٹر یا گاڑی کو جھٹکا لگے، گر جائیں، ایکسیڈنٹ ہو جائے، چوٹ لگے یا پھر اس طرح کا کوئی اور معاملہ ہو تو منہ سے ہائے ہُو، فضول باتیں اور گالیاں وغیرہ نکالنے کے بجائے ”بِسمِ الله“ کہہ لیا کریں۔ الله پاک نے چاہا تو اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ الله پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون 12 ربیع الاوّل 1443ھ کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764